ارمغانِ نعت

چودہ سو سال کے
نعتوں کا انتخاب

طبع سوم بہ ترتیبِ نو

شفیق بریلوی

نفیس اکیڈیمی
اسٹریچن روڈ
کراچی

ARCHIVED

نذرِ خلوص

حضرت مظفر وارثی

کی خدمت میں

نذر گزار

عدنان سعید

22-1-80

ارمغانِ نعت

چودہ سو سال کے نعتوں کا انتخاب

طبع سوم بہ ترتیبِ نو

شفیق بریلوی

نفیس اکیڈیمی
اسٹریچن روڈ
کراچی

Marfat.com

297.54
شط ع
141202

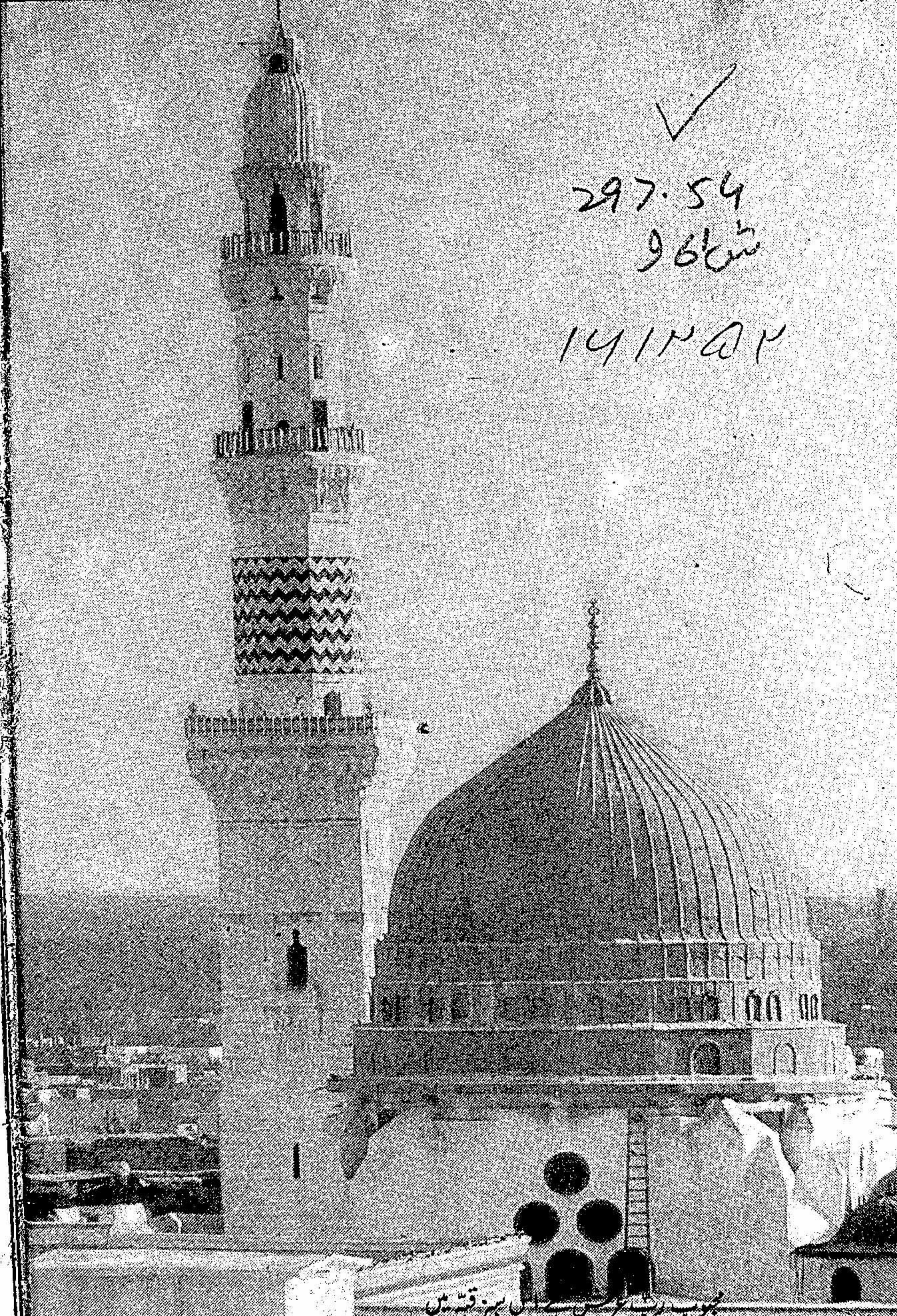

محبوب ربانی عرس ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر ؓ کی ہے

Marfat.com

المُستَمِلات

مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ	شفیق بریلوی
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ	مولینا سید عبد القدوس ہاشمی
نعت رسول کریمؐ بزبان حضرت سُلیمان علیہ السّلام	سرسید احمد خاں
نعت رسول کریمؐ باٰیات قراٰن حکیم	مولینا سید حسن مثنیٰ ندوی

کہہ دو کہ مَلک گوش برآواز رہیں
مدّاحِ پیمبرؐ کی زباں کُھلتی ہے

حضرت ابوطالب	۳۵	حضرت حسّان بن ثابت رضؓ	۴۹
حضرت حمزہ رضؓ	۳۶	حضرت عمر رضؓ (جن)	۵۰
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضؓ	۳۷	امام زین العابدین رضؓ	۵۴
حضرت فاطمۃ الزّہرا رضؓ	۳۸	امام ابوحنیفہ رضؓ	۵۵
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ	۳۹	فردوسی طوسی رحؒ	۵۷
حضرت ابوسفیان رضؓ	۴۰	سنائی غزنوی رحؒ	۵۸
حضرت عمر فاروق رضؓ	۴۲	عمر خیام	۵۹
حضرت عباس رضؓ	۴۳	غوثِ اعظم رحؒ	۶۰
حضرت عثمان غنی رضؓ	۴۴	خاقانی رحؒ	۶۱
حضرت علی مرتضیٰ رضؓ	۴۵	نظامی گنجوی رحؒ	۶۲
حضرت کعب بن زہیر رضؓ	۴۷	خواجہ بختیار کعکی رحؒ	۶۳
حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ	۴۸	خواجہ معین الدین چشتی رحؒ	۶۴

Marfat.com

عطار نیشاپوری رح ۶۵
ابن العربی رح ۶۶
حضرت شمس تبریزی رح ۶۷
مولینا رومی رح ۶۸
سعدی شیرازی رح ۶۹
بوصیری رح ۷۰
مولینا شہاب الدین رح ۷۲
بوعلی شاہ قلندر رح ۷۳
خواجہ نظام الدین اولیار رح ۷۴
حضرت امیر خسرو رح ۷۵
عراقی ہمدانی رح ۷۶
حافظ شیرازی رح ۷۷
ابن خلدون رح ۷۸
بندہ نواز گیسودراز رح ۸۰
مولینا جامی رح ۸۱
شہنشاہ ہمایوں ۸۲
مولینا عرفی رح ۸۳
فیضی ۸۴
خواجہ باقی باللہ رح ۸۵
محمد قلی قطب شاہ ۸۶
نظیری نیشاپوری ۸۷
شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رح ۸۸
قدسی ۸۹
عبداللہ قطب شاہ رح ۹۰
ولی گجراتی ۹۱
وحدت وگل سرہندی رح ۹۲
قاضی محمود بحری ۹۴
بیدل عظیم آبادی ۹۵
فراقی بیجاپوری ۹۶
شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رح ۹۷
سراج اورنگ آبادی ۹۸
مظہر جانِ جاناں رح ۹۹
میرزا سودا ۱۰۰
خواجہ میر درد رح ۱۰۱
شاہ ابدال پھلواروی رح ۱۰۲
آزاد بلگرامی ۱۰۳
میر حسن دہلوی ۱۰۴
آگاہ ویلوری ۱۰۵
میر تقی میر ۱۰۶
جرأت دہلوی ۱۰۸
انشاء لکھنوی ۱۰۹
شاہ رفیع الدین دہلوی رح ۱۱۰
شاہ عبدالعزیز دہلوی رح ۱۱۱
مصحفی امروہوی ۱۱۲
رافت رام پوری ۱۱۳
مولینا محمد اسمٰعیل شہید رح ۱۱۴

Marfat.com

نظیر اکبرآبادی ۱۱۵
شاہ نیاز بریلوی رح ۱۱۶
رنگین دہلوی ۱۱۷
ناسخ لکھنوی ۱۱۸
شہیدی بریلوی ۱۱۹
شاہ غمگین دہلوی رح ۱۲۰
مومن خاں مومن دہلوی ۱۲۱
قاآنی شیرازی ۱۲۲
ذوق دہلوی ۱۲۳
کافی مرادآبادی ۱۲۴
مولینا فضل حق خیرآبادی رح ۱۲۵
ظفر بہادر شاہ ۱۲۷
بندہ شاہ چشتی رح ۱۲۸
غالب ۱۲۹
شیفتہ ۱۳۰
حافظ پیلی بھیتی ۱۳۱
انیس لکھنوی ۱۳۲
دبیر لکھنوی ۱۳۳
نصر پھلواروی رح ۱۳۴
شہید امیٹھوی رح ۱۳۵
قتلق میرٹھی ۱۳۶
مولینا قاسم نانوتوی رح ۱۳۷
لطف بریلوی ۱۳۸
تسلیم ۱۳۹
نساخ عظیم آبادی ۱۴۰
مولینا امداد اللہ تھانوی رح ۱۴۱
مذاق میاں بدایونی ۱۴۲
آہی، سرسید احمد خاں ۱۴۳
بیان ویزدانی میرٹھی ۱۴۴
امیر مینائی لکھنوی ۱۴۶
داغ دہلوی ۱۴۷
محسن کاکوروی ۱۴۸
غنی غازی پوری ۱۴۹
شہزادہ انجم ۱۵۰
مولینا حسن بریلوی رح ۱۵۱
آصف جاہ ۱۵۲
مولینا احمد حسن نیازی رح ۱۵۳
علامہ شبلی نعمانی رح ۱۵۵
حالی پانی پتی رح ۱۵۶
وفا رام پوری ۱۵۸
آسی غازی پوری ۱۵۹
مولینا اسمٰعیل میرٹھی ۱۶۰
قیصر وارثی ۱۶۱
مولینا احمد رضا بریلوی رح ۱۶۲
شاد عظیم آبادی ۱۶۳
گرامی جالندھری رح ۱۶۵

Marfat.com

ممتاز جہاں گنگوہیؒ ۱۶۶
مولینا عزیز صفی پوریؒ ۱۶۷
احقر بہاری ۱۶۸
اکبر میرٹھی ۱۶۹
مولینا جوہر رام پوری ۱۷۰
فیروز الدین طغرائی ۱۷۱
اثر عظیم آبادی ۱۷۲
ریاض خیر آبادی ۱۷۳
عزیز لکھنوی ۱۷۴
اصغر گونڈوی ۱۷۵
علامہ اقبال سیال کوٹی ۱۷۶
آسی لکھنوی ۱۷۷
احسن مارہروی ۱۷۸
آغا شاعر قزلباش ۱۷۹
کیف ٹونکی ۱۸۰
اکبر الہ آبادی ۱۸۱
خلق ۱۸۲
شفق عمادپوری ۱۸۳
بیدم شاہ وارثی ۱۸۴
خالد بنگالی ۱۸۵
سائل دہلوی ۱۸۷
بسمل جے پوری ۱۸۸
سہیل اعظم گڈھی ۱۸۹
جلیل مانک پوری ۱۹۱
اختر شیرانی ۱۹۲
حسرت موہانی ۱۹۳
آرزو لکھنوی ۱۹۴
سیماب اکبر آبادی ۱۹۵
سیف ٹونکی ۱۹۶
صفی لکھنوی ۱۹۷
شافی الہ آبادی ۱۹۸
سید سلیمان ندویؒ ۱۹۹
وحشت کلکتوی ۲۰۰
مناظر احسن گیلانیؒ ۲۰۱
ظفر علی خاںؒ ۲۰۲
کوثر سندیلوی ۲۰۳
اختر حیدر آبادی ۲۰۴
نشتر ۲۰۵
آزادؒ ۲۰۶
سالک ۲۰۷
دل شاہجہان پوری ۲۰۸
خاکی چشتی ۲۰۹
نعیم مراد آبادی ۲۱۱
جگر مراد آبادی ۲۱۲
نوح ناروی ۲۱۳
امجد حیدر آبادی ۲۱۴

Marfat.com

ہادی مچھلی شہری	۲۱۵
اصطفیٰ لکھنوی	۲۱۶
ادیب سہارنپوری	۲۱۷
حمید عظیم آبادی	۲۱۸
ظریف جبل پوری	۲۱۹
حامد حسن قادری	۲۲۰
فائق مخدوم پوری	۲۲۲
معروف امیٹھوی	۲۲۳
طاہر سیف الدین	۲۲۴
حمید صدیقی لکھنوی	۲۲۶
عثمان علی خاں	۲۲۷
سراج لکھنوی	۲۲۸
راز بریلوی	۲۲۹
شکیل بدایونی	۲۳۰
ضیاء القادری بدایونی	۲۳۱
ضیاء جعفری	۲۳۲
روش صدیقی	۲۳۳
تمنا عمادی	۲۳۴
ظفر	۲۳۵
یوسف ظفر	۲۳۶
حفیظ ہوشیارپوری	۲۳۷
راجہ محمد امیر احمد خاں	۲۳۸
گوہر قائم گنجوی	۲۳۹
شرقی	۲۴۰
بہزاد لکھنوی	۲۴۱
دور ہاشمی کان پوری	۲۴۲
شورش کاشمیریؒ	۲۴۳
سلیم	۲۴۵
عزیز	۲۴۶
جعفری	۲۴۷
کیا مرا مُنہ ہے مری مدح نگاری کیا چیز	
جب خدا خود ہی ثنا خواں ہے رسولِ عربی	
جوش ملیح آبادی	۲۵۱
دانش کاندھلوی	۲۵۳
حفیظ جالندھری	۲۵۵
ماہر القادری	۲۵۶
نسیم امروہوی	۲۵۷
رئیس امروہوی	۲۵۹
اقبال عظیم	۲۶۰
شور علیگ	۲۶۱
سید آل رضا	۲۶۳
سید ہاشم رضا	۲۶۵
شاعر لکھنوی	۲۶۷
فضلی	۲۶۸
قاسمی	۲۶۹
حقی	۲۷۱

Marfat.com

انور صابری	۲۷۲	شاہد حیدرآبادی	۳۰۱
تبسم	۲۷۳	خاطر غزنوی	۳۰۲
فنا نظامی	۲۷۴	طاہر فاروقی	۳۰۳
ساغر نظامی	۲۷۵	محسن احسان	۳۰۴
رعنا اکبرآبادی	۲۷۶	حافظ لدھیانوی	۳۰۵
نشور واحدی	۲۷۷	ساقی جاوید	۳۰۶
تابش دہلوی	۲۷۸	یکتا امروہوی	۳۰۷
محشر بدایونی	۲۷۹	راغب مرادآبادی	۳۰۸
منور بدایونی	۲۸۰	اعظم چشتی	۳۰۹
فگار بدایونی	۲۸۱	اعجاز رحمانی	۳۱۰
نعیم صدیقی	۲۸۲	عابد نظامی	۳۱۱
صبا متھراوی	۲۸۴	جلیل قدوائی	۳۱۲
شفیق کوٹی	۲۸۶	فرحت شاہجہانپوری	۳۱۳
کوثر نیازی	۲۸۷	قمر میرٹھی	۳۱۴
ذہین تاجی	۲۸۸	خلیل	۳۱۵
مفتی محمد شفیع	۲۸۹	خالد	۳۱۶
عبرت صدیقی بریلوی	۲۹۰	فطرت	۳۱۸
صہبا اختر بریلوی	۲۹۱	حشری	۳۱۹
فقیر مارہروی	۲۹۳	امید ڈبائیوی	۳۲۰
تائب	۲۹۴	سلیم احمد	۳۲۱
نیر واسطی	۲۹۵	جمال سویدا	۳۲۲
تسکین قریشی	۲۹۶	ضمیر جعفری	۳۲۳
اقبال صفی پوری	۲۹۷	مظفر وارثی	۳۲۴
ثاقب زیروی	۲۹۸	قاضی نذر الاسلام	۳۲۶
رحمٰن کیانی	۲۹۹	خورشید آرا بیگم	۳۲۷

Marfat.com

ادا جعفری بدایونی ۳۲۸
سعیدہ عروج مظہر ۳۲۹
وحیدہ نسیم ۳۳۱
مسرت نوری ۳۳۲
درشہوار نرگس ۳۳۳
روحی علی اصغر ۳۳۴
شمیم جالندھری ۳۳۵
تبسم فاروقی ۳۳۶
تہنیت النساء ۳۳۷
اختر حیدرآبادی ۳۳۸

علاقائی

ہر گوشے میں ہر طبقے میں تیرے فدائی ملتے ہیں
گونج رہا ہے سرورِ عالمؐ کون و مکاں میں نام تیرا
سید بلھے شاہ ۳۴۱
سید وارث شاہ ۳۴۴
مولوی غلام رسول ۳۴۵
میاں محمد بخش جہلمی ۳۴۷
مولوی دلپذیر بھیروی ۳۴۸
کشتہ امرتسری ۳۴۹
پیر فضل حسین ۳۵۰
مولینا عرشی امرتسری ۳۵۱
ڈاکٹر فقیر محمد ۳۵۲
خواجہ غلام فریدؒ ۳۵۳
پیر مہر علی شاہؒ ۳۵۴
خوش حال خاں خٹک ۳۵۶
رحمان بابا ۳۵۷
حمزہ شنواری ۳۵۸
منظر فریادی ۳۵۹
سائیں پشاوری ۳۶۰
شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ ۳۶۱
محمد سلیم جان مجددی ۳۶۴
عبدالرحیم ارشد ۳۶۵
انجم ہالائی ۳۶۶
طالب المولیٰ ۳۶۷
عبدالحلیم جوش ۳۶۸
کچھ عشقِ پیمبرؐ میں نہیں شرطِ مسلماں
ہیں کوثری ہندو بھی طلب گارِ محمدؐ
کبیر داس بنارسی ۳۷۱
گورو نانک ۳۷۲
سرور جہان آبادی ۳۷۳
کرشن پرشاد ۳۷۴
دلورام کوثری ۳۷۵
کیفی دہلوی ۳۷۶
ہری چند اختر ۳۷۷
تلوک چند محروم ۳۷۸
عرش ملسیانی ۳۷۹
فراق گورکھپوری ۳۸۰
سحر ۳۸۱
آزاد ۳۸۲
بھگوان ۳۸۳

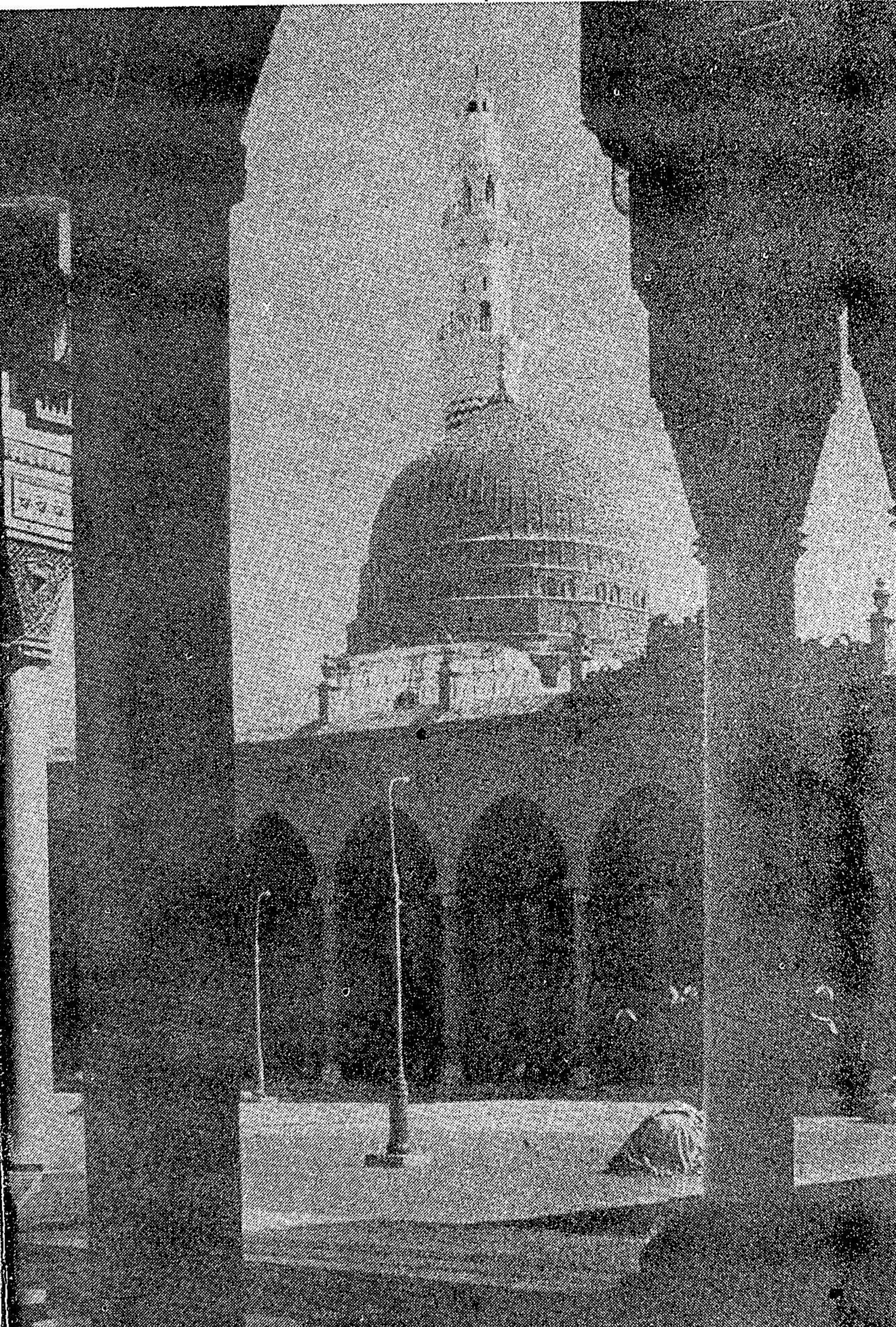

مسجد نبوی اور سبز گنبد کا ایک دلکش نظارہ ☆

Marfat.com

بہ مُصطفیٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اُوست
اگر بہ اُو نہ رسیدی تمام بُولَہبی ست

سیّدالمرسلین، رحمت لِّلعالَمین، خاتم النّبیّین، احمد مجتبیٰ محمد مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جن سے محبت کا نام ایمان ہے اور جن کی سیرت وخصلت کا ہی نام قرآن ہے، جن کی مدحت خود خُدائے بزرگ وبرتر فرماتا ہے، جن کی تعریف وتوصیف کے ترانے فرشتے گاتے ہیں، اس انسانِ کامل، خلق مجسّم کے دربار میں ایک گدائے بے نوا کو یہ ارمغان پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، اور یہ فخر اور یہ سعادت ایک بار نہیں دوبار نصیب ہوئی، اور اس کی قبولیت کے بارے میں کیا عرض کروں، ایک جانب شہرت اور مقبولیت کا یہ عالَم کہ پہلی اشاعت جو ربیع الاوّل شریف ۱۳۹۵ھ ہجری میں پیش کی گئی وہ چند ہی ماہ میں ختم ہوگئی، دوسری جانب تحسین وتوصیف کی صدائیں نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالَم اسلام سے آئیں اور بات یہاں تک پہنچی کہ میرے ایک

بزرگ دوست نے اللہ کے گھر سے آواز دی کہ "آپ کی یہ کوشش کارآمد، جوارمغانِ نعت کی تشکیل وتدوین میں صرف ہوئی، مقبول بارگاہِ ایزدی ہو چکی ہے، آپ کو بشارت ہو"

اس منزل میں مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ میں کس قابل ہوں، ایک حقیر پرتقصیر انسان، لیکن سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ التفات جس پر ہوجائے وہ سب کچھ ہوجاتا ہے اور۔ ع

یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

اور بھی بہت سے طریقوں سے مجھے اپنی اس دینی مساعی کو حُسنِ قبول سے نوازے جانے کے غیبی اشارے ملتے رہے، بلکہ آج خود میرا حال وقال اور میری زندگی کے تمام گوشے ان غیبی اشاروں سے عبارت نظر آتے ہیں۔

بعض حضرات نے اس مجموعہ میں یہ تو دیکھا کہ کیا نہیں ہے، لیکن یہ نہیں دیکھا کہ اس میں کیا ہے، میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ میرے خیال میں اس قسم کے مجموعوں کے کامل اور مکمل ہونے کا تصوّر ہی صحیح نہیں ہے، بھلا کون ہے جو نعتِ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مکمل مجموعہ ترتیب دے سکتا ہو، فردِ واحد تو کجا دنیا کے مختلف ادارے بھی مل کر یہ کام کریں تو بھی نعتوں کا بہت بڑا حصّہ چھوٹ جائے گا اور یقیناً چھوٹ جائے گا۔ یہاں مجھے اس امر کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے کہ اپنی اس کاوش اور پیشکش کے مکمل ہونے کے علاوہ اغلاط سے بالکل پاک ہونے یا اپنے انتخاب کو بہترین اور معیاری قرار دینے کا مجھے پہلے بھی دعویٰ نہ تھا اور اب بھی یہ احساس اور یہ اعتراف قائم ہے، یہ انتخاب میرے مذاق، میرے جذبات اور میرے احساسات کا آئینہ دار ہے، بارگاہِ رسالتؐ میں نعتوں کا یہ مُعَطّر گلدستہ

Marfat.com

جو میں نے پیش کیا ہے اس میں میری پسند اور میرے دل کی دھڑکنیں شامل ہیں۔

ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ پاک کی پیروی اور فخرِ موجودات کی ذات والا صفات سے عقیدت و محبت کے بغیر انسان کا تعلق خُدائے قدوس اور اسلام سے بے معنی ہے، جلیل القدر صحابی اور خادمِ بارگاہِ مصطفوی حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ۔

"جسے حضرت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے محبّت اپنے ماں باپ اور اپنے بیٹے سے بھی زائد نہ ہو، اس کا دعوائے ایمان قابلِ قبول نہیں"

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت کا ہی نام دین سے سچا لگاؤ اور اسلام سے سچی محبت ہے، چنانچہ یہ گلدستۂ نعت جو میری زندگی کا حاصل ہے، اور صلوٰۃ وسلام کی یہ ڈالی جو نذرِ عقیدت کے طور پر محبوبِ کبریاؐ، سردارِ انبیاءؐ کے حضور میں نے ایک ناچیز اُمّتی کی حیثیت سے پیش کی ہے، اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایمان میں تازگی پیدا ہو، اور ہادیٔ برحقؐ سے محبت و تعلّق جذبات کی صداقت اور خلوص کی شدّت سے نمایاں ہوں، اُن کا ذکر، اُن کی مدح، اُن کی یاد، یہ بھی ایک بڑی عبادت اور سعادت ہے اُن پر لاکھوں درُود وسلام۔

یوں تو نقشِ اوّل کو بھی اہلِ دل اور اہلِ نظر نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور عاشقانِ رسولؐ اس کو پڑھ کر جوشِ عقیدت میں تڑپ اٹھے، لیکن نقشِ سوم میں مزید کوشش و کاوش کے بعد جن مشاہیر کی نعتوں کا اضافہ کیا گیا ہے امید ہے کہ ان سے روح میں مزید تازگی و بالیدگی پیدا ہوگی، یہاں یہ نکتہ بھی ذہن میں رہے کہ خالقِ کائنات کے محبوبؐ کی مدحت و نعت کا لکھنا ہی نہیں

Marfat.com

بلکہ پڑھنا، جمع کرنا اور نشر واشاعت کرنا بھی وجہ نجات بن سکتا ہے، بات صرف ذاتِ اقدسؐ سے خلوص کی ہے، سچی لگن کی، شیفتگی و محبت کی، مجھ جیسے ہیچمدان نے بھی جب اُن کو آواز دی ہے، جب بھی اُن کے کرم کا طالب ہوا ہوں، تڑپ کر پکارا ہے تو بخدا مجھے جواب ملا ہے، میری مراد پوری ہوئی ہے، میری مشکلیں آسان ہوئی ہیں، اور کیا کیا ملا ہے، وہ ناقابلِ بیان ہے، یہ خدائے بزرگ و برتر کا فضل و کرم اور شکر و احسان، ورنہ سچ یہ ہے کہ ؎

ایں رہِ نعت کجا و من بیچارہ کجا
ہاں، مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

والستۂ دامنِ رسولؐ

شفیق البریلوی

شعبان المعظم سنہ ۱۳۹۹ ہجری
۱۹۷۹ء

۱/۸۶۰ فیڈرل، بی، ایریا، کراچی
فون ۶۸۲۴۴۹

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

(مولینا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی)

ن ۔ع ۔ ت ، عربی زبان کا ایک مادّہ ہے۔ لُغَت میں اس کے معنی ہیں۔" اچھی اور قابلِ تعریف صفات کا کسی شخص میں پایا جانا ۔اور ان صفات کا بیان کرنا"۔ کہتے ہیں نَعَتَ الرَّجُلُ یعنی اس آدمی میں خِلقۃً و طبعًا بہترین خصلتیں پائی جاتی ہیں ۔اسی طرح جب کوئی شخص اپنے ہم چشموں میں سب سے بلند مرتبہ اور سب سے بہتر صوری و معنوی صفات کا حامل ہو تو عربی محاورے میں کہیں گے هُوَ نَعْتَةٌ ۔ وہ خوبی میں بہترین ہے۔

قرآن مجید میں اس مادّہ کا کوئی صیغہ نہیں آیا ہے ۔ احادیث میں دو تین جگہ یہ لفظ آیا ہے اور ہر جگہ خوبیوں کے بیان کے لئے آیا ہے ۔کرمانی شرح البخاری اور طیبی شرح المشکوٰۃ میں یہ روایتیں موجود ہیں ۔ علامہ محمد طاہر الفتنی نے اپنی مشہور کتاب مجمع بحار الانوار (لغات حدیث) میں بھی اسی وجہ سے مادۂ ن ۔ع ۔ ت کا ذکر کیا ہے۔

عربی زبان میں تعریف و توصیف کے لئے اور بھی بہت سے مصادر مستعمل ہیں مثلاً حمد ، ثنا ، مدح وغیرہ وغیرہ ۔ اگرچہ ان سب کے محل استعمال میں ہمیشہ پوری

Marfat.com

پابندی نہیں کی گئی ۔ مگر اہلِ قلم حضرات نے عملاً لفظ حمد کو اللہ جل جلالہٗ کی تعریف کے لئے اور لفظ نعت کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا و صفت بیان کرنے کے لئے مخصوص کرلیا ہے ۔ لفظ مدح کو عام تعریف و توصیف کے لئے لفظ ثنا کی طرح استعمال کرتے رہے ہیں ۔ اس طرح عربی، فارسی، اُردو اور ترکی زبان میں "نعت" سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا مراد ہوتی ہے ۔ اس کی اتباع مسلمانوں کی دوسری زبانوں مثلاً سواحلی، اوگنڈی، انڈونیشی، اوئیغوری اور ملایو وغیرہ میں بھی کی گئی۔ اور اب ان تمام زبانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف و تعریف کے لئے لفظ "نعت" ہی مستعمل ہے۔

نعتِ رسولؐ، نظم و نثر دونوں اقسامِ ادب میں لکھی جاتی رہی ہے۔ مگر عام طور پر نعت کا لفظ اُن نظموں کے لئے زیادہ استعمال ہوا ہے جو مدح رسولؐ کے لئے لکھی گئی ہیں ۔ شعرا نے جب بارگاہِ رسالت میں قصاید مدحیہ کہہ کر عقیدت کے پھول پیش کئے تو متاخرین شعرا نے بادشاہوں، امیروں اور بزرگوں کی شان میں کہے ہوئے قصاید مدحیہ سے مدحِ رسولؐ کو ممتاز رکھنے کے لئے خصوصیت کے ساتھ انھیں نعت کا لقب دیا ۔ اگرچہ سب نے، ہر زمانہ میں اور ہر مقام پر اس کی پوری پابندی نہیں کی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کرنے کو لفظ مدح و مدیح سے بھی تعبیر کیا گیا ہے ۔ اور اب بھی بعض بعض شعراء مدحِ رسولؐ اور مدیحِ رسولؐ کہتے ہیں ۔ لیکن لفظ نعت تقریباً مختص ہوگیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے لئے ۔ اور عرفی شیرازی متوفی بمقام لاہور ۹۹۹ھ نے تو اپنے مشہور و معروف قصیدہ میں نعت و مدیح کے دونوں لفظوں کو ایک ہی مصرعہ میں استعمال کرکے اس فرق کو تقریباً واضح کر دیا ہے، کہتے ہیں ؎

عرفی مشتاب این رہ نعتست نہ صحرا آہستہ، کہ رہ بُردَم تیغ است قدم را

Marfat.com

ہُشدار، کہ نتوان بیک آہنگ سرودن نعتِ شہِ کونین، و مدیحِ کے وجم را

نعت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عقیدت کے پھول نظم و نثر دونوں ہی میں پیش کئے گئے ہیں، خود عہدِ نبوّت میں بعض صحابہ کے خطبات میں یہ چیز دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً حضرت جعفر طیارؓ کا دربارِ نجاشی میں خطبہ نثر میں نعت کا ایک نمونہ ہے۔ اُردو زبان میں علامہ شبلی نعمانی کی مشہور و معروف نثر ظہورِ قدسی اور علامہ سید سلیمان ندوی کے خطباتِ مدراس یہ سب نثری نعت کے بہترین نمونے ہیں۔ لیکن دنیائے شعروشاعری میں نعت ایک خاص صنف شاعری کا نام ہے جس میں شاعر حضور انور علیہ الصلاۃ والسلام کے حضور میں اپنی عقیدت پیش کرتا ہے۔

یہ صنفِ شاعری عربی زبان میں اور عہد نبوّت ہی میں پیدا ہوگئی تھی، اور یقیناً اسی عہد میں اسے پیدا ہوجانا چاہیئے تھا۔ شاعری نام ہی ہے حقیقی جذبات قلبی کے اظہار کا جو کلام موزون و مقفیٰ کی شکل میں ہو۔ مسلمانوں کو عموماً اور صحابۂ کرام کو خصوصاً جو محبت اور دلی وابستگی ذاتِ قدسی صفاتِ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی اُس کا تقاضا ہی یہ تھا کہ دل کی بات زبان پر آئے اور جب آئے تو کیوں نہ شعروسخن بن کر آئے۔ اس لئے تقریباً ان تمام صحابہ کرام نے جو شعر کہتے تھے نعتیہ اشعار کہے ہیں۔ کسی نے بہت کم اور کسی نے بہت زیادہ۔ حتّٰی کہ امّ المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب بھی بعض نعتیہ اشعار روایتوں میں مل جاتے ہیں۔ اگرچہ ان مقدس خواتین کی شہرت بحیثیت شاعرہ کے نہیں ہے مگر درایۃً یہ بات دُور از قیاس نہیں کہ انھوں نے کبھی دو چار شعر سرورِ دوعالم کی نعت میں کہے ہوں۔ مثلاً حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ کے یہ دو شعر بہت مشہور ہیں۔

لَنَا شَمْسٌ وَّلِلْاٰفَاقِ شَمْسٌ وَشَمْسِیْ خَیْرٌ مِّنْ شَمْسِ السَّمَاءِ
فَاِنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ بَعْدَ فَجْرٍ وَشَمْسِیْ طَالِعٌ بَعْدَ الْعِشَاءِ

Marfat.com

یا حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا وفاتِ رسولؐ پر یہ کہنا کہ

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَّوْ اَنَّہَا صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

عقل و درایت ان کی نسبت کو بعید از قیاس نہیں قرار دیتی ہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ اور صحابیات رضؓ نے بھی بہت سے اشعار نعتِ رسولؐ میں کہے ہوں جو ہم تک نہیں پہنچے۔

صحابہ کرام میں سیکڑوں ہی ایسے بزرگ تھے جو شعر کہتے تھے۔ ان میں سے بعض کی شہرت بحیثیت شاعر کے ہے اور بعض وہ تھے جو کبھی کبھی شعر کہا کرتے تھے۔ عقل اس امر کو بعید از قیاس نہیں قرار دیتی کہ ان میں سے اکثر نے کسی نہ کسی وقت نعتیہ شعر بھی کہے ہوں۔ بہرحال ہمیں حسب ذیل ۲۲ صحابہ کے نعتیہ اشعار تو روایتوں میں مل ہی جاتے ہیں۔ اور اگر پوری طرح تلاش و تفحص سے کام لیا جائے تو ممکن ہے کہ ان کی تعداد میں مزید اضافہ ہو جائے۔

جن بائیس صحابہ کے نعتیہ اشعار مل جاتے ہیں، ان کے اسمار گرامی اور ہر ایک کا ایک ایک شعر تبرکاً لکھا جاتا ہے۔

① حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

دربارِ نبوّت کے مشہور و معروف شاعر ہیں، خود حضورؐ نے ان کو حکم دے کر بھی قصیدے پڑھوائے ہیں۔ انھوں نے بہت سے نعتیہ اشعار کہے ہیں۔ ان کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔ ان کا دیوان چھپ گیا ہے اور عام طور پر مل جاتا ہے۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

یَا رُکْنَ مُعْتَمِدٍ وَّعِصْمَۃَ لَائِذٍ وَمَلَاذَ مُنْتَجِعٍ وَّجَارَ مُجَاوِرٍ

② حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

یہ عرب کے مشہور اور عظیم المرتبہ شاعر تھے۔ اسی طرح بہت شجاع اور شاندار مجاہدِ اسلام بھی تھے۔ انھوں نے ۸ھ ہجری غزوۂ موتہ میں مجاہدینِ اسلام کی کمان

Marfat.com

کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

وَفِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَتْلُوْ كِتَابَهٗ　　اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٗ

③ حضرت اُسید بن ابی ایاس الکنانی رضی اللہ عنہ۔

ایک جلیل القدر صحابی مجاہد تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت رکھتے تھے، ان کا ایک شعر ہے ؎

فَمَا حَمَلَتْ مِنْ نَاقَةٍ فَوْقَ رِحْلِهَا　　اَبَرَّ وَاَوْفٰى ذِمَّةً مِّنْ مُّحَمَّدٍ

④ حضرت مالک بن النمط رضی اللہ عنہ۔ عرب کے مشہور شاعروں میں سے تھے۔ یہ ایک مجاہد صحابی تھے۔ اور دربارِ رسالت میں مقبولیت کا مقام رکھتے تھے۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

ذَكَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ فَحْمَةِ الدُّجٰى　　وَنَحْنُ بِاَعْلٰى رَحْرَحَانَ وَصَلْدَدٍ

⑤ حضرت ابو عزۃ الجمحی رضی اللہ عنہ۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

مَنْ مُّبْلِغٌ عَنِّى الرَّسُوْلَ مُحَمَّدًا　　بِاَنَّكَ حَقٌّ وَالْمَلِيْكُ حَمِيْدٌ

⑥ حضرت مالک بن عوف النصری رضی اللہ عنہ۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

مَا اَنْ رَاَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِهٖ　　فِى النَّاسِ كُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٍ

⑦ حضرت عمر بن سبیع الرہاوی رضی اللہ عنہ۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

اِلَيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ سِرْوِ حِمْيَرٍ　　اَجُوْبُ الْفَيَافِىْ سَمْلَقًا بَعْدَ سَمْلَقٍ

⑧ حضرت اُصید بن سلمۃ السلمی رضی اللہ عنہ۔

عرب کے نامور شاعروں میں گنے جاتے تھے، نعت رسول ﷺ میں بھی بہت سے اشعار کہے ہیں، اِن کے دو شعر ہیں ؎

اِنَّ الَّذِىْ سَمَكَ السَّمَآءَ بِقُدْرَةٍ　　حَتّٰى عَلٰى فِىْ مُلْكِهٖ فَتَوَحَّدَا

بَعَثَ الَّذِىْ مَا مِثْلُهٗ فِىْ مَا مَضٰى　　يَدْعُوْ لِرَحْمَتِهِ النَّبِىَّ مُحَمَّدَا

Marfat.com

⑨ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم، ان کا ایک شعر ہے ؎

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي ظِلَالٍ وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

⑩ حضرت العباس بن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ ۔ مقبول بارگاہِ نبوت اور ایک مجاہد صحابی ہیں ۔ نعت میں بہت سے اشعار کہے ہیں ۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

يَا خَاتَمَ النَّبَاءِ إِنَّكَ مُرْسَلٌ بِالْحَقِّ كُلَّ هُدَى السَّبِيلِ هَدَاكَا

⑪ حضرت ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ ۔ رسول اللہ ؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کے چند اشعار نعتِ رسول میں ملتے ہیں ۔ ایک شعر ہے ؎

لَعَمْرُكَ إِنِّي يَوْمَ أَحْمِلُ رَايَةً لِتَغْلِبَ خَيْلَ اللَّاتِ خَيْلُ مُحَمَّدِ

⑫ حضرت اعشیٰ بکر بن وائل رضی اللہ عنہ ۔ عرب کے نامی گرامی شاعر تھے انھوں نے ایک بہت ہی اچھا نعتیہ قصیدہ کہا ہے جس کا مطلع ہے ؎

أَلَمْ تَغْتَمِضْ عَيْنَاكَ لَيْلَةَ أَرْمَدَا وَبِتَّ كَمَا بَاتَ السَّلِيمُ مُسَهَّدَا

⑬ حضرت الاعشیٰ المازنی رضی اللہ عنہ ۔ انھوں نے مختلف اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے نعتیہ اشعار میں اپنی عقیدت پیش کی ہے ۔ ان کا ایک شعر ہے ؎

يَا مَالِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ إِنِّي لَقِيتُ ذِرْبَةً مِّنَ الذِّرَبْ

⑭ حضرت کلیب بن اسید الحضرمی رضی اللہ عنہ، ایک نامور صحابی اور بہادر مجاہد تھے ۔ اگرچہ بحیثیت شاعر ان کی شہرت نہیں ہے ۔ مگر انہوں نے بہت سے اشعار نعتِ رسول ؐ میں کہے تھے ۔ ایک شعر ہے ؎

أَنْتَ النَّبِيُّ الَّذِي كُنَّا نُخَبِّرُهُ وَبَشَّرَ تْنَابِهِ التَّوْرَاةُ وَالرُّسُلُ

⑮ حضرت نابغہ الجعدی رضی اللہ عنہ ۔ ایک نامور شاعر اور نامور صحابی تھے ۔ ان کا

Marfat.com

ایک شعر ہے ؎

اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذْجَاءَ بِالْھُدٰی　　وَیَتْلُوْ کِتَابًا کَالْمَجَرَّۃِ نَیِّرَا

⑯ حضرت قیس بن بحرالاشجعی رضی اللہ عنہ۔ بڑے نامور خطیب اور فصیح البیان شاعر تھے۔ ان کا نعتِ رسولؐ میں ایک شعر ہے ؎

فَمَنْ مُّبْلِغٌ عَنِّیْ قُرَیْشًا رِسَالَۃً　　فَھَلْ بَعْدَھُمْ فِی الْمَجْدِ مِنْ مُتَکَرَّمِ

⑰ حضرت فضالۃ اللیثی رضی اللہ عنہ۔ ان کا ایک نعتیہ قطعہ ہے جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

لَوْمَارَاَیْتَ مُحَمَّدًا وَّجُنُوْدَہٗ　　بِالْفَتْحِ یَوْمَ تُکَسَّرُ الْاَصْنَامُ

⑱ حضرت ماذن بن الغضویۃ الطائی رضی اللہ عنہ۔ یمن کے رہنے والے ایک صحابی ہیں، قبیلہ بنی طے کو ان کی شاعری پر ناز تھا۔ انھوں نے ایک نعتیہ نظم میں اپنے حاضرِ مدینہ ہونے کا بڑے اچھے انداز میں ذکر کیا ہے۔ ایک شعر ہے ؎

اِلَیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ خَبَّتْ مَطِیَّتِیْ　　تَجُوْبُ الْفَیَافِیْ مِنْ عُمَّانَ اِلَی الْعَرْجِ

⑲ حضرت عبداللہ بن الزبعری رضی اللہ عنہ۔ انھوں نے نعتِ رسولؐ میں ایک نظم کہی ہے جس کا مطلع ہے ؎

مَنَعَ الرُّقَادَ بَلَابِلٌ وَھُمُوْمُ　　وَاللَّیْلُ مُعْتَلَجُ الرَّوَاقِ بَھِیْمُ

⑳ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ۔ یہ بڑے اچھے شاعر اور بڑے اچھے مجاہد تھے۔ غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے۔ چنانچہ غزوۂ خیبر میں بھی شریکِ جہاد تھے، اس غزوہ پر ان کی ایک نظم ہے اور اُس میں بڑے اچھے نعتیہ اشعار انھوں نے کہے ہیں۔ یہ خیبر پہنچنے کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

قَضَیْنَا مِنْ تِھَامَۃَ کُلَّ رَیْبٍ　　وَخَیْبَرَ ثُمَّ اَجْمَعْنَا السُّیُوْفَا

㉑ حضرت کعب بن زہیر مکی رضی اللہ عنہ۔ یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی شاعر تھے اور بہت ہی نامور شاعر کے فرزند بھی تھے۔ انھوں نے زمانۂ کفر میں رسول اللہ صلّی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم کی شدید مخالفتیں کی تھیں اور ہجویہ اشعار بھی کہے تھے۔ ۹ھ ہجری کے اوائل میں توبہ کرکے اور اسلام قبول کرکے مدینہ منوّرہ میں حاضر ہوئے۔ اب ان کا سینہ نورِ ایمان سے مُنوّر اور حُبِّ رسولؐ سے مملُوء ہو چکا تھا۔ انھوں نے جب بارگاہِ رسالت میں حاضری دی تو اس موقعہ پر اپنا وہ مشہور و معروف قصیدہ بھی پیش کیا جس کے ابتدائی تین اشعار یہ ہیں۔ ؎

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِی الْیَوْمَ مَتْبُوْلٌ　　مُتَیَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ یَفْدَ مَکْبُوْلٌ

وَمَا سُعَادُ غَدَاةَ الْبَیْنِ اِذْ رَحَلُوْا　　اِلَّا اَغَنُّ غَضِیْضُ الطَّرْفِ مَکْحُوْلٌ

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِهٖ　　مُهَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلٌ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کو سُن کر حضرت کعب کو اپنی چادر جو آپ اُس وقت اوڑھے ہوئے تھے، عطا فرما دی تھی۔ اس لئے یہ قصیدہ دو ناموں سے مشہور ہے ایک تو قصیدۂ بُردہ (یعنی چادر والا قصیدہ) دوسرے اپنے ابتدائی الفاظ سے "قصیدۂ بانت سُعاد"۔ چونکہ حضرت کعبؓ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، اس لئے اس قصیدہ کو اسلامی دور کی شاعری نہیں بلکہ عرب کی جاہلی شاعری کا نمونہ سمجھنا چاہئے مگر یہ قصیدہ فصاحتِ الفاظ، زورِ بیان اور فنی خوبیوں کی وجہ سے عربی شاعری میں اپنا ایک مقام رکھتا ہے۔ اس کی بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں اور بہت سی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے ہیں۔ اُردو میں بھی اس کے متعدّد ترجمے کئے گئے اور کئی شرحیں لکھی گئی ہیں، اور بار بار چھپتی رہتی ہیں۔

۴۲ھ / ۶۶۲ء میں حضرت کعبؓ کا انتقال ہوگیا اور اُن کے فرزند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کی ہوئی یہ چادر فروخت کر دی۔ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ذاتی رقم چالیس ہزار درہم میں اس چادر کو خرید کر دمشق میں محفوظ کر دیا تھا۔ ۱۳۲ھ میں یہ مقدس چادر اوّلین عباسی خلیفہ کے ہاتھ آئی۔ پھر یہ بنی عباس کے خزانے میں محفوظ رہی، لیکن مامون الرشید کے عہد (۱۹۸ — ۲۱۸ھ) میں کسی وقت ضایع ہوگئی۔

Marfat.com

(۲۲) حضرت عمرو بن مالک الخزاعی رضی اللہ عنہ، یہ وہی صحابی ہیں جو صلح حدیبیہ کے تقریباً ایک سال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کفّارِ قریش کی عہد شکنی اور اُن کے مظالم کے خلاف فریاد لے کر حاضر ہوئے تھے۔ ان کے دو شعر یہ ہیں۔

وَادْعُ عِبَادَ اللّٰہِ یَاتُوْا مَدَدَا　　فِیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ تَجَرَّدَا

یَارَبِّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُّحَمَّدَا　　حِلْفَ اَبِیْنَا وَ اَبِیْہِ الْاَتْلَدَا

عہدِ صحابہ میں اور اس کے بعد دینِ اسلام کی اشاعت کے ساتھ ساتھ عربی زبان بھی پھیلتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ اندلس سے ملتان تک پھیل گئی، اور اورمچی سے سیرالیون تک جا پہنچی۔ عربی میں شعر کہنے والے ہر جگہ پیدا ہوئے۔ اور ہر جگہ نعتیہ قصاید بھی لکھے گئے۔ عہدِ تابعین اور زمانۂ مابعد میں تو عربی زبان میں اتنے نعتیہ اشعار کہے گئے کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ اُس وقت سے اب تک ہر ملک کے مسلمان شعراء اپنی اپنی زبانوں میں بھی اور عربی زبان میں بھی نعتیہ قصائد لکھ رہے ہیں۔ عربی بولنے والے ممالک ہی نہیں بلکہ اُن ممالک میں بھی جہاں عربی نہیں بولی جاتی وہاں بھی عربی میں نعتیہ اشعار کہے جاتے ہیں۔ کابل، لاہور، دہلی، بھکّر، لکھنؤ اور عظیم آباد میں بھی علماء نے عربی میں نعتیہ قصاید لکھے ہیں۔ اور بہت لکھے ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور اُن کی رفعتِ شان کا بیان کرنا شاعری کا معراج کمال ہے اور خود شاعر کے لئے سعادت کا وسیلہ۔"

چشم اَقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے　　رفعتِ شانِ "رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" دیکھے

عربی زبان میں جن بزرگوں نے نعت گوئی میں خاص طور پر شہرت و امتیاز حاصل کیا، ان میں شیخ محمد بن احمد الابیوردی الاموی المتوفی ۵۰۷ھ، جمال الدین یحیی الصرصری المتوفی ۶۵۶ھ، شیخ ابو محمد عبداللہ الشقراطیسی المغربی المتوفی ۴۹۶ھ، ابوزید عبدالرحمٰن بن سعید الوزیر الفاضل الاندلسی المتوفی ۶۰۴ھ، جمال الدین ابن نباتہ المتوفی ۷۶۸ھ اور سب سے زیادہ شیخ المدائح علامہ بوصیری مصری صاحبُ القصیدۃ البردہ جنھیں بڑی

Marfat.com

شہرت و مقبولیت حاصل ہے۔ علامہ بوصیری کی وفات ۶۹۴ھ یا ۶۹۶ھ میں ہوئی ہے۔ انھوں نے بہت سے نعتیہ قصائد لکھے ہیں۔ لیکن اُن کا جو قصیدہ القصیدۃ البُردہ کہلاتا ہے اور عام طور سے مجالسِ ذکرِ رسولؐ میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کی تصنیف کا واقعہ یہ ہے کہ علامہ بوصیری پر فالج کا حملہ ہوا اور یہ بزرگ پیروں سے معذور ہو کر چلنے پھرنے سے مجبور ہو گئے۔ ۶۷۹ھ میں جب کہ اُن کی معذوری پر کئی سال گزر چکے تھے۔ انھوں نے یہ قصیدہ لکھا اور اس کا نام الکواکب الدرّیۃ فی مدح خیر البریۃ رکھا۔ اس کا مطلع ہے۔

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَۃٍ بِدَمٍ

بیان کیا جاتا ہے کہ بوصیری نے اس کے بعد ایک رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بوصیری کو اپنی چادر مبارک اوڑھا دی، صبح کو بوصیری نے اس کی برکت سے اپنے پیروں کو چلنے پھرنے کے قابل پایا اور انھیں مرض سے شفا حاصل ہو گئی۔ اسی وجہ سے اس قصیدہ کو قصیدۂ بردہ یعنی چادر والا قصیدہ کہتے ہیں۔ یہ قصیدہ عرب و عجم میں ہر جگہ مقبول ہے۔ اس کی مختلف اوقات میں بہت سی ترجیں لکھی گئی ہیں، ترکی اور اُردو میں بھی اس کے متعدد ترجمے اور ترجیں چھپ کر شایع ہو چکی ہیں۔

اس قصیدۂ بُردہ کے نہج پر بہت سے شاعروں نے نعتیہ قصیدے کہے ہیں یہاں تک کہ ان کی تعداد سَو سے بھی متجاوز ہے۔ موجودہ صدی کے سب سے بڑے عربی شاعر امیر الشعراء احمد شوقی المتوفی ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۲ء نے بھی ایک نعتیہ قصیدہ اسی بحر و قافیہ میں کہا ہے جو "علیٰ نہج البُردہ" کے نام سے بار بار چھپتا ہے اور مختلف درسگاہوں کے نصابِ تعلیم میں داخل ہے۔

ان مشہور نعتوں کے علاوہ یمانی شعراء نے نعتِ رسولؐ کو بطور ایک فن کے بڑی

Marfat.com

ترقی دی، بیسیوں شاعروں نے بڑے اچھے اچھے نعتیہ قصاید عربی زبان کو عطا کیے ۔ اسی طرح نجد کے شاعروں کے یہاں بھی بہت ہی اچھے نعتیہ قصاید اور مسمّطات ملتے ہیں ۔ ان میں اندازِ بیان کی دلفریبی، الفاظ کا شکوہ اور ایسی روانی پائی جاتی ہے کہ شروع کر کے ان کو ختم کئے بغیر چھوڑ دینا ایک صاحبِ ذوق آدمی کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔

عربی زبان کے بعد فارسی میں اور اس کے بعد ترکی زبان میں نعت گوئی کا رواج ہوا۔ اور پھر تو اُردو، انڈونیسی اور سواحلی زبانوں میں بھی شاعروں نے نعت کہنے کی سعادت حاصل کی ۔ کہتے ہیں کہ حبشی زبان کو نعت گوئی کا شرف فارسی سے پہلے ہی حاصل ہو گیا تھا۔ لیکن فارسی سے قدیم کسی نعتیہ قصیدہ کا نمونہ حبشی زبان میں غالباً اب موجود نہیں ہے۔ نعتیہ اشعار جو حبشی زبان میں پائے جاتے ہیں ان میں قدیم ترین ساتویں صدی ہجری کے ایک مسلمان شاعر ابو ہلال عبید کے چند اشعار ہیں جو قدیم حبشی زبان میں ہیں اور اریٹیریا کی قدیم شاعری کے انداز میں ہیں۔ ان میں عربی بحر استعمال کی گئی ہے۔

فارسی زبان میں شعر و شاعری کی ابتداء "نعتِ شہِ کونینؐ" سے نہیں بلکہ "مدیحِ کے وجم" سے ہوئی ہے۔ معاشر العجم میں قیس رازی کا بیان ہے کہ فارسی میں سب سے پہلا قصیدہ مامون الرشید کی مدح میں عباس مروزی نے کہا۔ اس قصیدہ کے دو تین شعر تذکروں اور تاریخ ادبِ فارسی میں نقل ہوتے آرہے ہیں ۔ اس میں شاعر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ؎

کس بر این منوال پیش از من چنین شعرے نہ گفت
مر زبان فارسی را ہست، تا این نوع بین
لیک زان گفتم من این مدحت ترا تا این لُغت
گیرد از مدح و ثنائے حضرت تو زیب و زین

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۹۳ھ ہجری میں جب مامون الرشید مرو میں آیا تھا تو عباس مروزی نے یہ قصیدہ پیش کیا تھا۔ اس کے بعد سے حنظلہ بادغیسی متوفی ۲۲۰ھ، فیروز مشرقی متوفی ۲۸۲ھ، ابوشکور بلخی متوفی بعد ۳۳۶ھ، ابوالحسن شہید بلخی متوفی ۳۲۵ھ وغیرہم بہت سے فارسی شعرانے "مدیح کے وجم" میں نام پیدا کیا۔ لیکن ان کے کلام میں نعت گوئی کے نمونے نظر نہیں آتے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ یہ لوگ بادشاہوں کی مدح وثنا میں اتنے منہمک تھے کہ دوسری طرف متوجہ نہ ہو سکے۔ اور اپنا سارا زورِ کلام پیشہ ورانہ شاعری پر صرف کرتے رہے۔

لیکن ابتدائی دور کے بعد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت کا جو جذبہ فارسی کے مسلمان شعراء میں موجود تھا وہ رنگ لایا اور فارسی زبان میں ایک سے ایک اور بہتر سے بہتر نعتیہ قصائد لکھے گئے۔ ابوالفرج رونی، اوحد الدین انوری، مصلح الدین سعدی جلال الدین رومی، نورالدین عبدالرحمٰن جامیؒ، عرفی شیرازی اور حکیم قاآنی نے فارسی زبان کو بہترین نعتیہ اشعار وقصاید عطا کیئے، اور بہ کثرت نعتیہ نظمیں لکھیں۔

ترکی زبان کے قدیم ترین شاعر وادیب محمود کاشغری متوفی ۴۶۰ھ سے لے کر موجودہ صدی کے نامور ترکی شاعر نامق کمال تک تقریباً ہر صاحبِ کمال نے بارگاہِ رسالت میں عقیدت کے پھول پیش کئے۔ بعض نے بڑے بڑے نعتیہ قصاید لکھے اور بعض نے چند اشعار، لیکن شاید ہی کوئی بڑا ترکی شاعر ہو جس نے نعتیہ شعر نہ کہے ہوں۔

اردو شاعری کے ڈانڈے فارسی شاعری سے ملتے ہیں۔ پہلے تو کچھ چھوٹی بڑی مثنویاں مذہبی احکام ہیں اور متصوفانہ رنگ کی لکھی گئیں، اور اس کے بعد ہی لوگ غزل گوئی پر آگئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ پورے معاشرے پر زوالِ حکومت کی وجہ سے یاس ونا امیدی کا سایہ تھا، اسی لئے اُردو غزل میں ہجر و حرمان کے مضامین کی بہتات رہی۔ کچھ لوگوں نے اس سے الگ راہ پیدا کرنے کی کوشش بھی کی تو یونانی فلسفہ اور ویدانت کے بھنور میں جا پھنسے۔

Marfat.com

اس یاس واندوہ نے اُس عقیدت ووابستگی سے مل کر جو ہر مسلمان کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے بعض شاعروں کو مرثیہ گوئی پر لگا دیا۔ اس میں اُردو شاعروں نے کمال کیا۔ ان کے لکھے ہوئے مرثیے عربی، فارسی اور ترکی کے مرثیوں سے بھی بازی لے گئے۔ اُردو کے مرثیوں سے بہتر مرثیے شاید ہی کہیں اور مل سکیں۔ انیسؔ و دبیرؔ کے اُردو مرثیے ایران کے سب سے بڑے مرثیہ گو شاعر محتشم کاشی متوفی ۹۹۶ھ کے مرثیوں سے بھی بہتر اور زیادہ اثر انگیز ہیں۔

اُردو شعراء میں سے دو بڑے شاعروں کے نام نعت گوئی میں فخر کے ساتھ پیش کئے جاسکتے ہیں۔ ایک امیرؔ مینائی جن کے نعتیہ اشعار بہ کثرت محامد خاتم النبیّین میں موجود ہیں اور دوسرا نام محسنؔ کاکوری جن کی کلیات ساری کی ساری نعت ہی نعت ہے۔ قصاید، مثنویاں، غزل، قطعات، رباعیات اور ترجیع بند، جو کچھ ہے "نعتِ شہِ کونین" کے نور سے منوّر اور شاعر کی عقیدت و محبت کا نمونہ ہے۔ محسنؔ کاکوروی نے اپنے مشہور لامیہ قصیدۂ نعت میں محفل ذکرِ رسولؐ کو ہندوستانی پھولوں سے سجایا ہے اور دوآبۂ گنگا وجمنا میں آمدِ بہار کا وہ نقشہ پیش کیا ہے کہ پڑھنے والے پر ایک کیفیت سی طاری ہوجاتی ہے، اس قصیدہ کے ابتدائی شعر ہیں ؎

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل — برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل
خبر اُڑتی ہوئی آئی ہے مہابن سے ابھی — کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

برسات کی کالی رات کا نقشہ کیسا عجیب پیش کیا ہے۔

شب دیجور اندھیرے میں ہے بادل کے نہاں — لیلیٰ محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل
شاہد کفر ہے منہ پر سے اُٹھائے گھونگھٹ — چشمِ کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل

اسی طرح مثنوی صبح سعادت کی ابتداء اس طرح کرتے ہیں کہ عربی زبان کی تقریباً ساری ہی مشہور تفاسیر کے نام بھی علاوہ صنعت براعۃ استہلال کے آگئے ہیں۔ کہتے ہیں ؎

Marfat.com

بیضاوئ صبح کا بیان ہے کشّافِ کتابِ آسماں ہے

محسن کاکوروی نے ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں وفات پائی۔ اُن کے بعد جن اُردو شعراء نے نعت گوئی میں بڑا نام پایا۔ اُن میں سب سے اونچا مقام خواجہ الطاف حسین حالی کا ہے۔ اُن کے کلام کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور آج تک ایسی مقبولیت حاصل ہے کہ اُردو کے کسی اور نعتیہ کلام کو حاصل نہیں۔ اور کیوں نہ حاصل ہوتی۔ اُن کا کلام اسی کا مستحق ہے۔ کہتے ہیں ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوٰی
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

اسی طرح مولانا احمد رضا خاں بریلوی، اکبر وارثی میرٹھی اور غلام امام شہید کی لکھی ہوئی نعتوں کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی۔ جدید شعراء میں سے علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خاں، ماہر القادری، حمید صدیقی، حفیظ جالندھری، بہزاد لکھنوی اور ان کے علاوہ بہت سے شعراء نے بڑے اچھے نعتیہ اشعار کہے ہیں۔

نعتیہ اشعار کے مجموعے بھی لوگوں نے تالیف کئے۔ عربی میں نعتیہ اشعار کا سب سے وسیع مجموعہ شیخ یوسف النبہانی کا المجموعۃ النبہانیہ ہے جو چار جلدوں میں ۱۳۲۰ھ میں بیروت سے شایع ہوا تھا۔ اس میں عہدِ صحابہ سے چودھویں صدی ہجری کی ابتدا تک کے عربی نعتیہ اشعار و قصاید کا انتخاب پیش کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب قوافی پر ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بڑا مجموعہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ سنا ہے کہ ترکی میں ایک مختصر مجموعہ شیخ ابراہیم صدقی نے بھی ترکی نعتیہ اشعار کا مرتب کیا تھا جو ۱۳۲۵ھ میں آستانہ (ترکی) میں چھپا تھا۔ میں نے یہ مجموعہ نہیں دیکھا ہے۔

میرے دوست جناب شفیق بریلوی، مدیر رسالہ خاتونِ پاکستان، بڑے محنتی،

Marfat.com

فعال اور صاحبِ ذوق انسان ہیں، انہیں ایک سچے مسلمان کی طرح اللہ اور رسولؐ سے محبت ہے، انھوں نے بڑی عقیدت کے ساتھ سیرتِ مبارکہ پر رسالہ خاتونِ پاکستان کے متعدّد رسولؐ نمبر ربیع الاوّل کے مہینوں میں شایع کیے ہیں اور انہیں بڑے باذوق انداز میں گلشنِ نعت کے رنگین پھولوں سے سجایا ہے، ان کے یہ خاص نمبر اہلِ نظر میں بہت کامیاب اور مقبول ہوئے۔ اب شفیقؔ صاحب نعتیہ اشعار کے ان بکھرے ہوئے پھولوں کو سلیقہ کے ساتھ ایک گلدستہ بنا کر، "ارمغانِ نعت" کے نام سے پیش کر رہے ہیں، یہ چودہ سو سال کے نعتیہ کلام کا ایک انتخاب ہے، اور ہماری زبان میں نعتوں کا شاید سب سے بڑا اور وقیع مجموعہ ہے۔ اتنی متنوع نعتیں آج تک کسی ایک جگہ جمع نہیں کی گئیں۔ اس گلدستہ میں عرب و عجم کے بہترین پھول سلیقہ سے یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ شفیقؔ صاحب نے اس میں ہر شاعر کا سنہ وفات بھی لکھ دیا ہے، جس سے اُس کا عہد متعیّن ہو جاتا ہے اور فنِ نعت گوئی کے تدریجی ارتقاء کو سمجھنے کیلئے بھی یہ ایک بڑی اچھی کتاب بن گئی ہے۔ امید ہے کہ اہلِ علم و نظر اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے اور اس سے کماحقّہٗ فائدہ حاصل کریں گے۔

مجھ سے جناب شفیقؔ بریلوی نے اس بے بہا مجموعہ پر مقدمہ لکھنے کی فرمایش کی تو میں نے اسے اپنی سعادت سمجھ کر قبول کر لیا۔ اور یہ چند سطور لکھ دیں کہ حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے نعتیہ اشعار کے ساتھ اس عاصی و پُرمعاصی کی تحریر کا شایع ہونا، دنیا و آخرت میں اس کے لئے سرمایۂ سعادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مداحوں میں نہ سہی، مداحوں کے مداحوں میں بھی شمار کر لیا جاؤں تو بڑی بات ہے۔

فی الجملہ نسبتے بہ تو کافی بُوَد مرا
بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس است

نعتِ رسُولِ کریمؐ بزبان حضرت سُلیمانؑ علیہ السّلام

تشبیہات سلیمان (غزل الغزلات)

باب پنجم آیت ۱۰-۱۶

"میرا دوست نورانی گندم گوں ہزاروں میں سردار ہے، اس کا سر ہیرے کا سا چمک دار ہے، اس کی زلفیں مسلسل مثل کوے کے کالی ہیں، اس کی آنکھیں ہیں جیسے پانی کے کنڈل پر کبوتر، دُودھ میں دُھلی ہوئی نگینہ کی مانند جڑی ہیں، اس کے رخسارے ایسے ہیں جیسے ٹٹی پر خوشبودار بیل چھائی ہوئی ہو اور چکلے پر خوشبو رگڑی ہوئی ہو، اس کے ہونٹ پھول کی پنکھڑی جن سے خوشبو ٹپکتی ہے، اس کے ہاتھ ہیں سونے کے جڑے ہوئے اور جواہر سے جڑے ہوئے، اس کا پیٹ جیسے ہاتھی دانت کی تختی جواہر سے پی ہوئی، اس کی پنڈلیاں جیسے سنگ مرمر کے ستون سونے کی بیٹھکی پر جڑے ہوئے، اس کا چہرہ مانند مہتاب کے، جوان مانند صنوبر کے، اس کا گلا نہایت شیریں اور وہ بالکل محمدؐ یعنی تعریف کیا گیا ہے، یہ ہے میرا پیارا اور میرا محبوب، اے بیٹیوں؛ یروشلم کی؛"

—— مقالات سرسید، سرسید احمد خاں ——

Marfat.com

نعتِ رسولِ کریمؐ بآیاتِ قرآنِ حکیم

وہ مصطفٰے ہیں	اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰھِیْمَ ..	۳/۳۳ آل عمران
مجتبےٰ ہیں	وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ..	۱۷۹/۳ 〃
احمد ہیں	وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ط	۶/۶۱ صف
محمدؐ ہیں	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط	۲۹/۴۸ فتح
یٰس ہیں	یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝	۱/۳۶ یٰس
طٰہٰ ہیں	طٰہٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی ۝	۱/۲۰ طٰہٰ
کملی والے ہیں	یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۝	۱/۷۳ مزمّل
چادر والے ہیں	یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۝	۱/۷۴ مُدَّثِّر
نبیٔ امّی ہیں	اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ	۱۵۷/۷ اعراف
داعی اِلَی اللہ ہیں	وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ	۴۶/۳۳ احزاب
ہادی ومُنذِر ہیں	اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ۝	۷/۱۳ رعد
روشن چراغ ہیں	وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا	۴۶/۳۳ احزاب
شاہد ہیں	اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا	۴۵/۳۳ 〃
بشیر ونذیر ہیں	وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا	۲۸/۳۴ سبا
مزکّی نفوسِ انسانی ہیں	وَیُزَکِّیْھِمْ	۱۶۴/۳ آل عمران
معلّمِ کتاب وحکمت ہیں	وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ	〃 〃
نُور ہیں	قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ	۱۵/۵ مائدہ
تاریکیوں سے نکالنے والے ہیں	لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ	۱/۱۴ ابراہیم
غلط بندھنوں سے نجات دلانے والے ہیں	وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ	۱۵۷/۷ اعراف

Marfat.com

وہی ہر بات کے شارح ہیں۔ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ	۴۴	نحل
حاملِ صدق ہیں۔ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ	۳۳	زُمر
مرکزِ حق ہیں۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ	۱۷۰	نساء
بُرہان ہیں۔ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	۱۷۴	〃
حاکم برحق ہیں۔ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ	۱۰۵	〃
صاحبِ قولِ فیصل ہیں۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ	۳۶	احزاب
سراپا ہدایت ہیں۔ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝	۲۷	نمل
سراپا رحمت ہیں۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝	۱۰۷	انبیاء
رؤف ورحیم ہیں۔ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	۱۲۸	توبہ
تمہارے گواہ ہیں۔ لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا	۷۸	حج
صاحبِ خُلقِ عظیم ہیں۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	۴	قلم
اوّل المؤمنین ہیں۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ	۲۸۵	بقرہ
اوّل المسلمین ہیں۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ	۱۶۳	انعام
خاتم النّبیّین ہیں۔ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ	۴۰	احزاب
عبد (کامل) ہیں۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا	۱	بنی اسرائیل
صاحبِ کوثر ہیں۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝	۱	کوثر
صاحبِ رفعتِ شان و شہرتِ عام۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ	۴	انشراح
ایمان والوں کی جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیارے } اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ	۶	احزاب
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا	۵۶	〃

مرتّبہ:۔ مولٰنا سید حسن مثنیٰ ندوی

کہہ دو کہ مَلک گوش بر آواز رہیں

مدّاحِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زباں کھُلتی ہے

Marfat.com

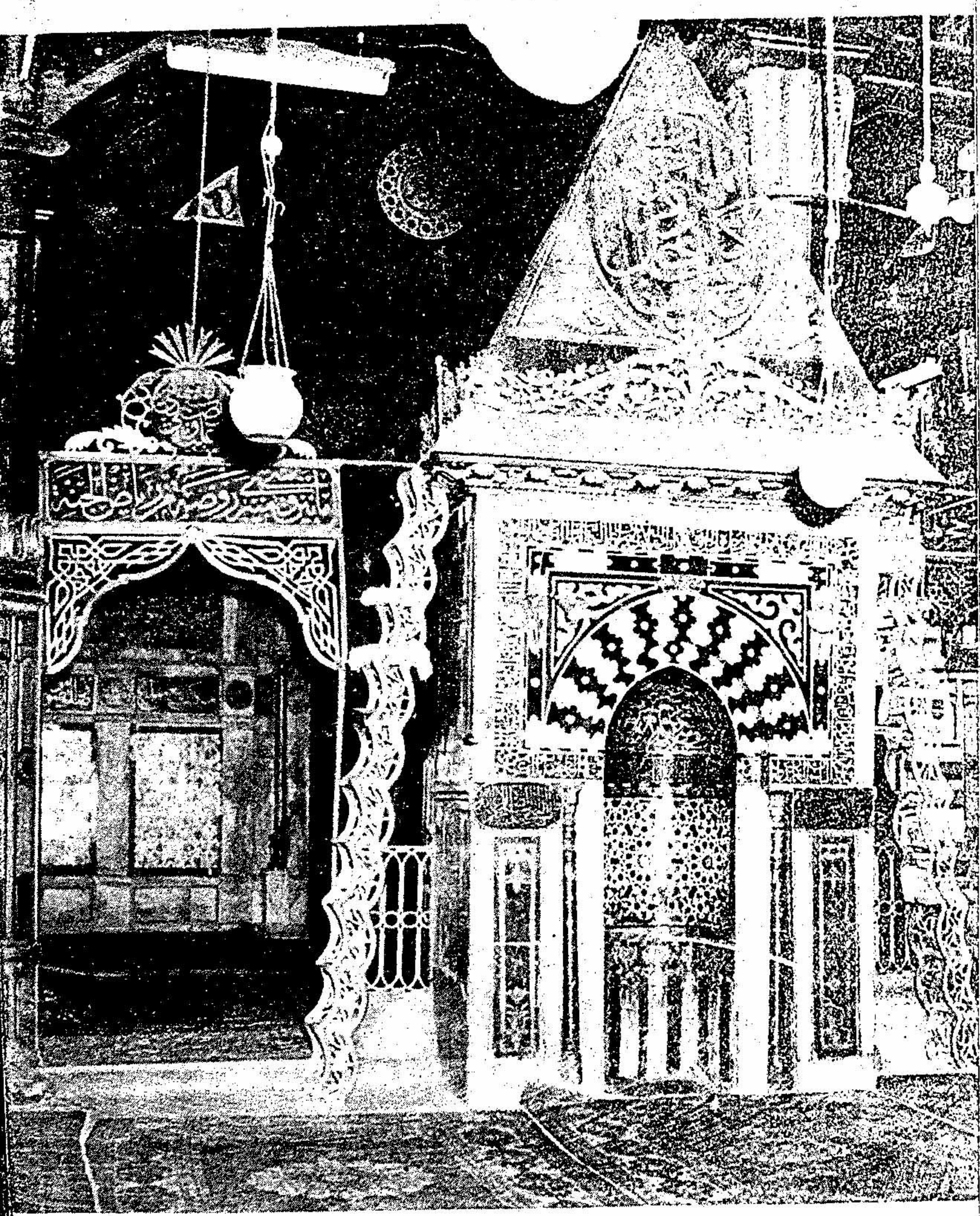

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ (الحدیث)

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے

حضرت ابُوطالب بن عبدالمُطّلب

المتوفی سنہ ۴ قبل از ھجرت ۶۲۰ء

وَاللّٰہِ لَنْ یَّصِلُوْا اِلَیْکَ بِجَمْعِھِمْ — حَتّٰی اُوَسَّدَ فِی التُّرَابِ دَفِیْنَا

خدا کی قسم وہ اپنی جمعیت کے ساتھ تجھ تک ہرگز پہنچ نہیں سکتے — جب تک مجھے دفن کر کے مٹی میں ٹیک لگا کر لٹا نہ دیا جائے

فَاصْدَعْ بِاَمْرِکَ مَا عَلَیْکَ غَضَاضَۃٌ — وَاَبْشِرْ وَقَرِّ بِذَاکَ مِنْکَ عُیُوْنَا

تو اپنا کام کئے جا۔ تجھ پر کسی قسم کی تنگی نہیں ہے — اور خوش رہ اور اس کام کے ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی کئے جا

وَدَعَوْتَنِیْ وَزَعَمْتَ اِنَّکَ نَاصِحِیْ — وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَکُنْتَ ثَمَّ اَمِیْنَا

تو نے مجھے دعوت دی اور تیرا خیال ہے کہ تو میرا خیر خواہ ہے — تو نے سچ کہا، اور پھر تُو تو ایک امانت دار (امین) رہ چکا ہے

وَعَرَضْتَ دِیْنًا لَا مُحَالَۃَ اَنَّہٗ — مِنْ خَیْرِ اَدْیَانِ الْبَرِیَّۃِ دِیْنَا

اور تو نے وہ دین پیش کیا جو یقیناً — دنیا کے ادیان میں بہترین دین ہے

لَوْلَا الْمَلَامَۃُ اَوْ حِذَارُ مَسَبَّۃٍ

اگر ملامت کا خوف اور سبکی کا اندیشہ نہ ہوتا

لَوَجَدْتَنِیْ سَمْحًا بِذَاکَ مُبِیْنَا

تو اس دین کو قبول کر لینے میں تو یقیناً مجھے بڑا فراخ دل پاتا

Marfat.com

حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب بن ہاشم

الشہید سنہ ۳ھ / ۶۲۵ء

حَمِدْتُ اللّٰهَ حِيْنَ فُؤَادِيْ — إِلَى الْإِسْلَامِ وَالدِّيْنِ الْمُنِيْفِ

میں نے خدا کا شکر ادا کیا جب اُس نے میرے دل کو — اسلام اور بلند مرتبہ دین کی توفیق بخشی

لِدِيْنٍ جَآءَ مِنْ رَّبٍّ عَزِيْزٍ — خَبِيْرٍ بِالْعِبَادِ بِهِمْ لَطِيْفِ

اُس دین کی جو عظمت و عزت والے پروردگار کی طرف سے آیا ہے — جو بندوں کے تمام حسابات سے باخبر اور اُن پر بڑا مہربان ہے

إِذَا تُلِيَتْ رَسَائِلُهٗ عَلَيْنَا — تَحَدَّرُ مَعَ ذِي اللُّبِّ الْحَصِيْفِ

جب اُس کے پیغاموں کی تلاوت ہمارے سامنے کی جاتی ہے — تو ہر صاحب عقل اور صائب الرائے کے آنسو رواں ہو جاتے ہیں

رَسَائِلُ جَآءَ اَحْمَدُ مِنْ هُدَاهَا — بِاٰيَاتٍ مُّبَيِّنَةِ الْحُرُوْفِ

وہ پیغامات جن کی ہدایتوں کو احمدؐ لے کر آئے — واضح الفاظ و حروف والی آیتوں میں

وَ اَحْمَدُ مُصْطَفًى فِيْنَا مُطَاعًا — فَلَا تَفْشُوْهُ بِالْقَوْلِ الْعَنِيْفِ

اور احمدؐ ہم میں برگزیدہ ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے — لہٰذا تم اُن کے سامنے ناملائم لفظ بھی منہ سے نہ نکالنا

فَلَا وَاللّٰهِ نُسْلِمُهٗ لِقَوْمٍ

تو خدا کی قسم ہم ان کو اس قوم کے حوالے کبھی نہیں کریں گے

وَلَمَّا نَقْضِ فِيْهِمْ بِالسُّيُوْفِ

جن کے بارے میں ہم نے ابھی تلواروں سے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ

الشہید سنہ ۸ھ / ۶۲۹ء

رُوحِی اَلْفِدَاءُ لِمَنْ اَخْلَاقُہٗ شَہِدَتْ بِاَنَّہٗ خَیْرُ مَوْلُوْدٍ مِنَ الْبَشَرِ

میری جان اُن پر فدا جن کے اخلاق شاہد ہیں کہ وہ بنی نوع انسان میں افضل ترین ہیں

عَمَّتْ فَضَائِلُہٗ کُلَّ الْعِبَادِ کَمَا عَمَّ الْبَرِیَّۃَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

اُن کے فضائل بلاامتیاز سب بندوں کے لئے عام ہیں جس طرح سورج اور چاند ساری مخلوق کے لئے عام ہے

لَوْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ اٰیَاتٌ مُّبَیِّنَۃٌ

اگر ان کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرنے والی نشانیاں نہ ہوتیں

کَانَتْ بَدِیْہَتُہٗ تَکْفِیْ عَنِ الْخَبَرِ

تو خود اُن کی واضح شخصیت اُن کی صداقت کافی تھی

Marfat.com

حضرت فاطمۃ الزہراؓ
المتوفی سنہ ۱۱ھ / ۶۳۲ء

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدٍ ۔۔۔ اَلَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جس نے ایک مرتبہ بھی خاکِ پائے احمدِ مجتبیٰ سونگھ لی ۔۔۔ تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی اور خوشبو نہ سونگھے

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا ۔۔۔ صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ عُدْنَ لَیَالِیَا

(حضورؐ کی جدائی میں) وہ مصیبتیں مجھ پر ٹوٹی ہیں کہ اگر ۔۔۔ یہ مصیبتیں "دنوں" پر ٹوٹتیں تو دن "راتوں" میں تبدیل ہو جاتے

اِغْبَرَّ اٰفَاقُ السَّمَآءِ وَکُوِّرَتْ ۔۔۔ شَمْسُ النَّهَارِ وَاَظْلَمَ الْاَزْمَانُ

آسمان کی پہنائیاں غبار آلود ہو گئیں اور لپیٹ دیا گیا ۔۔۔ دن کا سورج اور تاریک ہو گیا سارا زمانہ

وَالْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِیِّ کَئِیْبَةٌ ۔۔۔ اَسَفًا عَلَیْهِ کَثِیْرَةُ الْاَحْزَانِ

اور زمین نبی کریمؐ کے بعد مبتلائے درد ہے ۔۔۔ اُن کے غم میں ڈوبی ہوئی سراپا

فَلْیُبْکِهِ شَرْقُ الْبِلَادِ وَغَرْبُهَا ۔۔۔ یَا فَخْرَ مَنْ طَلَعَتْ لَهُ النَّیِّرَانُ

اب آنسو بہائے مشرق بھی اور مغرب بھی اُن کی جُدائی پر ۔۔۔ فخر تو صرف اُن کے لئے ہے جن پر روشنیاں چمکیں

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکِ صِنْوَةً ۔۔۔ صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُرْاٰنِ

اے آخری رسولؐ آپ برکت و سعادت کی جوئے فیض ہیں ۔۔۔ آپؐ پر تو قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود و سلام بھیجا ہے

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیقؓ

المتوفی سنہ ۱۳ھ / ۶۳۴ء

يَا عَيْنُ فَابْكِيْ وَلَا تَسْأَمِيْ ... وَحَقِّ الْبُكَاءِ عَلَى السَّيِّدِ

تو اے آنکھ خوب رو، اب یہ آنسو نہ تھمیں ... قسم ہے سرورِ عالمؐ پر رونے کے حق کی

عَلٰى خَيْرِ خِنْدَفَ عِنْدَ الْبَلَا ... ءِ اَمْسٰى يُغَيَّبُ فِى الْمَلْحَدِ

خِندف کے بہترین فرزند پر آنسو بہا، جو غم و اَلم کے ہجوم میں سرِشام گوشۂ قبر میں چھپا دیا گیا

فَصَلَّى الْمَلِيْكُ وَلِيُّ الْعِبَا ... دِ وَرَبُّ الْعِبَادِ عَلٰى اَحْمَدِ

مالک الملک بادشاہ عالم، بندوں کا والی ... اور پروردگار، احمد مجتبیٰؐ پر سلام و رحمت بھیجے

فَكَيْفَ الْحَيَاةُ لِفَقْدِ الْحَبِيْبِ ... وَزَيْنِ الْمَعَاشِرِ فِى الْمَشْهَدِ

اب کیسی زندگی، جو حبیب ہی بچھڑ گیا ... اور وہ نہ رہا جو زینت دہِ یک عالم تھا

فَلَيْتَ الْمَمَاتَ لَنَا كُلِّنَا

کاش موت آتی تو ہم سب کو ایک ساتھ آتی

فَكُنَّا جَمِيْعًا مَعَ الْمُهْتَدِىْ

آخر ہم سب اس زندگی میں بھی ساتھ ہی تھے

Marfat.com

حضرت ابوسفیان رضؓ بن الحارث بن عبدالمطلب ابن عم النبیؐ

المتوفی سنہ ۲۰ھ / ۶۴۱ء

أَرِقْتُ وَبَاتَ لَيْلِيْ لَا يَزُوْلُ
میری نیند اُڑ گئی اور رات ایسی ہوگئی جیسے اب ختم نہ ہوگی

وَلَيْلُ أَخِي الْمُصِيْبَةِ فِيْهِ طُوْلُ
وہ رات جو مصیبت کی ہو وہ دراز ہی ہوتی ہے

فَقَدْنَا الْوَحْيَ وَالتَّنْزِيْلَ فِيْنَا
وحی و تنزیل کا جو سلسلہ ہمارے درمیان جاری تھا وہ کھو گیا

يَرُوْحُ بِهٖ وَيَغْدُوْ جِبْرَئِيْلُ
جبرئیل کبھی رات کو آتے جاتے تھے کبھی دن کو

نَبِيٌّ كَانَ يَجْلُوا الشَّكَّ عَنَّا
حضور وہ نبی تھے جو ہمارے شکوک و شبہات دور کرتے تھے

بِمَا يُوْحٰى إِلَيْهِ وَمَا يَقُوْلُ
کبھی اس وحی کے ذریعے جو آتی تھی اور کبھی اپنی باتوں سے

وَيَهْدِيْنَا فَلَا نَخْشٰى ضَلَالًا
وہ ہمیں ایسا راستہ دکھاتے تھے کہ پھر کسی گمراہی کا ڈر

عَلَيْنَا وَالرَّسُوْلُ لَنَا دَلِيْلُ
ہمارے دل میں نہ ہوتا تھا، خود رسولؐ ہمارے راہ نما تھے

يُخَبِّرُنَا بِظَهْرِ الْغَيْبِ عَمَّا
وہ ہمیں غیب کی خبریں بھی سنا دیتے تھے کہ کیا ہوگا

يَكُوْنُ فَلَا يَخُوْنُ وَلَا يَحُوْلُ
اور اس خبر میں نہ کوئی خامی ہوتی تھی نہ ہیر پھیر

فَلَمْ نَرَ مِثْلَهٗ فِي النَّاسِ حَيًّا
نہ زندوں میں ہم نے ان کے جیسا کوئی انسان دیکھا

وَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الْمَوْتٰى عَدِيْلُ
اور نہ مرنے والوں میں کوئی ان کی نظیر ہے

Marfat.com

اَفَاطِمُ اِنْ جَزَعْتِ فَذَاكَ عُذْرٌ
اے فاطمہ اگر دامنِ صبر تجھ سے چھوٹ جائے تو مجبوری ہے

وَاِنْ لَّمْ تَجْزَعِیْ فَهُوَ السَّبِیْلُ
لیکن اگر تو دامنِ صبر نہ چھوڑے تو اصل راستہ تو یہی ہے

فَعُوْذِیْ بِالْعَزَآءِ فَاِنَّ فِیْهِ
تُو اگر صبر واستقامت کا سہارا لے تو اس میں

ثَوَابُ اللّٰهِ وَالْفَضْلُ الْجَزِیْلُ
اللہ کی طرف سے جزا ہے اور بے اندازہ فضل

وَقُوْلِیْ فِیْ اَبِیْكِ وَلَا تَمِلِّیْ
اور اپنے باپ کی تعریف میں خوب دل کھول کے بول مگر

وَهَلْ یَجْزِیْ بِفِعْلِ اَبِیْكِ قِیْلُ
تیرے باپ نے جو کام کئے ہیں اُن کا بدل کہیں یہ قول ہو سکتے ہیں

فَقَبْرُ اَبِیْكِ سَیِّدُ كُلِّ قَبْرٍ
تیرے باپ کی قبر بھی تمام قبروں کی سردار ہے

وَفِیْهِ سَیِّدُ النَّاسِ الرَّسُوْلُ
کیونکہ اس میں وہ رسول مدفون ہے جو تمام انسانوں کا سردار ہے

صَلَاةُ اللّٰهِ مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ
رحمت والے پاک پروردگار کی رحمتیں ہوں

عَلَیْهِ لَا تَحُوْلُ وَلَا تَزُوْلُ
حضورؐ پر، ایسی رحمتیں جو نہ تھمیں نہ کبھی ختم ہوں

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضؓ

الشہید سنہ ۲۳ھ / ۶۴۴ء

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ دِيْنَهٗ — عَلٰى كُلِّ دِيْنٍ قَبْلَ ذٰلِكَ حَائِدِ

کیا نہیں دیکھا تم نے کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا — ہر اُس دین پر جو اس سے پہلے تھا حق سے پھرا ہوا

وَاَسْلَبَهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ بَعْدَمَا — تَدَاعَوْا اِلٰى اَمْرٍ مِنَ الْغَيِّ فَاسِدِ

اور اللہ نے اہل مکہ کو محروم کر دیا حضورؐ سے جب — اُن لوگوں نے گمراہی کے خیال فاسد یعنی قتل پر کمر باندھی

غَدَاةَ اَجَالَ الْخَيْلُ فِيْ عَرَصَاتِهَا — مُسَوَّمَةً بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَخَالِدِ

اور پھر وہ صبح جب گھوڑے اس کے میدانوں میں جولانیاں دکھانے لگے — جن کی باگیں چھوٹی ہوتی تھیں، زبیر و خالد کے درمیان

فَاَمْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ عَزَّ نَصْرُهٗ

پس رسول اللہ کو اللہ کی نصرت نے غلبہ بخشا

وَاَمْسٰى عِدَاهُ مِنْ قَتِيْلٍ وَّشَارِدِ

اور ان کے دشمن مقتول ہوئے اور شکست کھا کے بھاگے

حضرت عباسؓ بن عبدالمطّلب

المتوفی سنہ ۳۲ھ / ۶۵۳ء

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي
آپ اس سے پہلے سایۂ خاص میں بسر کر رہے تھے اور

مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ
اُس منزلِ محفوظ میں تھے جہاں پتّوں سے بدن ڈھانپا گیا

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ وَلَا بَشَرٌ
پھر آپ بستی میں اُترے، مگر نہ تو آپ ابھی بشر تھے

اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ
نہ گوشت پوست اور نہ لہو کی پھٹکی

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَقَدْ
بلکہ وہ آبِ صافی، جو کشتیوں پر سوار تھا

اَلْجَمَ نَسْرًا وَاَهْلَهُ الْغَرَقُ
جب سیلاب کی موجیں چوٹی کو چھو رہی تھیں اور لوگ ڈوب رہے تھے

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰى رَحِمٍ
منتقل ہوتا رہا صُلب سے رحم کی طرف

اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ
پھر جب ایک عالم گزر چکا مرتبۂ حال کا ظہور ہوا

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِيْلِ مُكْتَتِمًا
آپ آتشِ خلیل میں اُترے، چھُپے چھُپے،

فِيْ صُلْبِهٖ اَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
آپ اُن کی صلب میں تھے تو وہ کیسے جلتے

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنَ مِنْ
تا آنکہ آپ کا محافظ وہ صاحبِ شوکت گھرانہ ہوا جو

خِنْدَفٍ، عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
خندف جیسی رفیع المرتبت خاتون کا ہے جس کا دامن زمین پر لوٹتا تھا

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَّ اَشْرَقَتِ الْاَ
اور آپ جب پیدا ہوئے تو چمک اٹھی زمین

رْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ
اور روشن ہو گئے آفاقِ سماوی آپ کے نور سے

فَنَحْنُ فِيْ ذٰلِكَ الضِّيَآءِ وَفِي النُّـ
تو اب ہم لوگ اسی روشنی اور اسی نور میں

ـوْرِ وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ
ہیں اور ہدایت و استقامت کی راہیں نکال رہے ہیں

حضرت عثمان غنی رضؓ

الشہید ۳۵ھ

فَيَا عَيْنِيْ ابْكِيْ وَلَا تَسْأَمِيْ

تو اے میری آنکھ آنسو بہا اور نہ تھک

وَحُقَّ الْبُكَآءُ عَلَى السَّيِّدِ

اپنے سردار پر آنسو بہانا تو لازم آ چکا

Marfat.com

حضرت علی مرتضیٰ رضؓ

الشہید سنہ ۴۰ھ / ۶۶۱ء

اَمِنْ بَعْدِ تَكْفِيْنِ النَّبِيِّ وَدَفْنِهٖ — بِاَثْوَابِهٖ اُسِّيْ عَلٰى هَالِكٍ ثَوٰى

نبی کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعد میں اس مرنے والے کے غم میں غمگین ہوں جو خاک میں جا بسا

زَرَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْنَا فَلَنْ تَرٰى — بِذَاكَ عَدِيْلًا مَا حَيِيْنَا مِنَ الرَّوٰى

رسولؐ اللہ کی موت کی مصیبت ہم پر نازل ہوئی اور اب جب تک ہم خود جی رہے ہیں ان جیسا ہرگز نہیں دیکھیں گے

وَكَانَ لَنَا كَالْحِصْنِ مِنْ دُوْنِ اَهْلِهٖ — لَهٗ مَعْقِلٌ حِرْزٌ حَرِيْزٌ مِنَ الرَّوٰى

رسول اللہ ہمارے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے کہ ہر دشمن سے پناہ اور حفاظت حاصل ہوتی تھی

وَكُنَّا بِمَرْاٰهُ نَرَى النُّوْرَ وَالْهُدٰى — صَبَاحًا مَسَاءً رَاحَ فِيْنَا اَوِاغْتَدٰى

ہم جب اُن کو دیکھتے تو سراپا نور و ہدایت کو دیکھتے صبح بھی اور شام بھی، جب وہ ہم میں چلتے پھرتے یا صبح کو گھر سے نکلتے

لَقَدْ غَشِيَتْنَا ظُلْمَةٌ بَعْدَ مَوْتِهٖ — نَهَارًا فَقَدْ زَادَتْ عَلٰى ظُلْمَةِ الدُّجٰى

ان کی موت کے بعد ہم پر ایسی تاریکی چھا گئی جس میں دن، کالی رات سے زیادہ تاریک ہو گیا۔

فَيَا خَيْرَ مَنْ ضَمَّ الْجَوَاغِ وَالْحَشَا — وَيَا خَيْرَ مَيْتٍ ضَمَّةُ التُّرْبِ وَالثَّرٰى

انسانی بدن اور اس کے پہلو جتنی شخصیتوں کو چھپائے ہوئے ہیں ان میں سب سے بہتر آپ ہیں اور آپ ان تمام مرنے والوں میں جن کو خاک نے چھپایا ہے سب سے بہتر ہیں

كَاَنَّ اُمُوْرَ النَّاسِ بَعْدَكَ ضَمَّنَتْ سَفِيْنَةٌ مَوْجٍ حِيْنَ فِي الْبَحْرِ قَدْ سَمَا

گویا معاملہ انسانی آپ کی موت کے بعد ایک کشتی میں پڑ گیا ہے جو سمندر کے اندر اونچی موجوں میں گھری ہوئی ہے

فَضَاقَ فَضَاءُ الْاَرْضِ عَنْهُمْ بِرَحْبَةٍ لِفَقْدِ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذْ قِيْلَ قَدْ مَضٰى

زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوگئی رسول اللہ ﷺ کی وفات کی وجہ سے جب یہ کہا گیا کہ رسول گزر گئے

فَقَدْ نَزَلَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ مُصِيْبَةٌ كَصَدْعِ الصَّفَا لَا لِلصَّدْعِ فِي الصَّفَا

مسلمانوں پر ایک ایسی مصیبت نازل ہوئی ہے جیسے چٹان میں شگاف پڑ جائے اور چٹان کے شگاف کی اصلاح کہاں ممکن ہے

فَلَنْ يَّسْتَقِلَّ النَّاسُ تِلْكَ مُصِيْبَةٌ وَلَنْ يَّجْبُرَ الْعَظْمَ الَّذِيْ مِنْهُمْ وَهٰى

اس مصیبت کو لوگ برداشت نہیں کر سکیں گے اور وہ کمزوری جو پیدا ہوگئی ہے اس کی تلافی ممکن نہیں ہے

وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ لِلصَّلٰوةِ يَهِيْجُهٗ

اور ہر نماز کے وقت بلال رضی اللہ عنہ ایک نیا ہیجان پیدا کر دیتے ہیں

بِلَالٌ وَّيَدْعُوْا بِاسْمِهٖ كُلَّمَا دَعَا

جب کہ وہ (بلال رضی اللہ عنہ) ان کا نام لے کر پکارتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت کعب رضؓ بن زُہیر

المتوفی سنہ ۴۲ھ / ۶۶۲ء

فَقَدْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ مُعْتَذِرًا
میں اللہ کے رسول کی خدمت میں عذر خواہ ہو کر پہنچا

وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَقْبُوْلُ
اور معافی و درگزر تو اللہ کے رسول کے نزدیک پسندیدہ ہے

لَقَدْ اَقُوْمُ مَقَامًا لَوْ یَقُوْمُ بِہٖ
میں اس مقام پر کھڑا تھا کہ اگر وہاں ہاتھی بھی

اَرٰی وَاَسْمَعُ مَا لَوْ یَسْمَعُ الْفِیْلُ
کھڑا ہوتا اور ہاتھی وہ دیکھتا اور سنتا جو میں دیکھ اور سن رہا تھا

لَظَلَّ یَرْعَدُ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ
تو یقیناً کانپنے لگتا اگر اللہ کے حکم سے

مِنَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَنْوِیْلُ
رسول اللہ کی طرف سے جود و سخا اور بخشش و عطا نہ ہوتی

حَتّٰی وَضَعْتُ یَمِیْنِیْ لَا اُنَازِعُہٗ
یہاں تک کہ میں نے اپنا داہنا ہاتھ بغیر کسی مناقشے کے

فِیْ کَفِّ ذِیْ نَقِمَاتٍ قِیْلُہُ الْقِیْلُ
اس ہاتھ میں دے دیا جو کسی کی سزا دے سکتا تھا اور جس کا قول قولِ فیصل تھا

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُّسْتَضَاءُ بِہٖ
بیشک رسول اللہ وہ سیف ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے

مُہَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلُ
وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھینچی ہوئی تلوار ہیں۔

Marfat.com

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ
المتوفی سنہ ۵۷ھ / ۶۷۷ء

مَتٰی یَبْدُ فِی الدَّاجِی الْبَهِیْمِ جَبِیْنُهٗ
اندھیری رات میں اُن کی پیشانی نظر آتی ہے

یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰی الْمُتَوَقِّدِ
تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ

فَمَنْ کَانَ اَوْمَنْ قَدْ یَکُوْنُ کَاَحْمَدٍ
احمدِ مجتبیٰؐ کے جیسا کون تھا اور کون ہوگا

نِظَامُ لِّحَقٍّ اَوْنَکَالُ لِّمُلْحِدِ
حق کا نظام قائم کرنے والا اور ملحدوں کو سراپا عبرت بنا دینے والا

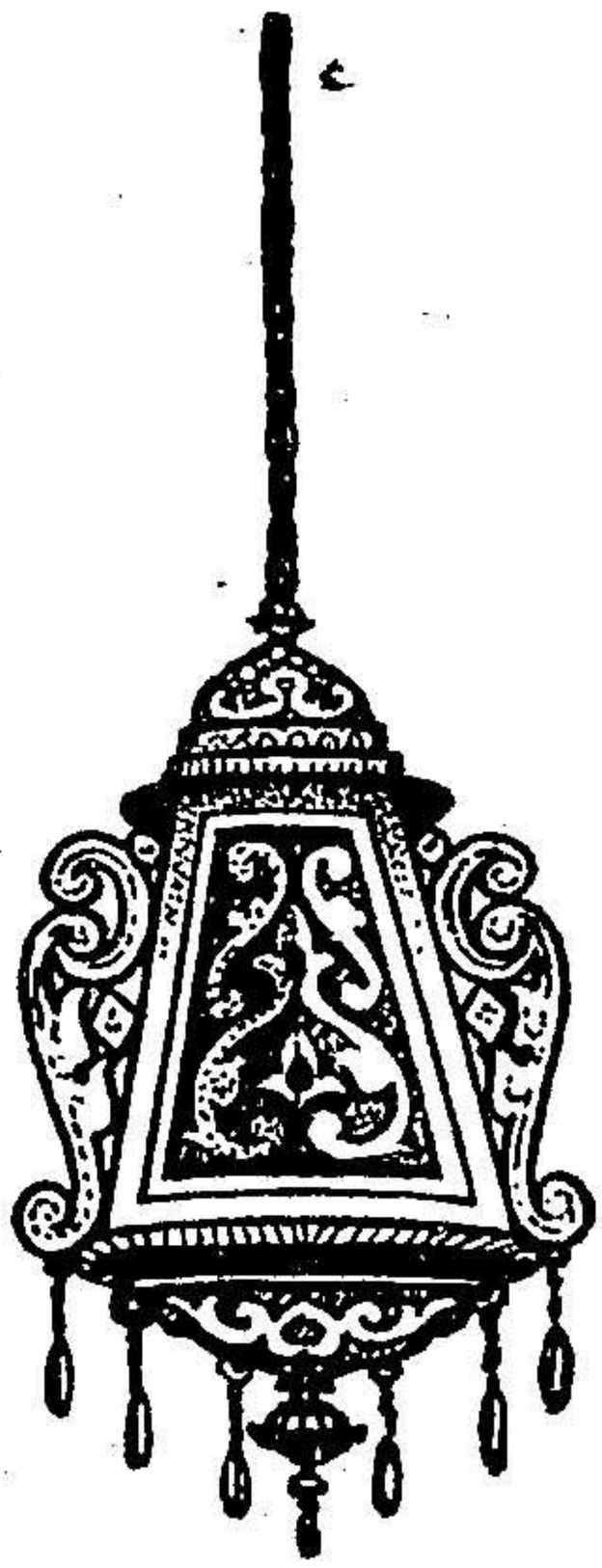

Marfat.com

حضرت حسّان بن ثابت رضؓ

المتوفی سنہ ۶۸ھ / ۶۸۷ء

اَغَرَّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ
یہ وہ ہیں جن پر مہرِ نبوت چمک رہی ہے

وَضَمَّ الْإِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ إِلٰى اسْمِهٖ
اللہ نے اپنے نام کے ساتھ نبی کا نام ملا رکھا ہے

وَشَقَّ لَهٗ مِنَ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
اللہ نے ان کا نام ان کے اعزاز کے لئے اپنے نام سے مشتق کیا ہے

نَبِيٌّ اَتَانَا بَعْدَ يَاْسٍ وَفَتْرَةٍ
یہ ایسے نبی، جو ہمارے پاس ایک خوف اور طویل وقفہ کے بعد آئے ہیں

فَاَمْسٰى سِرَاجًا مُّسْتَنِيْرًا وَهَادِيًا
یہ نبی آئے اور روشنی والے چراغ اور رہنما ہو گئے

وَاَنْذَرَنَا نَارًا وَبَشَّرَ جَنَّةً
اور انھوں نے آگ سے ڈرایا، جنت کی بشارت دی

وَاَنْتَ اِلٰهُ الْخَلْقِ رَبِّيْ وَخَالِقِيْ
اے اللہ تو دنیا کا معبود ہے میرا رب اور خالق ہے

تَعَالَيْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا
اے سارے انسانوں کے پروردگار تو ان کے اقوال سے بلند

مِنَ اللّٰهِ مَشْهُوْدٌ يَلُوْحُ وَيُشْهَدُ
اللہ کی طرف سے یہ شہادت ہے جو چمکتی ہے اور دیکھی جاتی ہے

اِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
جب کہ پانچ وقت مؤذن اشہد کہتا ہے

فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ
صاحب عرش محمود ہے، اور یہ محمدؐ ہیں

مِنَ الرُّسْلِ وَالْاَوْثَانُ فِي الْاَرْضِ تُعْبَدُ
اور حال یہ تھا کہ زمین میں بت پوجے جا رہے تھے

يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ الْمُهَنَّدُ
وہ اس طرح چمکے جیسے صیقل کی ہوئی ہندی تلوار چمکے

وَعَلَّمَنَا الْاِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ
اور ہمیں اسلام کی تعلیم دی، ہم اللہ کے شکر گزار ہیں

بِذٰلِكَ مَا عَمَّرْتُ فِي النَّاسِ اَشْهَدُ
جب تک میں لوگوں میں زندہ رہوں گا اس کی شہادت دیتا رہوں گا

سِوَاكَ اِلٰهًا اَنْتَ اَعْلٰى وَاَمْجَدُ
اعلیٰ اور برتر ہے جو تیرے سوا کسی اور کو معبود بنائیں

لَكَ الْخَلْقُ وَالنُّعْمَآءُ وَالْاَمْرُ كُلُّهٗ
تو ہی پیدا کرنے والا نعمت دینے والا اور حاکم مطلق ہے

فَاِيَّاكَ نَسْتَهْدِيْ وَاِيَّاكَ نَعْبُدُ
ہم تجھ ہی سے ہدایت چاہتے اور تیری ہی پرستش کرتے ہیں

Marfat.com

حضرت عمرؓ (جن)

قصیدۂ جنّیہ ایک عجیب و غریب قصیدہ ہے جو قوم جنّات کے ایک بزرگ حضرت عمرؓ جو رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے تھے ان کا لکھا ہوا ہے، غازی پور زمینہ کے مولینا سید احمد علیؒ نے سفرِ تُرکی کے موقع پر یہ نعتیہ قصیدہ قسطنطنیہ (استنبول) کے شاہی کتب خانہ میں دیکھا، چونکہ پہلے بھی وہ اس کی شہرت سُن چکے تھے لہٰذا انھوں نے اس قصیدہ کی نقل حاصل کر لی اور ہندستان پہنچ کر ۱۳۰۷ھ میں اس کو چھپوایا۔ ۱۳۴۶ھ میں نواب واجد علی خاں رئیس ریاست بوڑہانسی ضلع بلند شہر کے کتب خانہ سے اس قصیدہ کا مطبوعہ نسخہ خواجہ حسن نظامیؒ نے حاصل کر کے دوبارہ شایع کیا۔ یہ نسخہ میرے پاس موجود ہے۔ یہ قصیدہ عربی قصائد میں بلا شک ممتاز حیثیت رکھتا ہے، اس میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے الفاظ خاص قسم کے ہیں اور اکثر الفاظ متحد حروف سے رقم کئے گئے ہیں، جس عجیب و غریب طریقہ سے ایک ہی صورت اور قریب قریب ایک ہی قسم کے اعراب و حرکات و حروف جمع کئے گئے ہیں یہ بات انسانی قصائد میں بہت کم ملتی ہے، اہل علم کے لئے یہ انشاء پردازی کا کمال ہے لیکن علم الاعداد اور علم الحروف جاننے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس میں کچھ رموز بھی ضرور مخفی ہیں، یہ قصیدہ کافی طویل ہے ذیل میں اس نادر قصیدہ کے چند اشعار تحفۃً پیش کئے جاتے ہیں۔ (ش۔ب)

فَتَعَدَّ وَدَعْ ذِكْرًا لَّهُمْ بَلْ كَيْفَ وَاَنْتَ بِهِمْ نَصَبْ

ہٹو اور ان اونٹنیوں اور اونٹنی والوں کا ذکر چھوڑو۔ اے دل تجھے کیا ہو گیا تو کیوں ان کے مارے دُکھی ہے۔

Marfat.com

وَارْحُلْ قُلُصًا يَقْدِمُنَ عَلَيَّ رَءُوْفٍ فَتُزَاحُ بِهِ الْكُرَبُ

تو اپنی اونٹنیوں کو کوچ کے لئے ہانک تاکہ وہ اُس دلبرِ دلنواز کے قدموں میں جا پہنچیں
وہ جس کے ذریعہ سب دُکھ درد مٹ جاتے ہیں۔

فَالْخَلْقُ اِلَيْهِ جَمَاعَتُهُمْ تُحْدٰى بِهِمْ فُسُحٌ نُجُبٌ

تمام مخلوق کے لوگ گروہ گروہ جس کی طرف چلے جا رہے ہیں اور ایسی اونٹنیوں کو
حُدِیٰ پڑھتے ہوئے لئے جاتے ہیں جو چوڑے سینے والی اور منتخب ہیں۔

لُزُزٌ لُغُزٌ نُشُزٌ نُهُزٌ جُمُزٌ حُصُزٌ ضُمُرٌ شُزُبٌ

وہ اونٹنیاں جن کا سینہ گوشت سے بھرا ہوا ہے چوہے کے بلوں کے مانند پیچیدہ
راستہ کو وہ بآسانی طے کر رہی ہیں فربہ اور قوی ہیں۔ جوش رفتار میں گویا سینہ کے
بل چلی جا رہی ہیں بہت جلد جلد قدم اُٹھاتی ہیں۔ مجسم رفتار ہیں۔ وہ اُس پہاڑ
کی مانند ہیں۔ جو گرد و غبار سے صاف ہو تازہ شاخ کی مانند بارونق ہیں۔

شُثُخٌ رُخُخٌ مُخُخٌ دُجُجٌ فُتُخٌ شُمُخٌ جُرُخٌ هُلُبٌ

قدآور ہیں مضبوط ہیں قوت سے بھری ہوئی ہیں۔ سیاہ اور بھوری ہیں۔
خشمناک ہیں۔ بلند قد ہیں۔ سیلاب رواں ہیں۔ بڑے بڑے بال والی ہیں۔

هُشُشٌ خُشُشٌ عُشُشٌ فُشُشٌ خُدُشٌ عُمُشٌ بُرُشٌ عُتُبٌ

ہشاش بشاش ہیں نکیل اور خورجیوں والی ہیں۔ جلد باز ہیں۔ دُودھ دوہی
ہوئی ہیں چلنے میں زمین کے اندر خراش پیدا کرنے والی ہیں۔ کسی سہارے کی
محتاج نہیں ہیں۔ رنگا رنگ ہیں۔ سراپا ناز ہیں۔

Marfat.com

بُعُوْثٌ كُنُوْثٌ وُقُوْثٌ صُمُوْثٌ قُطُوْثٌ كُمُوْثٌ طُمُوْثٌ اُلُبْ

جہاز کے مانند سامان سے بھری ہوئی چلی جارہی ہیں - ستارے کی طرح غروب ہوتی ہوئی نظر آرہی ہیں - جنگ آزمودہ ہیں - چھوٹے کان والی ہیں - جلد جلد مسافت طے کرنے والی ہیں - سفر کی بہت ہی شائق ہیں - ہمہ تن رفتار ہیں -

فَاَنِخْ بِنَبِيِّ اِلٰهِ الْخَلْقِ اَتَتْ بِفَضَائِلِهِ الْكُتُبْ

ٹھہر ٹھہر اے مسافر! ٹھہر قافلہ کے اونٹوں کو بٹھا دے اور پیغمبرِ خداوندِ عالم کی خدمت میں حاضر ہو جس کے فضائل میں بہت سی کتابیں آئی ہیں -

لِنَبِيِّ هُدٰى وَنَسِيْجِ تُقًى فَبِذَاكَ تَدِيْنُ لَهُ الْعَرَبْ

وہ جو ہدایت کرنے والا نبی ہے جس کا جامۂ وجود سراسر تقوٰی کے تاروں سے بنا ہوا ہے - جبھی تو سارا عرب اُس کے دین کا جان نثار اور اُس کے نام کا فدا کار ہے -

بِمُحَمَّدٍ اِلْمَبْعُوْثِ وَذِى الْخَيْرَاتِ مَنَازِلُهُ الرُّحُبْ

وہ محمدؐ جو خدا کی طرف سے مبعوث ہے تمام خوبیوں کا مالک ہے - جس کے مراتب و مدارج نہایت ہی بلند اور وسیع ہیں -

وَالْحَوْضُ لَهُ الرُّكْنُ مَعًا وَالْبَيْتُ وَمَكَّةُ وَالْحُجُبْ

حوض کوثر بھی اُس کا ہے مکّہ رکن و مقام کعبہ اور اُس کے پردے ان سب کا وہی مالک ہے -

نَصْرًا هُزِمَ الْاَحْزَابُ لَهٗ فَتَمَامُ صَنَائِعِهِ الرُّغُبْ

اُسی کی مدد کے لئے تمام قوموں کے جتھے پسپا کر دیئے گئے - اُس محبوب کے سارے کام پیارے ہیں -

فَهَدَيْتَ فَأَنْتَ جَلَوْتَ عَمًا وَأَضَاءَ بِذَاكَ لَنَا السَّبَبُ

اے ہمارے محبوب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم! تونے ہدایت کرکے اندھوں کی آنکھیں کھول دیں اسی لئے حقیقت اور کامیابی کے راستے روشن ہوئے۔ دروازے کھُل گئے۔

وَإِلَيْكَ مُحَمَّدُ انْبَعَثَتْ جُوْنٌ بِاَخِشَّتِهَا ثُبُوْا

اے میرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! تیری ہی خدمت میں اونٹنیاں مع اپنی نکیل اور خورجیوں کے باادب بیٹھی ہوئی ہیں۔

وَإِلَيْكَ رَحَلْتُ مَغَاقَ أُوْلِيْ كُتُبٍ وَّمَعَاشِرَ قَدْ ذَهَبُوْا

اے میرے آقا! میں بھی حاضرِ دربار ہوا ہوں اے مولا! تو تمام گزشتہ کتب وہدایت والوں کا سرتاج ہے۔

لِتَجُوْدَ عَلَيَّ فَتُعْطِيَنِيْ بِشَرَائِعَ لَيْسَ لَهَا ثُلُبُ

اے میرے داتا! میں حاضرِ خدمت ہوا ہوں کہ تو مجھے اپنی عنایت سے بے عیب شریعت عطا کردے۔

فَاللّٰهُ هَدَاكَ وَأَنْتَ هَدَيْتَ فَدَلَّ لِمِلَّتِكَ النُّصُبُ

خدا نے تجھے ہدایت دی ہے اور تو سب کا ہادی ہے۔ تیرے دین کے آگے تمام بُت سرنگوں ہوگئے ہیں۔

فَصَلٰوةُ إِلٰهِ الْخَلْقِ عَلَيْكَ وَجَادَ فَمَلَّكَتِ السَّكَبُ

تجھ پر خداوند عالم کا درُود و سلام۔ اور تیرے روضۂ مبارک پر رحمتِ الٰہی کی موسلا دھار بارش ہو۔

Marfat.com

اِمام زین العابدینؓ، علی السجاد بن الحُسینؓ

المتوفی سنہ ۹۴ھ / ۷۱۲ء

اِنْ نِلْتَ یَا رَوْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
اے بادِ صبا اگر تیرا گزر سرزمینِ حرم تک ہو

بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ
تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبی محترم تشریف فرما ہیں

مَنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی
وہ جن کا چہرۂ انور مہرِ نیمروز ہے اور جن کے رخسارِ تاباں ماہِ کامل

مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ کَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ
جن کی ذات نورِ ہدایت ہے، جن کی ہتھیلی سخاوت میں دریا

قُرْاٰنُهٗ بُرْهَانُنَا نَسَخَ لِاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اُن کا (لایا ہوا) قرآن ہمارے لئے واضح دلیل ہے جس نے ماضی کے تمام دینوں کو منسوخ کر دیا

اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُهٗ کُلَّ الصُّحُفْ صَارَ الْعَدَمْ
جب اُس کے احکام ہمارے پاس آئے تو (پچھلے) سارے صحیفے معدوم ہو گئے

اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِنْ سَیْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفٰی
ہمارے جگر زخمی ہیں فراقِ مصطفےٰؐ کی تلوار سے

طُوْبٰی لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ
خوش نصیبی اُس شہر کے لوگوں کی ہے جس میں نبی محتشم ہیں

یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ کَمَنْ یَّتَّبِعْ نَبِیًّا عَالِمًا
کاش میں اُس کی طرح ہوتا جو نبی کی پیروی علم کے ساتھ کرتا ہے

یَوْمًا وَّلَیْلًا دَائِمًا وَارْزُقْ کَذَالِیْ بِالْکَرَمْ
دن اور رات ہمیشہ (اے خدا) یہی صورت اپنے کرم سے عطا فرما

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اے رحمتِ عالم آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں

اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنَ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْکَرَمْ
ہمیں قیامت کے دن فضل و سخاوت اور کرم سے عزت بخشئے

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِكْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
اے رحمتِ عالم زین العابدین کو سنبھالئے

مَحْبُوْسٌ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِی الْمَوْکِبِ وَالْمُزْدَحَمْ
وہ ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار حیرانی و پریشانی میں ہے

اِمام اعظم ابُوحنیفہ کوفی، نُعمان بن ثابت رض
المتوفی سنہ ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء

يَاسَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا ۔۔۔ اَرْجُوْ رِضَاكَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاكْ

اے سرداروں کے سردار! میں آپ کے حضور آیا ہوں ۔۔۔ آپ کی خوشنودی کا امیدوار، آپ کی پناہ کا طلبگار

وَاللّٰهِ يَاخَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ ۔۔۔ قَلْبًا مَشُوْقًا لَا يَرُوْمُ سِوَاكْ

اللہ کی قسم اے بہترین خلائق! میرا دل صرف ۔۔۔ آپ کی محبت سے لبریز ہے، وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاكَ مَاخُلِقَ امْرُءٌ ۔۔۔ كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاكْ

آپ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا ۔۔۔ اور اگر آپ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمٌ ۔۔۔ مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكْ

آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدمؑ نے آپ کا توسّل اختیار کیا ۔۔۔ اپنی لغزش پر، تو کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے جدّ بزرگوار ہیں

وَبِكَ الْخَلِيْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهٗ ۔۔۔ بَرْدًا وَّقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكْ

اور آپ ہی کے وسیلے سے حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ نے دُعا کی تو ۔۔۔ اُن کی آگ سرد ہو گئی، وہ آگ آپ کے نور کی برکت سے بجھ گئی

وَدَعَاكَ اَيُّوْبُ لِضُرٍّ مَّسَّهٗ ۔۔۔ فَاُزِيْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِيْنَ دَعَاكْ

اور حضرت ایوبؑ نے اپنی بیماری میں آپ کے وسیلے سے دُعا کی ۔۔۔ تو ان کی دعا مقبول ہوئی اور بیماری دور ہو گئی

وَبِكَ الْمَسِيْحُ اَتٰی بَشِيْرًا مُّخْبِرًا ۔۔۔ بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا لِعُلَاكْ

اور آپ ہی کے ظہور کی خوشخبری لے کر حضرت مسیحؑ آئے ۔۔۔ انھوں نے آپ کے حُسن و جمال کی مدح و ثنا کی اور آپ کے رتبۂ بلند کی خبر دی

وَكَذَاكَ مُوْسٰی لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلًا ۔۔۔ بِكَ فِی الْقِيٰمَةِ مُحْتَمِیْ بِحِمَاكْ

اور اسی طرح حضرت موسیٰؑ بھی آپؐ کا وسیلہ اختیار کئے رہے ۔۔۔ اور قیامت میں بھی آپ ہی کی حمایت کے طالب رہیں گے

Marfat.com

وَهُوْدٌ وَّ يُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا — وَجَمَالُ يُوْسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

اور حضرت ہُودؑ اور حضرت یُونس ؑنے بھی آپ ہی کے حُسن سے زینت پائی — اور حضرت یُوسفؑ کا جمال بھی آپ ہی کے جمال باصفا کا پرتو تھا

قَدْ فُقْتَ يَا طٰهٰ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَآءِ — طُرًّا فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرَاكَ

اے طٰہٰ لقب! آپ کو تمام انبیاء پر برتری حاصل ہوئی — پاک ہے وہ جس نے ایک رات کو اپنے ملکوت کی سیر کرائی

وَاللّٰهِ يَا يٰسِيْنُ مِثْلُكَ لَمْ يَكُنْ — فِی الْعٰلَمِيْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ

خدا کی قسم، اے یٰسین لقب! آپ جیسا تو تمام مخلوق میں — نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا، قسم ہے اُسی کی جس نے آپ کو سربلند کیا

عَنْ وَّصْفِكَ الشُّعَرَآءُ يَا مُدَّثِّرُ — عَجَزُوْا وَكَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

اے کملی والے! آپ کے اَوصافِ جمیلہ بیان کرنے سے بڑے بڑے شُعراء عاجز رہ گئے، آپ کے اوصاف عالیہ کے سامنے زبانیں بند ہو جاتی ہیں

بِكَ لِیْ قُلَيْبٌ مُغْرَمٌ يَا سَيِّدِیْ — وَحُشَاشَةٌ مَحْشُوَّةٌ بِهَوَاكَ

میرے سرکار! میرا حقیر دل آپ ہی کا شیدا ہے — اور میرے اندر تو آپ ہی کی محبت بھری ہوئی ہے

يَا اَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرٰی — جُدْ لِیْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِیْ بِرِضَاكَ

اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر! اے حاصلِ کائنات! — مجھے اپنی بخشش و عطا سے نوازیئے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشئے

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ — لِاَبِیْ حَنِيْفَةَ فِی الْاَنَامِ سِوَاكَ

میں آپ کے جود و کرم کا دل سے طلبگار ہوں، کہ — اس جہان میں ابوحنیفہ کے لئے آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے

صَلّٰی عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰی — مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مَثْوَاكَ

اے ہدایت کے عَلَمِ سربلند! مشتاقانِ زیارت کے شوقِ بے حد — کے مطابق، قیامت تک اللہ کا درود و سلام آپؐ پر نازل ہوتا رہے۔

Marfat.com

فردوسی، ابوالقاسم حسن بن شرف شاہ طوسی
المتوفی سنہ ۴۱۱ھ / ۱۰۲۰ء

بگفتار پیغمبرت راہ جوی — دل از تیرگیہا بدیں آب شوی

ترا دین و دانش رہاند درست — رہ رستگاری بیاید بجست

چہ گفت آں خداوندِ تنزیل و وحی — خداوندِ اَمر و خداوندِ نہی

کہ خورشید بعد از رسولانِ رہ — نتابید برکس ز بوبکرؓ بہ

عمرؓ کرد اسلام را آشکار — بیاراست گیتی چو باغ بہار

پس از ہر دو آں بود عثمانؓ گزیں — خداوندِ شرم و خداوندِ دیں

چہارم علیؓ بود جفت بتول — کہ اورا بخوبی ستاید رسولؐ

کہ من شہرِ علمم علیؓ ام دَرَ است — دُرست ایں سخن گفتِ پیغمبرؐ است

گواہی دہم کایں سخن راز اوست — تو گوئی دو گوشم برآواز اوست

بداں باش کو گفت زو بر مگرد — چو گفتار و رایت نیارد بدرد

علیؓ را چنیں گفت و دیگر ہمیں — کز ایشاں قوی شد بہر گونہ دیں

نبیؐ آفتاب و صحابہؓ چو ماہ

بہم نسبتے یک دگر راست راہ

Marfat.com

سنائی غزنوی، مجدالدین ابو المجد

المتوفی سنہ ۵۲۵ھ / ۱۱۳۱ء

زہے پُشت و پناہِ ہر دو عالم

سر و سالارِ فرزندانِ "آدم"

شبستانِ مقامت قابَ قوسین

درِ درگاہِ تو "بطحا" و "زمزم"

ملائک را نشاط از چوں تو بہتر

رُسُل را فخر از چوں تو مقدّم

کلاہ و تختِ کسریٰ از تو نا بود

سپاہ و ملکِ قیصر از تو درہم

مرا یادِ تو باید بر زباں، بس

سنائی گردد از یادِ تو خُرّم

خیامؔ، عمر بن ابراہیم

المتوفی سنہ ۵۳۶ھ / ۱۱۴۱ء

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات
جُز روئے تو نیست در جہاں آبِ حیات
از جان وجہان وہرچہ درعالم ہست
مقصود توئی و بر محمدؐ صلوات

—○—

اے دل مے ومعشوق مکن در باقی
سالُوس رہا کن و مکن زرّاقی
گر پیروِ احمدیؐ، خوری جامِ شراب
زاں حوض کہ مرتضاؔش باشد ساقی

Marfat.com

سیّدنا محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ (الغوث الاعظم)

المتوفی سنہ ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ء

غلامِ حلقہ بگوشِ رسولؐ ساداتم
زہے نجات نمودن حبیب وآیاتم
کفایت است ز روحِ رسولؐ اولادش
ہمیشہ وردِ زباں جملۂ مہمّاتم
زغیرِ آلِ نبیؐ حاجتے اگر طلبم
رواء مدار یکے از ہزار حاجاتم
دلم زعشقِ محمّدؐ پُر است وآلِ مجید
گواہ حال من است ایں ہمہ حکایاتم
چو ذرّہ ذرّہ شود ایں تنم بہ خاکِ لحد
تو بشنوی صلوات از جمیع ذرّاتم
کمینہ خادمِ خُدّامِ خاندانِ توام
زخادمیِّ تو دائمؐ بود مناجاتم
سلام گویم وصلوات بر تو ہر نفسے
قبول کن بہ کرم ایں سلام وصلواتم

Marfat.com

خاقانی، افضل الدّین ابراہیمؒ

المتوفی سنہ ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء

در ملکِ تو عقل پیر تدبیر
در بزم تو رُوح چاشنی گیر
ارواح، عَلم برِ سپاہت
جبریلؑ، بریدِ بارگاہت
حق ہم از پئے تو ساخت الحق
شب چتر سیاہ، روز بیرق
طرفِ کمر تراست جاوید
پیروزۂ چرخ و لعل و خورشید
تا کوسِ تو صُور پنجگاہ است
بر چرخ، صدائے لا الٰہ است
باعینِ کمالت اے مَلَک وَش
طوبیٰ خَشک است و کوثر آتش
انگشتِ تو گو قلم نہ سُوداست
مہ را چو سرِ قلم نمود است
تاریخ شرف آسمان راست
از روزِ ولادتِ تو برخاست

Marfat.com

نظامی گنجوی، نظام الدینؒ

المتوفی سنہ ۶۰۲ھ / ۱۲۰۵ء

چراغ افروزِ چشمِ اہل بینش
طرازِ کارگاہِ آفرینش

سرو سرہنگ میدانِ وفا را
سپہ سالارِ خیلِ انبیاؑ را

یتیماں را نوازش در نسیمش
ازیں جا، نام شد دُرِّ یتیمش

سریرِ عرش را نعلینِ او تاج
امین وحی وصاحب سرِّ معراج

بصر درخواب، و دل در استقامت
زبانش اُمّتی گو، تا قیامت

Marfat.com

خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کعکیؒ

المتوفی سنہ ۶۳۲ھ / ۱۲۳۴ء

اے اَز شعاعِ روئے تو خورشیدِ تاباں را ضیا
آنی کہ ہستی راشرف بالا تر از عرشِ عُلا

گرچہ بصورت آمدیؐ بعد از ہمہ پیغمبراں
امّا بمعنی بودۂ سرخیلِ جملہ انبیاء

ہرگز نخواندی یک ورق، خلقے گرفت از تو سبق
انگشت، مہ را کرد شق، اے خواجۂ معجز نما

یارانِ تو چار آمدند، پاکیزہ کردار آمدند
گُل ہائے بے خار آمدند، از خویش فانی، با خدا

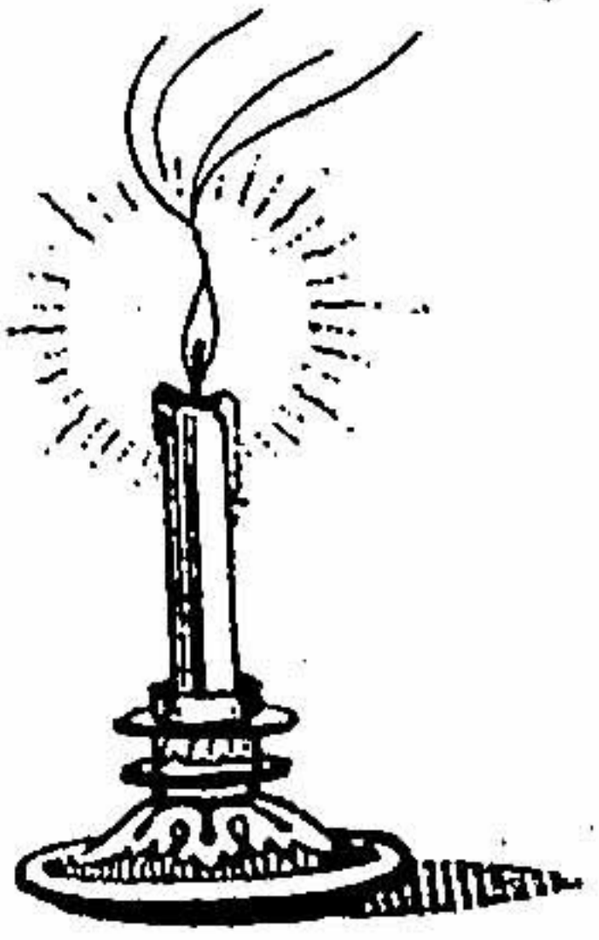

خواجہ مُعین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رح

المتوفی سنہ ۶۳۳ھ / ۱۲۳۶ء

درجاں چو کرد منزل، جانانِ ما محمدؐ
صد در کشادہ در دل، ازجانِ ما محمدؐ

ما بُلبُلیم نالاں در گلستانِ احمدؐ
ما لولوئیم و مرجاں، عُمّانِ ما محمدؐ

مُستغرقِ گناہیم ہرچند عُذر خواہیم
پژمردہ چوں گیاہیم، بارانِ ما محمدؐ

ما طالبِ خدائیم، بر دینِ مُصطفائیم
بر درگہش گدائیم، سلطانِ ما محمدؐ

از دردِ زخمِ عصیاں مارا چہ غم چو سازد
از مرہمِ شفاعت، درمانِ ما محمدؐ

امروز خونِ عاشق در عشق گر ہدر شد
فردا زِ دوست خواہد تاوانِ ما محمدؐ

از امّتانِ دیگر ما آمدیم برسر
واں را کہ نیست باور برہانِ ما محمدؐ

از آب و گل سرودے و از جان و دل درودے
تا بشنود بہ بیشرب افغانِ ما محمدؐ

در باغ و بوستانم دیگر مخواں معینیؔ
باغم بس است قرآں، بستانِ ما محمدؐ

Marfat.com

عطّار نیشاپوری، خواجہ فریدالدینؒ
المتوفی سنہ ۶۳۷ھ / ۱۲۳۹ء

آفتابِ شرع، دریائے یقیں
نُورِ عالم، رحمتٌ لِّلعالَمِیں

خواجۂ کونین و سلطانِ ہمہ
آفتابِ جان و ایمانِ ہمہ

نورِ اُو مقصودِ مخلوقات بود
اصلِ معدومات و موجودات بود

بعثِ او، شد سرنگونیٔ بتاں
اُمّتِ او بہترینِ اُمّتاں

خاک، در عہدش قوی تر چیز یافت
مسجدے گشت و طہورے نیز یافت

چوں زبانِ حق، زبانِ اوست بس
بہترین عہدے، زمانِ اوست بس

ابن العربی، ابوبکر محی الدینؒ (الشیخ الاکبر)

المتوفی سنہ ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ء

اَلَا بِاَبِیْ مَنْ کَانَ مَلِکًا وَّسَیِّدًا — وَاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَاقِفٌ

سنو میرے ماں باپ قربان، وہ فرماں روا اور سردار کون تھا — جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے

فَذَاکَ رَسُوْلُ الْاَبْطَحِیِّ مُحَمَّدٌ — لَهٗ فِی الْعُلَا مَجْدٌ تَلِیْدٌ وَطَارِفٌ

وہی رسولِ ابطحی، محمدؐ — جن کو رفعت میں ہر شرف حاصل ہے، قدیم بھی جدید بھی

اَتٰی بِزَمَانِ السَّعْدِ فِیْ اٰخِرِ الْمُدٰی — وَکَانَتْ لَهٗ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ مَوَاقِفٌ

وہ آخری زمانے کی ٹیک گھڑی میں تشریف لائے — حالانکہ ان کو تو ہر زمانے میں مقام و موقف حاصل تھا

اَتٰی لِانْکِسَارِ الدَّهْرِ یَجْبُرُ صَدْعَهٗ — فَاَثْنَتْ عَلَیْهِ اَلْسُنٌ وَعَوَارِفٌ

وہ آئے کہ ٹوٹے ہوئے زمانے کی شکستگی کو جوڑ دیں — اور اس پر تو زبانیں ثناخواں ہیں اور عطیات ربّانی بھی

اِذَا رَامَ اَمْرًا لَا یَکُوْنُ خِلَافَهٗ — وَلَیْسَ لِذَاکَ الْاَمْرِ فِی الْکَوْنِ صَارِفٌ

جب وہ ارادہ کر لیتے کسی بات کا تو وہ بات اُن کے خلاف نہ جاتی — اور پھر اُس بات کو اس کائنات میں کوئی پھیرنے والا نہ ہوتا

Marfat.com

حضرت شمس الدین تبریزؒ

المتوفی سنہ ۶۵۳ھ / ۱۲۵۵ء

اے طائرانِ قُدس را عشقت فزودہ بالہا
در حلقۂ سودائے تو رُوحانیاں را حالہا

اے سروراں را تو سنَد، بستمارباں را زاں عدد
دانی سراں را ہم بود اندر تتبع دنبالہا

از رَحمۃٌ لِّلعٰلمین اقبالِ درویشاں ببیں
چُوں مہ منوّر خرقہا چُوں گل معطّر شالہا

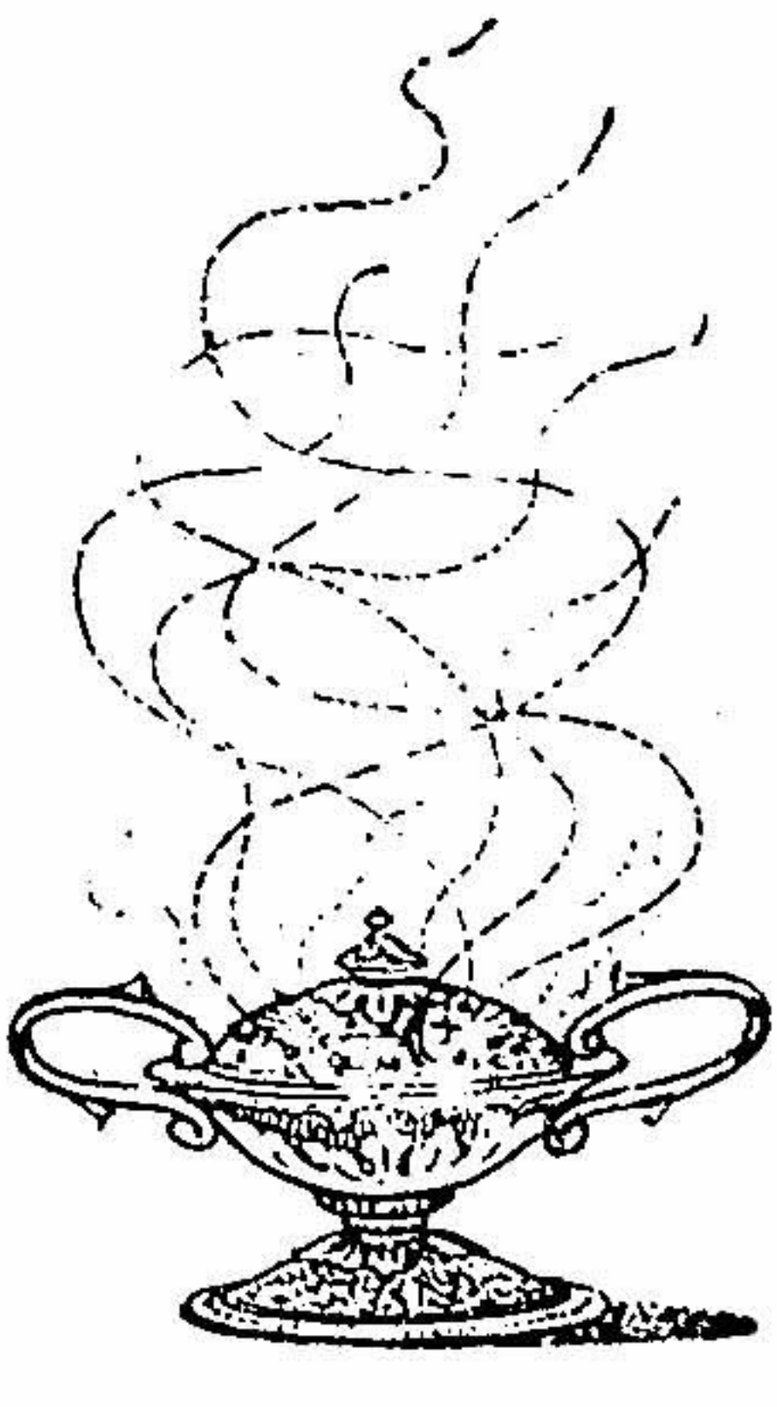

رومی، مولینا جلال الدین رح

المتوفی سنہ ۶۷۲ھ / ۱۲۷۳ء

سیّد و سرور محمدؐ نورِ جاں　　بہتر و مہتر شفیعِ مُذنباں

با محمدؐ نورِ عشقِ پاک جفت　　بہر عشق اورا لولاک گفت

گر نہ بودے بہر عشق پاک را　　کے وجودے دادمے افلاک را

مُنتہی در عشق اوچوں بود فرد　　پس مراورا زانبیا تخصیص کرد

پس کرمہائے الٰہی بیں کہ ما　　آمدیم آخر زماں در انتہا

آخرینِ قرنہا پیش از قرونِ　　در حدیث است آخرون السّابقون

تا ہلاک قوم نوح و قوم ہود　　عارضِ رحمت بجانِ ما نمود

چند بت بشکست احمدؐ در جہاں　　تا کہ یارب گوئے گشتند اُمّتاں

گر نہ بودے کوششِ احمدؐ تو ہم　　می پرستیدی چو اجدادت صنم

سر ز شکرِ ایں ازاں برتافتی　　کز پدر میراث مفتش یافتی

گر بگوئی شکر ایں رستن بگو　　کز بتِ باطن ہمَتَش برہانداو

چوں بآزادی نبوّت ہادی است　　مومناں را زانبیا آزادی است

نگل از پیغمبرؐ ایّامِ خویش

تکیہ کم کن بر فن و بر کامِ خویش

Marfat.com

سعدیؒ شیرازی، شیخ مصلح الدین

المتوفی سنہ ۶۹۱ھ
۱۲۹۲ء

عرش است کمیں پایہ ز ایوانِ محمدؐ
جبریلِ امین خادم دربانِ محمدؐ

آن ذاتِ خداوند کہ مخفی است بعالم
پیدا و عیان است بچشمانِ محمدؐ

توریت کہ بر موسیٰؑ و انجیل بر عیسیٰؑ
شد محو بیک نقطۂ فرقانِ محمدؐ

از بہرِ شفاعت چہ اولوالعزم چہ مُرسل
در حشر زند دست بدامانِ محمدؐ

یک جان چہ کند سعدیؒ مسکین کہ دو صد جان
سازیم فدائے سگِ دربانِ محمدؐ

Marfat.com

بوصیری، شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن زیدؒ

المتوفی سنہ ۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

محمدؐ سردار ہیں دونوں جہانوں کے، دونوں اہم مخلوق یعنی جن و انس کے اور عرب و عجم دونوں گروہوں کے

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ اَبَرَّ فِيْ قَوْلٍ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

آپ ہمارے نبی ہیں اچھائیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے، پس آپ کے مقابلے میں ہاں اور نہیں کے اعتبار سے زیادہ سچا کوئی دوسرا نہیں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

آپؐ ہی اللہ کے وہ حبیب ہیں جن کی شفاعت کی آس ہر خوف و ہراس میں اور قیامت کی شدید گھڑیوں میں لگائی جائے

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

آپؐ نے اللہ کی طرف دعوتِ علم دی پس جن لوگوں نے آپ کا دامن تھام لیا انھوں نے وہ رسّی پکڑ لی جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں

وَفَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَفِيْ خُلُقٍ وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

آپؐ صورت و سیرت میں تمام پیغمبروں پر فوقیت رکھتے ہیں اور علم ہو یا کرم کسی میں بھی کوئی بھی آپؐ کی برابری کو نہ پہنچا

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ غُرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

اور سب کے سب خواہاں ہیں اللہ کے رسول مقبولؐ سے کہ اس دریائے کرم سے ایک چلّو اور اس ابرِ رحمت سے ایک قطرہ مل جائے

Marfat.com

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمِ

آپؐ کے محاسن میں کوئی شریک نہیں ہے آپؐ حسن ذات کا وہ جوہر ہیں جو منقسم نہیں ہوتا

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمْ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْهِ وَاحْتَكِمِ

صرف وہ بات چھوڑ دو جس کا دعویٰ نصرانیوں نے اپنے نبی کے بارے میں کیا ہے اس کے بعد جو تمہارا جی چاہے حضور کی مدح میں کہو اور جو حکم چاہے لگاتے جاؤ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

اللہ کے رسول کی فضیلتوں کی کوئی حد نہیں ہے اور اس کا حق کوئی بولنے والی زبان ادا نہیں کر سکتی

وَكَیْفَ یُدْرِكُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَهٗ قَوْمٌ نِیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

اور کیسے پائیں گے اس دنیا میں اُن کی حقیقت کو وہ لوگ جو خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہوں

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

آپ کی ذات کے بارے میں علم کی رسائی یہیں تک ہے کہ آپ ایک بشر ہیں اور اللہ کی تمام مخلوق میں سب سے بہتر

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِهٖ

آپ کی ولادت کے زمانے ہی سے آپ کی خوبیاں روشن ہوئیں

یَا طِیْبَ مُبْتَدَءٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

کیا کہنے آپ کی ابتدا کے اور کیا کہنے آپ کی انتہا کے

Marfat.com

مولینا شہاب الدین مہمہ بدایونی
المتوفی سنہ ۷۰۲ھ / ۱۳۰۲ء

بشرے ملک نظافت فلکے زمین تواضع
چو فلک بہ پاک جسمی چو ملک بہ پاک جانی
گہرے کہ بود جایش بہ خزانۂ الٰہی
قمرے کہ تافت نورش زسپہرِ جاودانی
گہرے کہ قیمتی تر زوجودِ اُو نیاید
بہ دلالتِ عناصر زمحیطِ آسمانی
قمرے کہ ہر سحرگہ چو شبِ سیاہ گیتی
زخجالت عقیقش رخِ کوکبِ یمانی
شکریں زباں رسولےؐ کہ بود نجاتِ اُمّت
بہ عقیدۂ زبانش زعقیلۂ زبانی
گہریں بیاں فصیحے کہ فصاحتِ بیانش
چو ضمیر کان کندخوں دل گنج شایگانی
زجمالِ عارضش کم رخِ آفتاب شرقی
زقوام قامتش خم قدِ سروِ بوستانی
بہ حساب برگرفتہ رہ مالک الرقابی
بہ کلام برگشادہ درصاحب القرانی
جذباتِ شوق باطن بمکاشفت کشیدہ
زبسیطِ کائناتش بہ محیطِ لامکانی

Marfat.com

بوعلی شاہ قلندر پانی پتیؒ، شیخ شرف الدین

المتوفی سنہ ۷۲۴ھ / ۱۳۲۴ء

اے ثنایت رحمۃ للعالمیں
یک گدائے فیض تو رُوح الامیں
اے کہ نامت راخدائے ذوالجلال
زد رقم برجبہۂ عرشِ بریں
آستانِ عالیٔ تو بے مثل
آسمانے ہست بالائے زمیں
آفریں برعالم حُسنِ تو باد
مبتلائے تست عالم آفریں
یک کفِ خاک از درِ پُر نورِ او
ہست مارا بہتر از تاج ونگیں
خرمنِ فیض ترا اے ابرِ فیض
ہم زمین وہم زماں شد خوشہ چیں
از جمال تو ہمے بینم مساء
جلوۂ در آئینۂ عین الیقیں
خلق را آغاز وانجام زتو ہست
اے امام اولین و آخرین
غیرِ صلوٰۃ وسلام و نعتِ تو
بوعلی را نیست ذکرِ دِلنشیں

Marfat.com

خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی ثم الدہلوی رح

المتوفی سنہ ۷۲۵ھ / ۱۳۲۵ء

صبا بسوئے مدینہ روکن، ازیں دعاگو سلام برخواں
بگردِ شاہِ مدینہ گردو بصد تضرّع پیام برخواں

بہ بچہ بچندیں ادب طرازی، سرِ ارادت بخاکِ آں کو
صلوٰۃ وافر بروحِ پاکِ جنابِ خیر الانامؐ برخواں

بہ بابِ رحمت گہے گزر کن، بہ بابِ جبریلؑ گہہ جبیں سا
صَلٰوۃٌ مِّنِّی عَلٰی نَبِیٍّ گہے بہ بابُ السّلام برخواں

بہ لحنِ داؤد ہمنوا شو بہ نالۂ درد آشنا شو،
بہ بزمِ پیغمبر، ایں غزل را، زِ عبدِ عاجز نظام برخواں

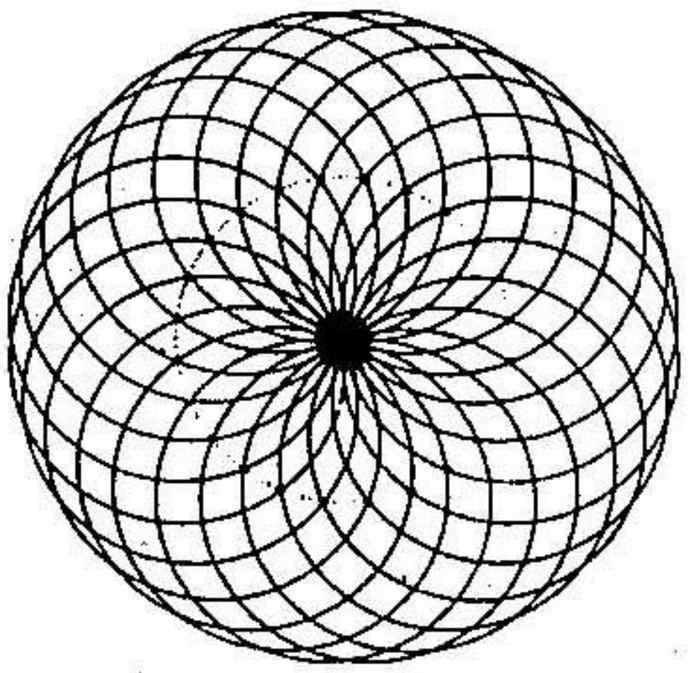

Marfat.com

حضرت امیر خسروؒ ابن ابی الحسن لاچین

المتوفی سنہ ۷۲۵ھ
۱۳۲۵ء

زہے روشن ز رویت چشمِ بینش،
وجود کیمیائے آفرینش

مبارک نامۂ قرآں تو داری
کہ مُرغِ نامہ شد روح الامینش

چہ بیند مردم اَر از خاک پایت
نباشد سُرمۂ عین الیقینش

کہ دارد جُز تو دستِ آنکہ باشد
کلیدِ نُہ فلک در آستینش

رُسُل را ذاتِ تُست آں خاتم چست
کہ قرآں آمدہ نقشِ نگینش

لَبش چوں انگبیں ریزد در افتد
ملائک چوں مگس در انگبینش

دقائق بیختہ خسرو ز نعتت
پس از آب خضر کردہ عجینش

عراقی ہمدانی، شیخ فخرالدین ابراہیم ابن شہریار

المتوفی سنہ ۷۶۶ھ / ۱۳۶۴ء

نقل کن از وبال کفر بدیں — مصطفےٰؐ را دلیلِ مطلق بیں

خاتم انبیاء، رسول ہدیٰ — صاحب جبرئیل، امین خدا

قصد و مقصود و آخر و اوّل — اولیں خلق و آخریں مُرسل

پادشاہِ دیارِ جود و وجود! — مقصدِ علم و عالمِ مقصود

حافظ صفحۂ معانیٔ دل — چشمۂ آبِ زندگانیٔ دل

صوفیٔ خانقاہِ اَلرحمٰن — عالمِ عِلمِ عَلَّمَ القرآن

آنکہ پوشید خلعتِ لولاک — وز بلدریش بست شد افلاک

خواجۂ بارگاہ کونین اوست — سالکِ راہ قاب قوسین اوست

تیر و نبش چو برنشانہ زنند — پنج نوبت بہفت خانہ زنند

شرعش از علم گسترید فنون — در نواحیٔ چرخ بو قلموں

چاکرش آفتاب و بندہ سہیل
رُوئے او وَالضُّحیٰ و مو وَاللَّیل

حافظ شیرازی شمس الدین محمد

المتوفی سنہ ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ

مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ

بَعْدَ از خُدا بُزرگ تُوئی قِصّہ مُختَصَر

Marfat.com

ابنِ خلدون، ولی الدّین عبدالرحمٰن
المتوفی ۸۰۸ھ / ۱۴۰۶ء

فَتَوَمَّ مِنْ اَكْنَافِ يَثْرِبَ مَأْمَنًا
یثرب کے اطراف واکناف میں جائے امن چاہو

يَكْفِيكَ مَا تَخْشَاهُ مِنْ تَثْرِيبِ
جس باز پُرس سے تم ڈرتے رہتے ہو اُس کے لئے یہ کافی ہوگا

حَيْثُ النُّبُوَّةُ اَيُّهَا مَجْلُوَّةٌ
یہ وہ مقام ہے جہاں نبوّت کی نشانیاں روشن ہیں

تَتْلُوْ مِنَ الْاٰثَارِ كُلَّ غَرِيبِ
اس کے آثار میں تم قدم قدم پر ایک سے ایک انوکھی بات دیکھو گے

سِرٌّ غَرِيبٌ لَمْ يُحَجِّبْهُ الثَّرٰى
وہ عجیب راز جس کو مٹی چھپا نہ سکی

مَا كَانَ سِرُّ اللّٰهِ بِالْمَحْجُوبِ
اور سِرِّ الٰہی چھپنے والا بھی کہاں تھا

يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ الْكِرَامِ ضَرَاعَةً
اے مُرسلینِ کرام کے سردارؐ، ایک نگاہِ کرم!

تُقْضٰى مُنٰى نَفْسِىْ وَتُذْهَبُ حُوْبِىْ
میری خواہشاتِ نفس کا فیصلہ ہو جائے اور میرے گناہ دُھل جائیں

عَاقَتْ ذُنُوْبِىْ عَنْ جَنَابِكَ وَالْمُنٰى
میرے گناہوں نے آپ کی بارگاہ سے مجھے دُور رکھا

فِيْهَا تُعَلِّلُنِىْ بِكُلِّ كَذُوبِ
اور میری خواہشات اپنے فریب میں ڈال کر مجھے بہلاتی رہیں

Marfat.com

لَا كَالَّذِيْ صَرَفُوا الْعَزَائِمَ لِلتُّقٰى ۔۔۔ فَاسْتَاثَرُوْا فِيْهَا بِخَيْرِ نَصِيْبِ

نقویٰ کی طرح وہ لوگ نہیں جنہوں نے اپنے عزائم کو نعمت الٰہی کی طرح نہیں موڑا ہے ۔۔۔ چنانچہ وہ اپنی خوش نصیبی یا خوش ترکیبی اس میں ممتاز ہو گئے ہیں

لَمْ يُخْلِصُوْا لِلّٰهِ حَتّٰى فَرَّقُوْا ۔۔۔ فِي اللّٰهِ بَيْنَ مَضَارِجٍ وَجُنُوْبِ

انھوں نے اللہ کے لئے اخلاص نہیں برتا یہاں تک کہ ۔۔۔ اللہ کے معاملے میں انھوں نے گویا بستروں اور پہلوؤں تک میں تفریق کر دی

هَبْ لِيْ شَفَاعَتَكَ الَّتِيْ أَرْجُوْ بِهَا ۔۔۔ صَفْحًا جَمِيْلًا عَنْ قَبِيْحِ ذُنُوْبِيْ

اپنی شفاعت سے مجھے نوازیئے جس کا امیدوار ہوں ۔۔۔ میرے بدترین گناہوں سے بہترین طریقے پر درگزر فرمایئے

إِنِّيْ دَعَوْتُكَ وَاثِقًا بِإِجَابَتِيْ

میں نے آپ کو پکارا ہے اس وثوق کے ساتھ کہ میری دعا قبول ہو گی

يَا خَيْرَ مَدْعُوٍّ وَخَيْرَ مُجِيْبِ

آپ پکارے جانے والوں میں بھی بہتر ہیں اور جواب دینے والوں میں بھی

Marfat.com

خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، سید محمد حُسینی رح

المتوفی سنہ ۸۲۵ھ / ۱۴۲۲ء

اے محمدؐ! ہجلو جم جم جلوہ ترا
ذاتِ تجلّی ہوے گی سیں سپور نہ سیہرا

واحد اپنی آپ تھا، اپیں آپ نجہایا
پرکٹہ جلوہ کارنے الف میم ہو آیا
عشقوں جلوہ دینے کر کاف نون بایا

لولاک لما خلقت الافلاک خالقِ بالائے
فاضل افضل جتنے مُرسل ساجد سجود آئے
امّت رحمت بخشش ہدایت تشریف پائے

مخفی مانوں معشوق کہ ظاہر شہباز کلائے
عشق کے جیتی چندر بند اپنی آپ دکھائے
اَلآن کما کان پھر آپیں آپ سمائے

Marfat.com

جامی، مولینا نور الدین عبدالرحمٰن

المتوفی سنہ ۸۹۸ھ / ۱۴۹۲ء

یا شفیع المذنبینؐ بار گناہ آوردہ ام
بر درت ایں بار بالشت دوتاہ آوردہ ام

چشم رحمت برکشا موئے سفیدِ من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

آں نمی گویم کہ بودم سالہا در راہِ تو
ہستم آں گمرہ کہ اکنوں روبراہ آوردہ ام

عجز و بے خویشی و درویشی و دل ریشی و درد
ایں ہمہ بر دعویٔ عشقت گواہ آوردہ ام

دیو رہ زن در کمیں، نفس و ہوا اعدائے دیں
زیں ہمہ با سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

گرچہ روئے معذرت نگزاشت گستاخی مرا
کردہ گستاخی زبانِ عذر خواہ آوردہ ام

بستہ ام بر یک دگر نخلے ز خارستانِ طبع
سوئے فردوسِ برین مشتے گیاہ آوردہ ام

دولتم ایں بس کہ بعد از محنت و رنجِ دراز
بر حریم آستانت می نہم روئے نیاز

Marfat.com

شہنشاہ نصیر الدین ہمایوں

المتوفی سنہ ۹۶۳ھ
۱۵۵۶ء

اے سرورِ کائناتؐ در اصلِ وجود
حقّا کہ توئی حبیب حیِّ معبود
برخیز و نما جمالِ عالم آرا
زیرا کہ توئی زخلقِ عالم مقصود

Marfat.com

عرفی، مولینا جمال الدین

المتوفی سنہ ۹۹۹ھ / ۱۵۹۱ء

اے جودِ تو دست و دل سخارا
اے عزمِ تو بال و پر صبا را

گر نقشِ جمال تو نہ گیرد
از سینہ بروں کنم صفا را

گنجے بکف آورم کہ شاید
سرمایۂ نعت مصطفیٰؐ را

دُرجِ گہر آورم کہ شاید
آویزۂ گوشِ انبیا را

دستے سخن آورم کہ شاید
مجموعۂ لطف روسیارا

فیضی، ابوالفیض

المتوفی سنہ ۱۰۰۴ھ
۱۵۹۵ء

اَتَانِیْ رَسُوْلٌ وَاَعْطَی الرَّسَائِل
لَقَدْ سُرَّ قَلْبِیْ بِتِلْكَ الْوَسَائِل

چہ نقش بدیعست کز پردہ سر زد
زہے حُسنِ قول وزہے لُطفِ قائل

بنامِ زہے کعبۂ پاک بازاں
کہ دل ہائے پاکاں سوئے اوست مائل

عَلِیُّ الْمَرَاتِبِ سَنِیُّ الْمَنَاقِب
حَرِیُّ الْمَحَامِد رَضِیُّ الشَّمَائِل

Marfat.com

خواجہ باقی باللہ نقشبندی رح، محمد رضی الدین

المتوفی سنہ ۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء

گرم فیضِ ازل بخشد دل و دست
کہ درہم ریزم ایں بت خانۂ پست
ازیں اقبال یابم احترامے
کنم خاصانِ احمدؐ را سلامے
سرشک افشاں، زمیں بوس وثنا گو
بسلطانِ رسالت آورم رو
چو در نظارۂ روشن کنم رائے
دریں نظارہ، جاوید افتدم پائے
تماشا را جگر بخشم کہ می جوش
تمنا را دہن گیرم کہ خاموش
بدل گویم سعادت ہم نشین است
مقام قاب قوسینِ تو این است
جمال خواجہ، معراجِ وجود ست
قبول درۃُ التّاج وجود ست

محمد قلی قُطب شاہ

المتوفی سنہ ۱۰۲۰ھ / ۱۶۱۱ء

اسمِ محمدؐ تھے اہے، جگ میں سو خاقانی مجھے
بندہ نبیؐ کا جم رہے، سہتی ہے سلطانی مجھے

شاہاں غروری ٹھاؤں، کرتے ہیں اپنی دھاؤں تھے
مستی مری تج ناؤں تھے، کیتی ہے دیوانی مجھے

سب جگ بھلے ہیں گیانِ میں، میں نا بھلوں لاہان میں
لکھیئے ازل بھومان میں، ہے راز پنہانی مجھے

اس ناؤں کی بڑپن جھلک، مج سربلندی تا فلک
آ کہیں سدا سارے مَلک، تو یوسفِ ثانی مجھے

کیا ڈر مجھے فرعون کا، ہور سامری افسون کا
موسیٰؑ عصا زیتون کا، ہے تیغِ ربّانی مجھے

بارا جو ہے شیطان میں سنچرے نہ قطبا کان میں
امید کے گُل دان میں بارا ہے رحمانی مجھے

شاہاں منے بھومان تھے، کرتا بڑائی جان تھے
ان پر یا علیؓ کے دان تھے تشریف شاہانی مجھے

Marfat.com

نظیریِ نیشاپوری

المتوفی سنہ ۱۰۲۱ھ / ۱۶۱۲ء

صفا از عقدۂ دل ہاست آں زلفِ معقّد را
بحمداللہ کہ ربطے ہست با مطلق مقیّد را

کہ دادے روح را با جسم الفت گر نہ گردیدے
محمدؐ کارواں سالارِ ارواحِ مجرّد را

Marfat.com

شیخ عبدالحق حقّی مُحدِّث دہلویؒ

المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء

وگر خواہی زباں بکُشائے و در راہِ سخن پوئی
ثنائے پادشاہِ یثربؐ و سلطانِ بطحا کن
اگر خیریتِ دنیا و عُقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیاؤ ہرچہ می خواہی تمنّا کن
بیا اے دل! قدم نہ بر سرِ کوئے وفا وانگہ
زراہِ صدق جاں را خاک راہِ آں کفِ پا کن
ثنایش گو ولے چوں نیست ایفایش زتو ممکن
بأیں یک بیت مَدحش را علی الاجمال ایفا کن
مخواں اورا خدا از بہرِ امرِ شرع و حفظِ دیں
دِگر ہر وصف کش می خواہی اندر مدحش املا کن
خرابم در غمِ ہجرِ جمالت یا رسولؐ اللہ
جمال خود نما رحمے بجانِ زار شیدا کن
جہاں تاریک شد از ظلمتِ ظلمِ سیہ کاراں
بیا و عالمے را روشن از نورِ تجلّیٰ کن
بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما
بلطف خود سر و سامانِ جمعِ بے سر و پا کن
بیا حقّی! مدہ تصدیع خدام جنابش را
کہ احوالِ تو معلوم ست اظہارش مکن یا کن

Marfat.com

قُدسی، حاجی جان محمد

المتوفی سنہ ۱۰۵۶ھ / ۱۶۴۶ء

مرحبا! سیّد مکّی مدنی العربیؐ
دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مِن بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ! چہ جمالست بدیں بوالعجبی

نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

شبِ معراج، عروج تو ز افلاک گزشت
بمقامے کہ رسیدی، نرسد ہیچ نبی

نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم
زاں کہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ زحد می گزرد تشنہ لبی

نخل بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رُطبی

چشمِ رحمت بکُشا، سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقب و ہاشمی و مُطّلبی

سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

Marfat.com

عبد اللہ قطب شاہ
المتوفی سنہ ۱۰۸۳ھ / ۱۶۷۲ء

لکھ فیض سوں پھر آیا دن، دینِ محمدؐ کا
آفاق صفا پایا ، دن دینِ محمدؐ کا

یوں عید ہمن ساجے، نصرت کے بجیں باجے
ہے جگ کے نبی راجے ، دن دین محمدؐ کا

گلشن میں شریعتؐ کے، پھُل کھیلے طریقت کے
پرمل سوں حقیقت کے، دن دین محمدؐ کا

روشن ہوئے اسماناں، جھمکائے رتن کھاناں
خط لیوائے مسلماناں ، دن دین محمدؐ کا

جو بارہ اماماں ہیں لاکھ اُن پرسلاماں ہیں
ہم اُن کے غلاماں ہیں، دن دین محمدؐ کا

ولی گجراتی دکنی
المتوفی سنہ ۱۱۱۹ھ / ۱۷۰۷ء

عشق میں لازم ہے اوّل ذات کوں فانی کرے
ہو فنا فی اللہ، دائم یادِ یزدانی کرے

مرتبہ خُلّت پناہی کا وہ پاوے گا جو کوئی
مثلِ اسمٰعیلؑ اوّل جی کوں قربانی کرے

جو اپس تن کو گلا دے عشق میں ہر صبح و شام
وجہ کامل ہو صدا جوں ماہ تابانی کرے

سُرخ رو ہو، آبرو دو جگ میں پاوے اے عزیز
دل کو لوہو کر اول لوہو سوں جو پانی کرے

حشر میں شیریں ہو وہ، حق سوں سنے شیریں بچن
شوق میں دل کوں جو فریاد کہتانی کرے

یا محمدؐ! دو جہاں کی عید ہے تجھ ذات سوں
خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھ پہ قربانی کرے

جس مکاں میں ہے تمھاری فکرِ روشن جلوہ گر
عقل اوّل آکے واں اقرارِ نادانی کرے

کیا ملک کیا انس وجن، یہ جگ میں ہے کس کو سکت
خط بنا تجھ مکھ کے جو تفسیرِ قرآنی کرے

دیکھ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آوے شوق سوں
جب گلستانِ ارم کی تو خرامانی کرے

عارفاں بولیں گے جان و دل سے لاکھوں آفریں
جب ولی تیری مدح میں گوہر افشانی کرے

وحدت و گُل سرہندی شیخ عبدالاحد مجدّدیؒ

المتوفی سنہ ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء

ریاض قدس را سروِ سہی اوست — ہُمائے دولتِ شاہنشہی اوست

گُلِ روئے سبد خاک درِ او — گلیم چرخ فرش منظر او

بود ہر خشت بامش آفتابے — خس کویش کلید فتح بابے

ز سروش قدر بالا شد جہاں را — چو قمری طوق مہرش قدسیاں را

جمال پاکش از نور جلال ست — وجود نور را سایہ محال است

ازاں سایہ کہ از قدش ربودند — سواد مردم بینش نمودند

ز لعلش تا کنم یک نکتہ سر — زباں صد بار شویم زاب گوہر

ز مویش گر سخن در نامہ آرم — نخست از سنبل تر خامہ آرم

کند تا وصف آں زلف دل آرا — بمشک تر قلم پیچیدہ خود را

ہلالِ ابروش تیغ ید اللہ — بود برہان قاطع بہر گمراہ

بزلفش بال کثرت بستہ تقدیر — بفرقش نقش وحدت کردہ تحریر

ازاں ابرو کہ آمد جان کونین — تواں جستن نشانِ قابَ قوسین

Marfat.com

دو گیسو ہر دو بر "اسریٰ" گواہے بمعراج حقیقت شاہ راہے
دو چشمش نشّہ بخش نشأتین ست دو ابرو قبلہ گا قبلتین ست

حیائے چشم اورا چوں دہم یاد کہ سرمہ در گلوئے خامہ افتاد
بیان قدِّ او کارِ عظیم ست نشانِ او صراطِ مستقیم است
کجا خطّ لبش کو سبزۂ تر کہ آں از آب رست ایں زاب کوثر

بیاد رنگ و بویش باغ باغم چو غنچہ عطر پرور شد دماغم
جو گلگونش کرشمہ ساز کردم گلیم چرخ پا انداز کردم
برفت آں جا کہ رفت آں جانباشد بگفت آں جا کہ گفت آں جانباشد
سخن زیں بیش گفتن تاب کس نیست کہ پا بر شعلہ ماندن کارِ خس نیست

برو بادا صلوٰۃ اللہ نامی
بر آلِ پاک و اصحابِ گرامی

Marfat.com

قاضی محمود بحری

المتوفی سنہ ۱۱۲۹ھ / ۱۷۱۷ء

محمدؐ گر مدد ہوگا ہمارا
سکل دُکھ درد رد ہوگا ہمارا

اگر صحرا رہو مل دام ہودد
او سارا دام رد ہوگا ہمارا

اگر عالم سُکل آگا عدو ہو
ھُوَ اللّٰہُ الصَّمَد ہوگا ہمارا

کرم اس کا دس آگا کم ہو ہر گاہ
اگر کولا اسد ہوگا ہمارا

موحد کا معمّا کھول محمودؔ
اور احمدؐ اگر احد ہوگا ہمارا

Marfat.com

بیدلؔ عظیم آبادی، میرزا عبدالقادر

المتوفی سنہ ۱۱۳۳ھ / ۱۷۲۰ء

نشستہ ایم بیادِ تو یا رسول اللہ
بکنج نیستی از عجز، روے بر دیوار

کف امید ز سرمایۂ نثار تہی
جبینے از عرقِ شرم ناکسی سرشار

ترحم تو اگر دستِ عجزِ ما گیرد
سرِ فگندہ بیالد ہزار گردوں وار

شفاعتت نگہے گر بدور لطف آرد
چکد ودیعتِ کوثر ز ساغرِ خمّار

بیک اشارۂ ابرو تواں معاینہ کرد
ہزار حُسنِ قبول از ضمایمِ کردار

ز بیکسی ہمہ را خاک نیستی است بسر
ز بیدلی ہمہ را داغ یاس آئینہ دار

ہدایت تو کسے را کہ نیست شاملِ جہد
کشد بقدرِ عمل خجلت از یمین و یسار

بغیر درسِ تو علم جہانیاں باطل
بغیر حکم تو اعمالِ انس و جاں بیکار

تو ہر طرف کہ ہدایت کنی ہماں قبلہ
بسوی ہر چہ اشارت کنی ہماں دیدار

عطا ہماں کہ پسند د توجہ کرمت
خطا ہماں کہ تواش رد کنی، زہے مختار

بہر کجا اثر نقش پایت آئینہ شد
دمید جوہرش از خطِّ جبہۂ ارا

اگر تو دعوتِ ایماں کنی بملک جماد
بت آید و ز رگِ سنگ بگسلد زنّار

توئی کہ باغِ ربوبیّت از تو دارد رنگ
توئی کہ سازِ الوہیّت از تو بندد تار

Marfat.com

فراقی بیجاپوری، سیّد محمّد

المتوفی سنہ ۱۱۴۴ھ / ۱۷۳۱ء

مدینے میں اگر پیدا ہوا ہوتا تو کیا ہوتا
محمدؐ کی گلی بھیتر فنا ہوتا تو کیا ہوتا

عبث خوباں کی گلیوں میں نہ کر تو عمر صَرف اے دل
مدینے کی زیارت کو گیا ہوتا تو کیا ہوتا

ارے مجنوں، ہوا بدنام تُو لیلیٰ کو دل دے کر
اگر میرے نبیؐ کو دل دیا ہوتا تو کیا ہوتا

ازل کی دین میں یارب اگر مفلس بھکاری ہوں
نبیؐ کے آستانے کا گدا ہوتا تو کیا ہوتا

نظر ہے علمِ منطق ہور معانی میں فراقی کو
اگر علمِ حدیثِ مصطفیٰؐ ہوتا تو کیا ہوتا

Marfat.com

مولٰنا شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ

المتوفی سنہ ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء

فَلَسْتُ اَرٰی اِلَّا الْحَبِیْبَ مُحَمَّدًا

میں بجز محمدؐ کے کسی اور کو محبوب نہیں پاتا

رَسُوْلُ اِلٰہِ الْخَلْقِ جَمَّ الْمَنَاقِبِ

وہ خداوندِ مخلوقات کے رسول ہیں تمام مناقب کے جامع

وَمُعْتَصَمُ الْمَکْرُوْبِ فِیْ کُلِّ غَمْرَۃٍ

ہر مصیبت میں مصیبت زدوں کا سہارا ہیں

وَمُنْتَجَعُ الْغُفْرَانِ مِنْ کُلِّ تَائِبِ

اور ہر توبہ کرنے والے کی مغفرت چاہنے والے

مَلَاذُ عِبَادِ اللّٰہِ مَلْجَأُ خَوْفِھِمْ

خدا کے بندوں کے ماوٰی ہیں اور خوف وہراس میں اُن کے ملجا

اِذَا جَآءَ یَوْمٌ فِیْہِ شَیْبُ الذَّوَائِبِ

اُس دن جب ہر جوانی پر بڑھاپا آجائے گا۔

سراج اورنگ آبادی

المتوفی سنہ ۱۱۷۷ھ / ۱۷۶۳ء

نام تیرا مطلعِ فہرست ہے دیوان کا
ہے زباں کا ورد خاصا اور وظیفہ جان کا

جی سے یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ کی سدا سمرن کو پھیر
دُور کر من سے خیالِ مَنْ عَلَیْھَا فَان کا

یا محمدؐ! تجھ کرم سیں ہوں سدا امیدوار
جلوۂ ایمان دے اور بھید کہہ انسان کا

کر سراسر شوق میں بے ہوش مجھ کو یا حبیبؐ
دے مجھے بھر کر پیالہ نشّۂ عرفان کا

تو اَحَد ہے نام تیرا احمدِؐ بے میم ہے
زیب پایا تجھ صفت سے ہر ورق قرآن کا

اے سراج اپنی خودی کو بے خودی میں محو کر
شغل جاری رکھ ہر اک دم میں ھُوالرحمٰن کا

Marfat.com

میرزا مظہر جانِ جاناں
المتوفی سنہ ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۰ء

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست
محمدؐ چشم بر راہِ ثنا نیست

خدا مدح آفرینِ مصطفٰے بس
محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس

مناجاتے اگر باید بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

محمدؐ از تو می خواہم خدارا
الٰہی از تو حُبِّ مصطفٰےؐ را

دِگر لب وا مکن مظہر فضولیست
سخن از حاجت افزوں تر فضولیست

Marfat.com

سوداؔ، مرزا محمّد رفیع
المتوفی سنہ ۱۱۹۵ھ
۱۷۸۰ء

دلا دریائے رحمت قطرہ ہے آبِ محمّدؐ کا
جو چاہے پاک ہو پیرو ہو اصحابِ محمّدؐ کا

محمّدؐ علم کا گھر اور علیؓ اس کا ہے دروازہ
غلام اس کا ہو تو جو کلب ہو بابِ محمّدؐ کا

قد رعنا جب اپنا خم کیا بہرِ نماز اُس نے
ہوا اس وقت ساجد کعبہ محرابِ محمّدؐ کا

زمین و آسماں ہوں کیوں نہ روشن نور سے اس کے
کہ ہے اک پرتوِ خورشید مہتابِ محمّدؐ کا

کیا پیر خرد نے موجب خم پشت گردوں کو
یہ بختی بارکش رہتا ہے اسبابِ محمدؐ کا

ادا کس کی زباں سے ہو سکے شکر اس کی نعمت کا
دو عالم ریزہ چینِ حق کیا قابِ محمدؐ کا

ہوا ہے کیا کچھ اہلِ بیت پر سوداؔ نہ دم مارا
خدا بن کون ہے آگاہ آدابِ محمّدؐ کا

خواجہ میر درد دہلوی

المتوفی سنہ ۱۱۹۹ھ
۱۷۸۴ء

خواہی کہ شود در دو جہانت بہبود
در بندگیٔ رسولؐ باشی بہ سجود

گر فہم کنی وگرنہ فہمی بے شک
حق است ہماں ہرچہ پیمبرؐ فرمود

اے بہر شفاعتِ دو عالم لائق
دارم زجنابِ تو امیدِ واثق

بے شبہ زخورشید حقیقت بہ جہاں
تو مخبرِ صادقی چو صبحِ صادق

Marfat.com

شاہ ابدال پھلواروی ؒ
المتوفی سنہ ۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۵ء

دو جگ کے سردار محمدؐ نبیوں کے سالار محمدؐ
اُمّت کے غم خوار محمدؐ سب کے پالنہار محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلّم

میں ہوں بہت ناچار محمدؐ ناؤ پھنسی منجدھار محمدؐ
کوئی نہ کھیون ہار محمدؐ تم ہی اتارو پار محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

تم پر جان نثار محمدؐ عشق تمھارا یار محمدؐ
مشکل ہے یہ کار محمدؐ تم ہی ہینہار محمدؐ

صلی اللہ علیہ وسلم

دلبر و ہم دلدار محمدؐ جی چاہے دیدار محمدؐ
ایک نظر اِک بار محمدؐ ہو جائے سب کار محمدؐ

صلّی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

آزآد بلگرامی، سید غلام علی حسینی واسطی

المتوفی سنہ ۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۶ء

رُوحِی الْفِدَآءُ لِرَوْضَةٍ قُدْسِیَّةٍ — مَمْلُوْءَةٍ بِلَطَافَةٍ وَّصَفَآءِ

میری جان اس روضۂ اقدس پر قربان — جو لطافت و پاکیزگی سے مالا مال ہے

نَظَرُ الْحَبِیْبِ اِلَی الْغَرِیْبِ عِنَایَةً — نَظَرُ الْعِنَایَةِ شِیْمَةُ الْکُبَرَآءِ

مسافرِ غریب الدیار کی طرف حبیب کا دیکھنا عنایت ہے — اور نظرِ کرم تو بڑوں ہی کا شیوہ ہے

مَا اَحْسَنُ الْقَبْرُ الَّذِیْ فِیْ حُجْرِهٖ — خَیْرُ الْبَرِیَّةِ سَیِّدِ الْبَطْحَآءِ

کیا اچھی آرام گاہ ہے جس کی آغوش میں — بہترین خلائق و سردار بطحا آرام فرما ہیں

کُنْ اَنْتَ فِیْ یَوْمٍ یَلُوْذُكَ الْوَرٰی — یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ جَزَآئِیْ

اُس دن جب ایک خلقت آپ کی پناہ ڈھونڈے گی — آپ اے رحمۃ للعالمین میری جزا بن جائیے

مَاذَا یُقَرِّبُ فِیْ ثَنَآءِكَ وَاصِفٌ — اَثْنٰی عَلَیْكَ اللّٰهُ حَقَّ ثَنَآءِ

آپ کی تعریف و ثنا میں کوئی شخص کیا پیش کر سکتا ہے — آپ کی تعریف و ثنا تو اللہ نے کی ہے اور بھرپور

اَحْسِنْ اِلٰی ضَیْفٍ بِبَابِكَ وَاقِفٍ — شَانُ الْکِرَامِ ضِیَافَةُ الْغُرَبَآءِ

احسان فرمائیے اس مہمان پر جو آپ کے در دولت پر حاضر ہے — کریموں کی شان غریبوں اور مسافروں کو نوازنا ہے

صَلَّی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ رَبُّ الْوَرٰی

مخلوق کے پالنہار نے آپ پر اور آپ کی آل پر درود و سلام بھیجا ہے

وَعَلٰی مَعَاشِرِ صَحْبِهِ الرُّحَمَآءِ

اور آپ کے اُن تمام صحابہ پر بھی جو باہم رحیم و شفیق ہیں

Marfat.com

میر حسن دہلوی

المتوفی سنہ ۱۲۰۴ھ / ۱۷۹۰ء

نبی کون یعنی رسُولِ کریمؐ — نبوّت کے دریا کا دُرِّ یتیم
ہوا گو کہ ظاہر میں اُمّی لقب — پہ علمِ لدُنّی کھلا دل پہ سب
بغیر از لکھے اور کئے بے رقم — چلے حکم پر اُس کے لوح و قلم
کیا حق نے نبیوں کا سردار اُسے — بنایا نبوّت کا حق دار اُسے
نبوّت جو کی حق نے اس پر تمام — لکھا اشرف الناس خیر الانام
بنایا سمجھ بوجھ کر خوب اُسے — خدا نے کیا اپنا محبوب اُسے
کہوں اس کے رُتبے کا کیا میں بیاں — کھڑے ہوں جہاں باندھ صف مُرسلاں
محمّدؐ کے مانند جگ میں نہیں — ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کہیں
یہ تھا رمز اس کے جو سایا نہ تھا — کہ رنگ دوئی واں تک آیا نہ تھا
نہ ہونے کا سایے کے تھا یہ سبب — ہوا صَرف کعبے کی پوشش میں سب
نہ ڈالی کسی شخص پر اپنی چھاؤں — کسی کا نہ مُنہ دیکھا دیکھا اس کے پاؤں
وہ ہوتا زمیں گیر کیا فرش پر — قدم اس کے سائے کا تھا عرش پر
جہاں تک کہ تھے یاں کے اہلِ نظر — سمجھ مایۂ نور کحل البصر
سبھوں نے لیا پتلیوں سے اٹھا — زمیں پر نہ سائے کو گرنے دیا
سیاہی کی پتلی کا ہے یہ سبب — وہی سایہ پھرتا ہے آنکھوں میں اب

وگرنہ یہ تھی چشم اپنی کہاں
اسی سے تو روشن ہے سارا جہاں

Marfat.com

آگاہ ویلوری، مولوی محمّد باقر

المتوفی سنہ ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء

①

ہم حامد و محمود محمّدؐ باشد
ہم شاہد و مشہود محمّدؐ باشد
ہم قاصد و مقصود محمّدؐ باشد
ہم واجد و موجود محمّدؐ باشد

②

احمدؐ کہ بود گوہر تاج لولاک
گردد بہ مدار خاک راہش افلاک
در محفل او بند تلامیذ رُسُل
در مکتبش اطفالِ زباں دان املاک

③

احمدؐ آمد سرآمد ملک و ملک
افتادہ بہ بحر او چو فلکی است فلک
عالم برہم شود بیک چشم زدن
گردد مددش اگر دمے زو منفک

④

شد آئینۂ ذات و صفات و اسما
از بحرِ حقیقتش سحابے است عما
عالم بود از محیط عددش موجے
گردیدہ کفے دروچہ ارض وچہ سما

میر تقی میر

المتوفی سنہ ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء

جرم کی کھو شرمگینی یا رسولؐ — اور خاطر کی حزینی یا رسولؐ

کھینچوں ہوں نقصان دینی یا رسولؐ — تیری رحمت ہے یقینی یا رسولؐ

رحمۃٌ للعالمینی یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبینی یا رسولؐ

لُطف تیرا عام ہے کرم رحمت — ہے کرم سے تیرے چشم مکرمت

مجرم عاجز ہوں کر ٹک تقویت — تو ہے صاحب تجھ سے ہے یہ مسئلت

رحمۃٌ للعالمینی یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبینی یا رسولؐ

نیک و بد تیرے ثنا خوانِ ہمم — لطف تیرا آرزو بخشِ اُمم

ملتفت ہو تُو، تو کاہے کا ہے غم — تو رحیم اور مستحقّ رحم ہم

رحمۃٌ للعالمینی یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبینی یا رسولؐ

روؤں ہوں شرم وگنہ سے زار زار　　بے عنایت کچھ نہیں اسلوبِ کار

دل کو جب ہوتا ہے آکر اضطرار　　زیرِ لب کہتا ہوں یہ میں بار بار

رحمۃٌ للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ

روسیاہی جرم سے ہے بیشتر　　روسفیدوں میں خجل مجھ کو نہ کر

ایک کیا آنکھیں ہیں میری ہی ادھر　　تجھ سے راجع بے بصر اہل نظر

رحمۃٌ للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ

جب تلک تاثیر کا تھا کچھ گماں　　گہ قرآں خواں میر تھے گہہ سبحہ خواں

وقتِ یکساں تو نہیں اے دوستاں　　اب یہی ہے ہر زباں وردِ زباں

رحمۃٌ للعالمین یا رسولؐ

ہم شفیع المذنبین یا رسولؐ

Marfat.com

جُرأت، شیخ قلندر بخش

المتوفی ۱۲۲۵ھ / ۱۸۱۰ء

محمدؐ ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا
کہے بندہ اگر مدح اس کی دعوٰی ہے خدائی کا

سپہرِ معرفت حقّا وہ ہے مہرِ الوہیّت
کہ جس کا دینِ روشن آئینہ ہے حق نمائی کا

منوّر کیوں نہ اس کے نور سے ہو خانۂ طاعت
کہ روشن کرنے والا ہے وہ شمعِ پارسائی کا

گروہِ انبیا میں وہ ہی حق کا برگزیدہ ہے
سوا اس کے لقب کس کو ملا ہے مُصطفائی کا

رکھے ہے منزلت یہ آستانِ سرورِ عالم
کہ فخرِ سلطنت ہے مرتبہ، واں کی گدائی کا

اسی کے عشق میں پابندِ الفت رہ دلا ہر دم
کہ ہووے گا یہی روزِ جزا موجب رہائی کا

سراپا نورِ حق نام خُدا کہیے نہ کیوں اس کو
کہ جس کا نقشِ پا ہو جبہہ سا ساری خدائی کا

بلند اس کا وہ ایوانِ مراتب ہے کہ واں کب ہے
خیالِ ساکنانِ عرش کو یارا رسائی کا

دلیل اس کی ہے یکتائی کی یہ لاریب اے جُرأت
کہ تھا سایہ نہ اُس محبوبِ ذاتِ کبریائی کا

Marfat.com

انشآء، انشاء اللہ خاں دہلوی ثم لکھنوی

المتوفی سنہ ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۷ء

آپ خدا نے جب کہا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔۔۔ کیوں نہ کہیں پھر انبیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش سے آتی ہے صدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔۔۔ نورِ جمالِ کبریا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش کے کچھ نہیں فقط قائمۂ جلیل پر ۔۔۔ لوحِ جبین مہر پر چشمۂ سلسبیل پر

ثبت یہی نقوش ہیں عدن کی ہر فصیل پر ۔۔۔ ہے خطِ نسخ سے لکھا شہ پرِ جبرئیل پر

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

لمعۂ ذاتِ کبریا، باعثِ خلقِ جزو کل ۔۔۔ فخرِ جمیع مرسلیں رہبر و ہادیٔ سُبُل

نُور سے جس کے ہو گئی آتشِ کفر بجھ کے گُل ۔۔۔ بعدِ نماز تھا یہی وِرد و وظیفۂ رُسُل

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بھیجتے ہیں سدا درود، وحش و طیور و انس و جن ۔۔۔ واہ عجب چیز ہے قلب ہو جس سے مطمئن

حور و بہشتِ جاوداں کس کو ملے ہیں اس کے بِن ۔۔۔ انشا اگر نجات تو چاہے تو پڑھ یہ رات دن

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

Marfat.com

مولینا شاہ رفیع الدین دہلویؒ ابن شاہ ولی اللہؒ
المتوفی سنہ ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۸ء

یَا اَحْمَدَ الْمُخْتَارِ یَا زَیْنَ الْوَرٰی
اے احمد مختار! اے زینتِ مخلوقاتِ عالم!

یَاخَاتِمًا لِلرُّسُلِ مَا اَعْلَاكَ
اے خاتمِ رسولاں! کوئی آپ سے بڑھ کر نہیں ہے

یَا کَاشِفَ الضَّرَّآءِ مِنْ مُسْتَنْجِدٍ
اے مصائب سے نجات دینے والے، فریادی کو

یَا مُنْجِیًا فِی الْحَشْرِ مَنْ وَّالَاكَ
اے حشر میں رہائی دلوانے والے، اُس کو جو آپ سے محبت رکھتا ہو

هَلْ كَانَ غَیْرُكَ فِی الْاَنَامِ مَنِ اسْتَوٰی
مخلوق میں آپ کے سوا کون ہے جو سوار ہُوا

فَوْقَ الْبُرَاقِ وَجَاوَزَ الْاَفْلَاكَ
بُراق پر اور آسمانوں کو عبور کر گیا

وَاسْتَمْسَكَ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ رِكَابَهٗ
اور جس کے رکاب کو رُوح الامین (جبریل) نے تھاما

فِیْ سَیْرِهٖ وَاسْتَخْدَمَ الْاَمْلَاكَ
اس کے سفر میں اور جس نے فرشتوں سے خدمت لی

قَعَدَتْ لَكَ الرُّسُلُ الْعِظَامُ تَرَقُّبًا
انبیائے عظام بیٹھے آپ کی اس ترقی کو دیکھتے رہے

فَعَلَوْتَ مَغْبُوْطًا لَهُمْ مَسْرَاكَ
اور آپ بلندی کی طرف بڑھے، آپ کا یہ سفر سب کیلئے قابل رشک تھا

وَاَمَمْتَهُمْ فِی الْقُدْسِ بَعْدَ تَجَاوُزٍ
اور بیت المقدس میں آگے بڑھ کر آپنے تمام انبیاء کی امامت کی

مِنْهُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ اِذْ وَلَّاكَ
یہ اللہ کے حکم سے ہوا جس نے آپ کو اس کے لئے مقرر فرمایا تھا

وَتَزَیَّنَتْ جَوْهَرَ الْجِنَانِ بَشَاشَةً
دل کا موتی خوشی سے چمک اٹھا ہے

بِكَ سَیِّدِیْ شَوْقًا اِلٰی لُقْیَاكَ
آپ کی وجہ سے اے میرے آقا! آپ کی ملاقات کے شوق میں

Marfat.com

مولینا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ ابن شاہ ولی اللہؒ

المتوفی ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۴ء

فَيَا رِيحَ الصَّبَا عَطْفًا وَّرِفْقًا ۔۔۔ اِلٰى ذَاكَ الْحِمٰى بَلِّغْ سَلَامِىْ

اے بادِ صبا! از راہِ لطف و کرم ۔۔۔ میرے اُس حامی و پشتیبان تک میرا سلام پہنچا دے

وَاِنْ جُرْتُمْ عَلَىَّ فَلِىْ غِيَاثٌ ۔۔۔ بِبَابِ الْمُصْطَفٰى خَيْرِ الْاَنَامِ

اے لوگو! اگر تم نے مجھ پر جور و ستم کیا تو میرا فریاد رس موجود ہے ۔۔۔ بارگاہِ مصطفٰےؐ کی صورت میں، جو ساری دنیا سے اچھے ہیں

اِلَيْهِ تَوَجُّهِىْ وَلَهُ اسْتِنَادِىْ ۔۔۔ وَفِيْهِ مَطَامِعِىْ وَبِهٖ اعْتِصَامِىْ

اُنھیں کی طرف میری توجہ ہے اور انھیں پر میرا اعتماد ۔۔۔ انھیں کی ذات میری آرزوؤں کا مرکز ہے، میں نے انھیں کا دامن تھاما ہے

اَجِرْنِىْ سَيِّدِىْ مِنْ ضَيْمِ سُقْمٍ ۔۔۔ اَشَدُّ عَلَىَّ مِنْ وَّقْعِ الْحُسَامِ

مجھے نجات دلوائیے میرے آقا، بیماری کے ظلم سے ۔۔۔ جو مجھ پر تلوار کی ضرب سے بھی زیادہ شدید ہے۔

وَذِكْرُكَ سَيِّدِىْ حِرْزِىْ وَحِصْنِىْ ۔۔۔ اُتِيْهُ بِهٖ عَلَى الْجَيْشِ اللُّهَامِ

اور آپ کا تذکرہ، میرے سرکار! میرا حرزِ جان ہے، اور میرا قلعہ ۔۔۔ اسی سے میں بڑے بڑے لشکروں پر ہلاکت برساؤں گا

مَوَاهِبُكَ الَّتِىْ لَا نَقْصَ فِيْهَا ۔۔۔ بِهَا رُبِّيْتَ مِنْ قَبْلِ الْفِطَامِ

آپ پر جو عطایائے ربّانی ہوئے ان میں کوئی کمی نہیں ۔۔۔ انھیں سے آپ کی پرورش و تربیت بچپن سے ہوئی تھی

فَقَدْ اُعْطِيْتَ مَا لَمْ يُعْطَ خَلْقٌ

آپ کو وہ کچھ دیا گیا جو کسی کو بھی نہ دیا گیا

عَلَيْكَ صَلٰوةُ رَبِّكَ بِالسَّلَامِ

آپ پر، آپ کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں ہوں سلام کے ساتھ۔

Marfat.com

مصحفی امروہوی، غلام ہمدانی
المتوفی سنہ ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء

حِنا سے ہے یہ تری سُرخ، اے نگار، انگشت
کہ ہو نہ پنجۂ مرجاں کی زینہار انگشت

ہلال و بدر ہوں یک جا عرق فشانی کو
رکھے جبیں پہ جو تو کر کے تاب دار انگشت

بیاں ضرور ہے اب دست و تیغ کا اُس کے
نِکل گئی سپرِ مہ سے جس کی پار انگشت

محمّدِ عربی معجزوں کا جِس کے کبھی
نہ کر سکے فلکِ پیر کا شمار انگشت

چمن میں اس کی رسالت کا جب کچھ آئے ہے ذکر
علم کرے ہے شہادت کی شاخسار انگشت

وظیفہ جس کا پڑھے ہے یہ دانۂ شبنم
دُعا میں جس کی ہے کھولے ہوئے چنار انگشت

اگر ہو مہرۂ گہوارہ سنگِ فرش اُس کا
نہ چوسے اپنی کبھی طفلِ شیر خوار انگشت

اٹھاوے گر کفِ افسوس ملنے کی وہ رسم
نہ ہووے پھر کبھی انگشت سے دوچار انگشت

کرے جو وصف وہ اِس تاجِ انبیاء کی رقم
قلم کی جوں نئے نرگس ہو تاجدار انگشت

رافتؔ رامپوری، شاہ رؤف احمد نقشبندی

المتوفی سنہ ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء

بعد تمہید خداوندِ جہاں　　کہہ دلا نعتِ شہِ کون و مکاں
جس کے باعث ہے زمین اور زماں　　وہ نہ ہوتا تو نہ ہوتا امکاں

نہ عدم سے کوئی آتا بوجود
ہوتی وحدت سے نہ کثرت کی نمود

عالمِ کون میں یہاں کون آتا　　نہیں امکان کہ امکاں بھاتا
وہ جہاں ہوتا جہاں وہاں جاتا　　عالم اپنا وہ نہ گر دکھلاتا

تو نہ ہوتا کبھی آدم کا ظہور
ہے ظہور اس کے سے عالم کا ظہور

ہے وہی دیکھ لو پڑھ کر لولاک　　باعثِ خلقتِ ارض و افلاک
ذیل وصف اس کا کہ ہے از بس پاک　　کیونکہ پہنچے اسے دست ادراک

پاک کی بات ہو ناپاک سے کیا
ہووے جز عجز کہو خاک سے کیا

کرکے نور اس کا خدا نے پیدا　　پھر یہ چاہا کہ بنیں اور اشیا
ہوگیا کُن سے جو کچھ ہونا تھا　　عالمِ امر کا کھینچا نقشا

واہ کیا کیا کیا حق نے ظاہر
نور سے اُس کے اسی کی خاطر

Marfat.com

مولینا محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ

المتوفی سنہ ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء

اسی سے ہے مقصود اصلی خطاب
وہی ہے گا مضمون اُمّ الکتاب

خصوصًا کہ جو اکمل انسان ہے
وہ سارے صحیفوں کا عنوان ہے

وہ انسان اکمل ہے سنتے ہو! کون؟
ہوئے مفتخر جس سے یہ دونوں کون

نبیؐ البرایا، رسولِ کریم
نبوّت کے دریا کا دُرِّ یتیم

حبیبِ خدا سیّد المرسلینؐ
شفیع الوریٰ، ہادیٔ راہِ دیں

محمدؐ ہے نام ان کا احمدؐ لقب
بیاں ہو سکے منقبت ان کی کب

دل ان کا جو ہے مخزنِ سرِّ غیبؑ
مبرّا خطا سے ہے بے شکّ و ریب

زباں ان کی ہے ترجمانِ قدم
ہوا باغِ دیں جس سے رشکِ ارم

بہ ظاہر جو ہے مقطعِ انبیاءؑ
حقیقت میں ہے مطلعِ اصفیا

ہے اول ہی پیدا ہوا ان کا نور
بہ ظاہر کیا گو کہ آخر ظہور

جو اس میں تامّل ذرا کیجئے!
ابھی نکتہ باریک پا لیجئے!

کہ جب سب سے اکمل وہ انساں ہوا
تو بے شک وہ تصویرِ رحماں ہوا

ہے دستور یہ ناظموں کا تمام
کہ آخر کو ہوتا ہے ناظم کا نام

سو تھا انبیاء کا قصیدہ عجیب
ہوا ختم اُس کا بہ نہجِ غریب

تخلص کا موقع تھا یا دو جہاں
سو تصویرِ ناظم ہوئی واں عیاں

الٰہی ہزاروں دُرود اور سلام
تو بھیج اُن پر اور اُن کی اُمّت پر عام

Marfat.com

نظیر اکبر آبادی، میاں محمد نظیر
المتوفی سنہ ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء

تم شہِ دنیا و دیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ — سرگروہِ مسلمیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ
حاکمِ دینِ متیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ — قبلۂ اہلِ یقیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ
رحمۃٌ لّلعالمیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ

آسماں تم نے شبِ معراج کو روشن کیا — عرش و کرسی کو قدم اپنے سے دی نور و ضیا
رنگ و بو گلشن کی جنّت کی بڑھائی برملا — جس جگہ وہم ملائک کو نہیں ملتی ہے جا
واں کے تم مسند نشیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ

تم کو ختم الانبیا، حق بھی حبیب اپنا کہے — اور سدا رُوح الامینؑ آوے ادب سے وحی لے
کس نبی کو یہ مدارج ہیں تمھارے سے ملے — ہے نبوّت کا جو اقدس بحر، تم اس بحر کے
گوہرِ یکتا تمھیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ

مخبرِ صادق ہو تم اور حضرتِ خیر الورا — سرورِ ہر دو سرا اور شافعِ روزِ جزا
ہے تمھاری ذاتِ والا منبعِ لُطف و عطا — کیا نظیر اک اور بھی سب کی مدد کا آسرا
یاں بھی تم، واں بھی تمھیں ہو یا محمدؐ مصطفےٰ

شاہ نیاز بریلوی، نیاز احمد چشتی قادریؒ
المتوفی سنہ ۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء

دِلا خاکِ رہِ کوئے محمدؐ شو
زِہر سوئے بیا، سوئے محمدؐ شو

بہر دَم سجدۂ جاں، سوئے ابروئے محمدؐ کُن
بروئے قبلۂ روئے محمد شو محمدؐ شو

تجرّد پیشہ گیر، از قیدِ عالم وارہان خود را
اسیرِ حلقۂ موئے محمد شو محمدؐ شو

باخلاقِ الٰہی متّصف بودن اگر خواہی
سراپا سیرتِ وخوئے محمد شو محمدؐ شو

بکن خالی مشام از بوئے گلہائے جہاں اے دل
بیا، دلدادۂ بوئے محمد شو محمدؐ شو

نیازؔ اندر دلت گر مہرِ عرفانِ خدا باشد
فدائے شانِ دلجوئے محمد شو محمدؐ شو

Marfat.com

رنگین دہلوی، سعادت یار خاں

المتوفی سنہ ۱۲۵۱ھ / ۱۸۳۵ء

لکھوں نعت اس کی میں کس طرح ساری — بُراق ادنیٰ تھا جس کی اک سواری

بڑا ہے عرش سے بھی ان کا پایا — کہ سب کچھ جن کی خاطر ہے بنایا

بہ ظاہر گرچہ وہ اُمّی تھے لیکن — بھرا تھا علم سے کُل ان کا باطن

وہ باتیں ان کے تھیں نزدیک آسان — کہ جن کو کر سکے مطلق نہ انسان

بیاں تم سے کریں کیا اُن کے اوصاف — یہ الفت ان کو تھی ہم سے کہ دن رات

جنابِ کبریا میں کرکے زاری — طلب کرتے تھے آمرزش ہماری

اگر حامی نہ ہوتے ایسے کامل — تو بے شک ہم کو پڑتی سخت مشکل

نبی کتنے گئے اس غم میں روتے — کہ اے کاش ان کی ہم اُمّت میں ہوتے

تلف یوں ہی ہوئی سب ان کی رقّت — بر آوے گی مگر عیسیٰؑ کی حسرت

سراہیں اپنی ہم قسمت کو رنگیں

کہ اُمّت میں ہوئے ہم ان کے بے کیں

Marfat.com

ناسخ لکھنوی، شیخ امام بخش

المتوفی سنہ ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء

دکھا اس کو جہاں میں غل ہے جس کی آمد آمد کا
الٰہی ہوں بہت مشتاق دیدارِ محمدؐ کا

گھسے مثلِ قلم پائے طلب لیکن نہ ہاتھ آیا
نشانِ سایۂ احمدؐ، نشاں تصویرِ احمدؐ کا

عبور اللہ نے اس کو دیا ہے علمِ باطن پر
لیا ہر چند ظاہر میں نہ درس اک حرف ابجد کا

کرے گا جب کہ وہ اتمام آکر حجت حق کو
زمانے میں رہے گا نام ملحدکانہ مرتد کا

مسیحاؑ بہر بیعت آئے گا چرخِ چہارم سے
نہیں موسیٰؑ سے کم رتبہ ترے جلوے کے بیخود کا

جو نزدیک اس سلیمانؑ زماں کا دور آئے گا
بیابانوں میں ہو گا ایک مسکن دام اور دد کا

خدا تیرا معرّف ہے مَلک تیرے موصف ہیں
نہیں حدِ بشر کہنا ترے اوصافِ بے حد کا

نہ سوئے جاہِ دنیا مُنہ کیا اے شاہِ دیں تو نے
سریرِ سلطنت تکیہ ہے گویا تیری مسند کا

بنا اے مہرِ تاباں قصرِ یاقوت اپنے جلوے سے
سیہ خانہ نظر آتا ہے یہ گنبد زبرجد کا

معانی قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد کے ہیں یہاں ناسخ
برائے قافیہ رکھا ہے میں نے میم احمدؐ کا

Marfat.com

شہیدی بریلوی، میر کرامت علی خاں

المتوفی سنہ ۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۰ء

ہے سورۂ وَالشَّمس اگر روئے محمدؐ — وَاللَّیل کی تفسیر ہوئی موئے محمدؐ

جب روئے محمدؐ کی نظر آئی تجلّی — سمجھا میں شبِ قدر ہے گیسوئے محمدؐ

ماہِ نوِ شوال سے عاشق کو کہاں عید — جب تک نظر آجائے نہ ابروئے محمدؐ

کس وضع اٹھائے ہوئے ہیں بارِ دوعالم — ظاہر میں تو نازک سے ہیں بازوئے محمدؐ

تھا بیش بہا عشق کے بازار میں یوسف — پر ہو نہ سکا سنگِ ترازوئے محمدؐ

گلگشت گلستاں پہ پڑھو صلِّ علیٰ تم — ہر پھول کی پتّی میں رچی بوئے محمدؐ

کعبے کی طرف منہ ہو نمازوں میں ہمارا — کعبے کا شب و روز ہے مُنہ سوئے محمدؐ

ہر نخلِ بیابانِ عرب مجھ کو ہے طوبیٰ — ہوں شیفتۂ قامتِ دلجوئے محمدؐ

رضوان کے لئے لے چلو سوغات شہیدی

گر ہاتھ لگے خار و خسِ کوئے محمدؐ

Marfat.com

شاہ غمگین دہلوی، سیّد علی

المتوفی سنہ ۱۲۶۸ھ / ۱۸۵۱ء

ظاہر و باطن ہے حمد و نعت ہر انسان کا
معنی و صورت یہ مطلع ہے مرے دیوان کا

ہے مرا ظاہر محمدؐ اور باطن ہے خُدا
قال یہ ہے حال کھونا اپنے ہے ایمان کا

رو برو ہے پر اسے دیکھا نہیں جاتا ہے آہ
کیا کہوں میں حال اپنے حسرت و اَرمان کا

بے سر و سامانی اک ساماں ہے اے دل یاد رکھ
کاروانِ عشق میں ہر بے سر و سامان کا

معرفت پر اس کے حق کی معرفت موقوف ہے
مرتبہ ایسا ہے عالی حضرتِ انسان کا

Marfat.com

مومن خان مومن دہلوی، حکیم سیّد حبیب اللہ علوی

المتوفی سنہ ۱۲۶۹ھ / ۱۸۵۲ء

ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہے بے ادبی — میں غلام اور وہ صاحب ہے، میں امت وہ نبی
یا نبی یک نگہِ لطف بہ اُمّی و اَبی — مرحبا سیّدِ مکّی مدنیّ العربی!

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مظہرِ نورِ خُدا شکل ہے محسود صنم — محو تیرے ملک و حور و پری و آدم
کیا ہی عالم ہے کہ تصویر ہی کا سا عالم — من بے دل، بجمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است، بدیں بوالعجبی

دشتِ عالم میں سراسیمہ گزاری اوقات — آج تک منزلِ مقصود نہ پائی ہیہات
مددِ اے خضرِ کرامت کہ نہیں پائے ثبات — ما ہمہ تشنہ لبانیم و تو ئی آبِ حیات

شربتم دہ کہ زِحد میگزرد تشنہ لبی

خود کہا ابن ذَبیحَین، تو ظاہر میں کہا — جوہرِ پاک کی خوبی ہے فرشتوں سے سوا
سر سے لے پاؤں تلک نورِ خدا، نامِ خدا — نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم، تو چہ عالی نسبی

صاحبِ خانہ سے ہوتا ہے مکاں کا اکرام — وہی جنت ہے جہاں میں ہو جہاں تیرا قیام
آبِ ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام — نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

Marfat.com

قاآنی شیرازی، حکیم میرزا حبیب اللہ

المتوفی سنہ ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۴ء

سرورِ عالم ابوالقاسم محمدؐ آں کہ چرخ — باوجودِ او بود چوں ذرّہ پیشِ آفتاب

اَلَّذِیْ رُدَّتْ اِلَیْہِ الشَّمْسُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ — کَانَ اُمِّیًّا وَّلٰکِنْ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابْ

وَالَّذِیْ فِیْ کَفِّہِ الْکُفَّارُ لَمَّا اَبْصَرُوْا — کَلَّمَ الْحَصْبَاءُ وَقَالُوْا اِنَّہٗ شَیْءٌ عُجَابْ

رہنمائے ہر دو عالم آنکہ در یک چشم زد — برگزشت از چار حد و ہفت خط و شش حجاب

از ضمیرِ انور و از جودِ ابر دستِ اوست — نورِ جرمِ آفتاب و مایۂ دستِ سحاب

با شرارِ قہرِ او، ہر ہفت دوزخ، یک شرر — با سحابِ دستِ او، ہر ہفت دریا یک حباب

گر وجودے او نہ دادے ذاتِ واجب را ظہور — تا ابد، سر پنجۂ تقدیر بودے در حضاب

تالی ہستی ہست آنچہ ہست، از ممکنات — غیرِ ذاتِ حق کز و ہستی وے شد بہرہ یاب

نہ سپہر و شش جہات و ہفت دوزخ ہشت خلد — با سہ مولود دو عالم چار بام و ہفت باب

در ہمہ عمر از وجودِ او خطائے سر نہ زد

زانکہ بود افعال نیکویش سراسر وحی ناب

Marfat.com

ذوقؔ دہلوی، شیخ محمدؐ ابراہیم
المتوفی سنہ ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء

ہوا حمدِ خدا میں دل جو مصروفِ رقم میرا
الف الحمد رب العالمین کا ہے قلم میرا

رہے نامِ محمدؐ لب پہ یارب اول و آخر
اُلٹ جائے بوقت نزع جب سینے میں دم میرا

محبت اہلِ بیتِ مصطفٰے کی نور برحق ہے
کہ روشن ہوگیا دل مثلِ قندیلِ حرم میرا

دکھائی مجھ کو راہِ شرع اصحابِ پیمبرؐ نے
چراغِ راہ ہے اکرام اصحابِ کرم میرا

کہیں شاہ نجف کے عشق میں دل میرا ڈوبا تھا
کہ ہے دُرِّ نجف ہو کر چمکتا دُرِّ یم میرا

رہے گا دانہ افشاں مزرع امید بخشش میں
غمِ آلِ نبیؐ سے دانۂ ہر اشکِ غم میرا

شہِ بغداد کا خطِّ غلامی ذوقؔ رکھتا ہوں
نہ کیوں دل اس خطِ بغداد سے ہو جامِ جم میرا

کافی شہید، مولینا کفایت علی مراد آبادی
المتوفی سنہ ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۸ء

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسولؐ اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا

ہم صفیرو باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اُڑ جائیں گی سُونا چمن رہ جائے گا

اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں ہو تم
اس تنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

نام شاہانِ جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشانِ پنجتن رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحبِ لولاک کے اوپر دُرود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافی ولیکن حشر تک
نعتِ حضرتؐ کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

Marfat.com

مولینا محمد فضل حق خیرآبادیؒ

المتوفی سنہ ۱۲۷۸ھ / ۱۸۶۱ء

فَلَا مَلَاذَ سِوٰی خَیْرِ الْوَرٰی جَمَعًا
تو اب کوئی اُن کے سوا نہیں ہے جو تمام مخلوقات سے

فِی الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالْاِحْسَانِ وَالْجُوْدِ
بہتر ہیں خلقت میں، عادت میں، احسان میں اور سخاوت میں

جَدَاہُ نَقْدٌ لِمَنْ یَّاْتِیْہِ مُعْتَفِیًا
ان کی عنایت ہر اس شخص کے لئے نجات ہے جو توبہ کر کے آئے

فَکَمْ ھُنَالِکَ مِنْ قَوْدٍ لِمَنْقُوْدِ
یہاں مکافات گناہ کی بہترین شکلیں ہیں، پریشان حال کے لئے

اَحْمَی الصَّنَادِیْدِ مَاْوَی النَّاسِ مَفْزَعُھُمْ
پریشانی اور گھبراہٹ میں سب سے بڑی پناہ ہیں لوگوں کے لئے

اِذْ یَفْزَعُوْنَ لِاَھْوَالٍ صَنَادِیْدِ
جب لوگ خوفناک صورتوں سے گھبرا اٹھیں

اِخْتَارَہُ اللّٰہُ مَحْبُوْبًا وَّاَرْسَلَہٗ
اللہ نے ان کو محبوب منتخب کیا اور اپنی رحمت بنا کر

لِرَحْمَتِہٖ وَاِرْشَادٍ وَّتَسْدِیْدِ
ارشاد اور درستگی کے لئے بھیجا

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ طُرًّا فِی الْکَمَالِ وَفِی
وہ تمام انبیاء پر فوقیت رکھتے ہیں، کمال میں بھی،

الْجَمَالِ وَالْعَزْمِ وَالْاِجْمَالِ وَالسُّوْدِ
جمال میں بھی، عزم میں بھی، خوبی میں بھی، سرداری میں بھی

Marfat.com

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَقَدْ فَاقَ وَعِتْرَتُهٗ
بلاشبہ رسولِ اکرمؐ سب سے بڑھ گئے اور اُن کی عترت

سَفِیْنَۃٌ مُسْوَاھَا الْجُوْدُ لَا الْجُوْدِیْ
ایک کشتی ہے جس کا مقام جود ہے جودی نہیں

اَفْدِیْكَ یَا خَیْرَ الْمَوَارِدِ مُخْتَبَطًا
میں آپ پر فدا، اے بہترین پناہ حیرانی میں!

قَدْ طَرَدَتْهُ الْمَعَاصِیْ اَیَّ تَطْرِیْدِ
خود گناہوں نے اسے دور پھینک دیا اور کتنی دور

اَنْشَدْتُّكَ فَاقْبَلْ مَدْحَتِیْ كَرَمًا
میں نے آپ کے حضور یہ مدح پیش کی ہے اپنی کرم گستری سے قبول فرمائیے

حَتّٰی اَفُوْزَ بِاِنْشَادِیْ بِمَنْشُوْدِیْ
تاکہ میں اس شعر خوانی کے ذریعے دامنِ مقصود بھر پاؤں

لَاشَكَّ اَنَّكَ غَوْثُ الْخَلْقِ اَجْمَعِهِمْ
اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ساری مخلوق کی فریاد سننے والے ہیں

وَلَا نُبَالِیْ اَبَاطِیْلَ الْمَنَاكِیْدِ
اور میں اس سلسلے میں کسی کی ہرزہ سرائی کی پروا نہیں کرتا

عَلَیْكَ اَزْكٰی صَلَوَاتُ اللّٰهِ مَا مَدَحَتْ
آپ پر اللہ کی پاکیزہ ترین رحمتیں اُس وقت تک برابر نازل ہوتی رہیں جب تک

فِیْ مَوْرَقِ الْبَانِ وَرْقَاءُ بِتَغْرِیْدِ
"بان" کی ہری شاخوں پر (اس چمنستانِ عالم میں) طائرانِ خوش الحان چہچہاتے رہیں

Marfat.com

ظفرؔ، سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

المتوفی سنہ ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء

اے سرورِ دو کون شہنشاہ ذوالکرمؐ — سرخیلِ مرسلین و شفاعت گرِ اُمم

رنگِ ظہور سے ترے گلشن رُخِ حدوث — نورِ وجود سے ترے روشن دلِ قِدم

تو تھا سریرِ اوجِ رسالت پہ جلوہ گر — آدم جہاں ہنوز پسِ پردۂ عدم

صدقے زمین کے ہوتا نہ پھر پھر کے آسماں — رکھتا سرِ زمیں نہ اگر اپنا تو قدم

محروم تیرے دستِ مبارک سے رہ گیا — کیونکر نہ اپنا چاک گریباں کرے قلم

واللیل تیرے گیسوئے مشکیں کی ہے ثنا — والشمس ہے ترے رخِ پُرنور کی قسم

تیری جنابِ پاک میں ہے یہ ظفرؔ کی عرض — صدقے میں اپنے آل کی اے شاہِ محتشم

صیقل سے اپنے لُطف و عنایت کے دور کر — آئینۂ ضمیر سے میرے غبارِ غم

پہنچا نہ آستانِ مقدس کو تیرے میں — اس غم سے مثلِ چشمہ ہوئی میری چشم نم

پر خاکِ آستاں کو تری اپنی چشم میں

کرتا ہوں سرمہ میلِ تصور سے دم بدم

Marfat.com

بندہ شاہ چشتی حیدرآبادیؒ، میر فیاض الدین علی خاں
المتوفی سنہ ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۷ء

میں ترے کاکلِ مشکیں پہ ختن کو واروں
یا ترے سرخیٔ لب پر سے یمن کو واروں

تیرے دندانِ مبارک کی ملاحت پر سے
صدقہ نسریں کو کروں اور سمن کو واروں

کوئی صدقہ کے بھی قابل نہیں اے جانِ جہاں
دہنِ خوش پہ ترے کس کے دہن کو واروں

تیرے اس مصحفِ رُخ پر سے محمدؐ میرے
ان کتابوں کے بجا ہے جو تتن کو واروں

جی میں آتا ہے کہ یکبارگی شاہِ کونینؐ
چتر پر سے ترے اس چرخِ کہن کو واروں

تیرے تابندگیٔ موئے مبارک پر سے
لے کے خورشیدِ منوّر سے کرن کو واروں

گنجِ الفت کی مجھے اس نے طلسمی بخشی
یاد پر سے تیرے میں رنج و محن کو واروں

تو وہ گل دستۂ قدرت ہے رسولِ عربیؐ
کم ہے تجھ پر سے اگر جانِ چمن کو واروں

فرقِ عالی پہ میں صدقے کروں سر کو اپنے
پائے اقدس پہ ترے اپنے میں تن کو واروں

راہ میں تیرے یہ توصیف کی اے جانِ جہاں
ہے سزاوار جو میں روحِ سخن کو واروں

چاہتا ہے ترا بندہ میرے خواجہ کہ حبیب
اس قصیدے کی زمیں پر سے زمن کو واروں

Marfat.com

غالبؔ، میرزا اسداللہ خاں دہلوی

المتوفی سنہ ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۹ء

حق جلوہ گر، زطرزِ بیانِ محمدؐ است
آرے کلامِ حق، بزبانِ محمدؐ است

آئینہ دارِ پرتوِ مہر است، ماہتاب
شانِ حق آشکار، زشانِ محمدؐ است

تیرِ قضا، ہر آئینہ در ترکشِ حق است
امّا، کُشاد آں زکمانِ محمدؐ است

ہر کس، قسم بہ آنچہ عزیز است، می خورد
سوگندِ کردگار، بجانِ محمدؐ است

واعظ حدیثِ سایۂ طوبیٰ فروگزار
کاینجا، سخن زسروِ روانِ محمدؐ است

بنگر، دو نیمہ، کشتنِ ماہِ تمام را
آں نیز نامور، زنشانِ محمدؐ است

غالبؔ ثنائے خواجہؐ، بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

Marfat.com

شیفتہ، نواب مصطفیٰ خاں دہلوی

المتوفی سنہ ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء

کیا تھا نور جب اللہ نے پیدا محمدؐ کا
اسی دن سے ہوا ہے عاشقِ شیدا محمدؐ کا

نہ ہو ذکرِ مبارک آپ کا وردِ زباں کیونکر
میں ہوں روزِ اول سے عاشقِ شیدا محمدؐ کا

فرشتے قبر میں پوچھیں گے گر مجھ سے تو کہہ دوں گا
کہ ہوں بندہ خدا کا اور ہوں شیدا محمدؐ کا

خدایا جب مری اس قالبِ خاکی سے جاں نکلے
زباں پر اس گھڑی جاری رہے کلمہ محمدؐ کا

خیال مہر و مہ دل سے تو فوراً بھول جائے گا
نظر آجائے گا جس دم تجھے روضہ محمدؐ کا

بشر کی تاب و طاقت کیا جو لکھے نعت احمدؐ کی
خدا ہی جانتا ہے خوب بس رتبہ محمدؐ کا

خدا نے ذاتِ احمدؐ کو وہ اعلیٰ مرتبہ بخشا
کہ دم بھرتے ہیں ہر دم حضرتِ عیسیٰ محمدؐ کا

ملائک نے کیا تھا اس سبب سے سجدہ آدم کو
کہ پیشانی سے ان کی نور تھا پیدا محمدؐ کا

خدا بھی حشر میں پوچھے گا گر عاشق تُو کس کا ہے
تو کہہ دوں گا محمدؐ کا محمدؐ کا محمدؐ کا

تمنّا ہے کہ فوراً جاں بحق تسلیم ہو جاؤں
نظر آئے جو مجھ کو شیفتہ روضہ محمدؐ کا

Marfat.com

حافظ پیلی بھیتی، مولوی خلیل الدین حسن
المتوفی سنہ ۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء

آنکھ میں پھرتی ہے وہ شوخیٔ رفتار جُدا — تڑپے جاتا ہے جُدائی میں دل زار جُدا
وہی اچھے رہے محشر میں جو رحمت برسی — بیگناہوں سے کھڑے تھے جو گنہگار جُدا
دل و جاں لوٹتے ہیں عشقِ نبی میں دن رات — لذّتِ درد جدا، لذّتِ آزار جُدا
خاک پر لوٹتے ہیں کوئے نبی میں دونوں — نور خورشید جدا، سایۂ دیوار جُدا
آئیے پھوٹ کے روئیں گے رہِ طیبہ میں — میرے تلووں سے اگر کوئی ہوا خار جُدا
دشمن آرام کے ہیں، چین کے ہیں، نیند کے ہیں — طالعِ خُفتہ جُدا، دیدۂ بیدار جُدا
باغِ عالم میں کریں آپ جو فرقِ بد و نیک — گُل سے ہو خار جُدا، برگ سے ہو بار جُدا
دیکھنے سننے کا وہ شوق کہ دیکھا نہ سُنا — ذوقِ دیدار جُدا، لذّتِ گفتار جُدا
چلتا پھرتا رہے دن رات مگر کیا ممکن — اُن کی دیوار سے ہو سایۂ دیوار جُدا
اپنا اپنا تجھے سب کہتے ہیں اللہ اللہ — شیخ و میخوار جُدا، کافر و دیندار جُدا
دے گئی آپ کے بیمارِ جدائی کو جواب — تابِ رفتار جُدا، طاقتِ گفتار جُدا
کون ہے درپئے آزار دلِ زار نہ پوچھ — دل کا آزار جُدا، دردِ دل آزار جُدا
قدّ آدم ہیں وہاں آئینے دیوار میں وصل — میں یہاں آئینہ ساں پُشت بدیوار جُدا

سر اگر تن سے جُدا ہو تو جُدا ہو حافظ
سر سے ہوگا نہ درِ احمدِ مختار جُدا

* *

انیس لکھنوی، میر ببر علی

المتوفی سنہ ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء

منظور تھا کہ اور روایت کروں رقم — یاد آگئی مگر یہ حدیثِ غم و اَلَم

مسجد میں جلوہ گر تھے رسول فلک حشم — ہلتے تھے ذکرِ حق میں لبِ پاک دم بدم

روشن تھے بام و در رُخِ روشن کے نُور سے

آئینہ بن گئی تھی زمیں تن کے نُور سے

اصحابِ خاص گرد تھے انجم کی طرح سب — تاباں تھا بیچ میں وہ مہ ہاشمی لقب

سر پر ملک صفات مگس راں تھے وہ عرب — جبریلؑ تہ کئے ہوئے تھے زانوئے ادب

خادم بلال قنبر گردوں اساس تھا

نعلین اس کے پاس عصا اس کے پاس تھا

گیسو تھے وہ مفسّرِ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی — رُخ سے عیاں تھے معنیٔ وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰی

وہ ریشِ پاک اور رُخِ سردارِ انبیاؐ — گویا دھرا تھا حل پہ قُرآں کھُلا ہوا

اوڑھے سیاہ جُبّہ جو عالم پناہ تھا

کعبہ کا صاف حاجیوں کو اشتباہ تھا

Marfat.com

دبیر لکھنوی، مرزا سلامت علی

المتوفی سنہ ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء

(۱)

کیا قامتِ احمدؐ نے ضیا پائی ہے
چہرے میں عجب نور کی زیبائی ہے
مصحف کو نہ کیوں فخر ہو اس صورت پر
قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے

(۲)

کیوں خامہ سے مشق خط پیمبر کرتے
بے کلک رقم لاکھ وہ دفتر کرتے
فرمایا سفید رُو سیاہ کاروں کو
کاغذ کو سیاہ رو وہ کیوں کر کرتے

(۳)

آدم نے شرف خیر بشر سے پایا
رشتہ ایماں کا اس گہر سے پایا
وہ میم محمدؐ سے جہاں روشن ہے
مضموں یہ دلِ شمس و قمر سے پایا

(۴)

تسلیم نبیؐ کو ہر سلیماں خم ہے
خاتم لقب و زیرِ نگیں عالم ہے
سائے کی سیاہی نہ رہے کیونکر دُور
خاتم ہے مگر نور کی یہ خاتم ہے

(۵)

معراجِ نبیؐ میں جائے تشکیک نہیں
ہے نور کا تڑکا شبِ تاریک نہیں
قوسین کے قرب سے یہ صادق ہے دبیر
اتنا کوئی اللہ کے نزدیک نہیں

(۶)

یٰسین کو سُن کر جو قضا کرتے ہیں
حق الفتِ احمدؐ کا ادا کرتے ہیں
یٰسیں ہے نبیؐ کا نام سوزع کے وقت
اس نام پہ جان اپنی فدا کرتے ہیں

نصر پھلواروی، شاہ محمد علی حبیبؒ

المتوفی ۱۲۹۵ھ
۱۸۷۸ء

رہا دل میں میرے خیال محمدؐ
خدا مجھ کو دیوے وصالِ محمدؐ

الٰہی یہ آنکھیں مری کام آویں
کہ دیکھوں میں ان سے جمالِ محمدؐ

رسولوں کا سردار حق نے بنایا
نہ پایا کسی نے کمالِ محمدؐ

جہاں میں نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا
نہیں ہے جہاں میں مثالِ محمدؐ

غلامی میں ہو رتبۂ نصر ایسا
کہے خلق اس کو بلالِ محمدؐ

Marfat.com

شہید امیٹھوی، غلام امام
المتوفی ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء

جب سے ہوا وہ گُل چمن آرائے مدینہ
جبریلؑ بنا بُلبُلِ شیدائے مدینہ

سینہ ہے مرا روکشِ صحرائے مدینہ
دل ہے جرسِ محملِ لیلائے مدینہ

واں کے درو دیوار مرے پیشِ نظر ہیں
اندھیر ہو گر آنکھ سے چھپ جائے مدینہ

ہر سنگ میں واں کے شررِ طور ہے پنہاں
ہر خشت کو کہئے ید بیضائے مدینہ

قسمت یہ دکھاتی ہے کہ حسرت کی نظر سے
ہم دیکھتے ہیں اس کو جو دیکھ آئے مدینہ

Marfat.com

قلقؔ میرٹھی، حکیم غلام مولیٰ عرف مولا بخش

المتوفی ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء

برقِ سحابِ مہر ہے ابروئے مصطفیٰ ﷺ ہے طرہ اوسپہ سایۂ گیسوئے مصطفیٰ ﷺ

ہے تشنگانِ یاس کا کس درجہ اہتمام کوثر لگی ہوئی ہے سرِ کوئے مصطفیٰ ﷺ

ظلمت کے یہ نصیب کہ آبِ بقا ملے کچھ پڑ گیا ہے سایۂ گیسوئے مصطفیٰ ﷺ

کیونکر نہ دیر و کعبہ میں ہمرنگ نور ہو یہاں پشتِ مصطفیٰ ہے وہاں روئے مصطفیٰ ﷺ

اے کاہشِ گناہ سبک کر مجھے کہ میں جنبش سے ہر نفس کے اڑوں سوئے مصطفیٰ ﷺ

ایک پاؤں فرشِ خاک پہ اک فرقِ عرش پر ہیں دو جہاں کے پشتِ دوزانوئے مصطفیٰ ﷺ

مفت نظارہ کوچۂ جنّت کی دید ہے وقف اشارہ ہے خمِ ابروئے مصطفیٰ ﷺ

معراج، اوجِ وہم سے کیونکر نہ ہو بلند ہے نورِ عرش سایۂ مشکوئے مصطفیٰ ﷺ

کیا تاب آفتاب نہ ہو سردِ حشر میں ہے جلوہ ریزِ مہر وہاں روئے مصطفیٰ ﷺ

کیا ہوں گے ہم ضیافتِ جنّت سے شادماں بھولے نہیں میں خُلقِ علی، خوئے مصطفیٰ ﷺ

اہلِ حساب پوچھتے ہو کیا قلقؔ کا حال
ہاں رند ہے مگر ہے ثنا گوئے مصطفیٰ ﷺ

Marfat.com

مولینا قاسم نانوتویؒ

المتوفی سنہ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار

جو تُو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

تو فخرِ کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
امیرِ لشکرِ پیغمبراں شہِ ابرارؐ

تو بوئے گُل ہے اگر مثلِ گُل ہیں اور نبی
تو نورِ شمس ہے گر اور نبی ہیں شمسِ نہار

حیاتِ جان ہے تو، ہیں اگر وہ جانِ جہاں
تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ نورِ دیدۂ بیدار

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دوچار

اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار

جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار

اُڑا کے باد مری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضورؐ کے روضے کے آس پاس نثار

ولے یہ رُتبہ کہاں مُشتِ خاکِ قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

Marfat.com

لُطفؔ بریلوی، مولوی حافظ لطف علی خاں

المتوفی سنہ ۱۲۹۸ھ / ۱۸۸۱ء

شفیع الوریٰ! یا شفیع الوریٰ! مجھے بخشوا یا شفیع الوریٰ
کروں کس سے فریاد اے دادرس تمھارے سوا یا شفیع الوریٰ
کہاں جائے اے شاہ در سے ترے ترا یہ گدا یا شفیع الوریٰ
تمھیں بخشوا لوگے اللہ سے مری ہر خطا یا شفیع الوریٰ
سہارا ہے ہر دو سرا میں ترا نہیں دوسرا یا شفیع الوریٰ
مجھے بھول جانا نہ بہرِ خدا بروزِ جزا یا شفیع الوریٰ
جہنّم سے مجھ کو بچا لیجیو برائے خدا یا شفیع الوریٰ
مدینہ میں مولیٰ یہ جا کر مرے یہ ہے التجا یا شفیع الوریٰ
مری گور میں بھی مدد کیجیو مرے مصطفےٰ یا شفیع الوریٰ
مرا مُدعا تم کو معلوم ہے کروں عرض کیا یا شفیع الوریٰ
یہ دل کی تمنّا ہے مولیٰ مرے یہ ہے التجا یا شفیع الوریٰ
یہی آرزو ہے یہی ہے ہوس مدیحِ خدا یا شفیع الوریٰ
رہا زیست میں جس طرح ذوق شوق تری نعت کا یا شفیع الوریٰ
رہے بعد مُردن یونہی خُلد میں ہمیشہ سدا یا شفیع الوریٰ
خدا خود ہے مداحِ قرآن میں ترا جا بجا یا شفیع الوریٰ
بشر کیا فرشتوں سے لکھی نہ جائے تمھاری ثنا یا شفیع الوریٰ

بُلا لے مدینہ میں اب لطفؔ کو
نہ در در پھرا یا شفیع الوریٰ

Marfat.com

تسلیم، مولوی سلیم الدّین

المتوفی سنہ ۱۳۰۱ھ
۱۸۸۳ء

اے نام خدا چہ نام والا — ما احمدؐ اِسمُہٗ تعالےٰ

حق کردہ خطابش از پئے ما — یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضٰی

بر اوجِ ثنائے او منوّر — وَالنَّجمِ اِذَا هَوٰی چو اختر

در منزلِ او براہِ آیت — مَاضَلَّ وَمَاغَوٰی ہدایت

اَدنیٰ صفتش اِلٰہِ کونین — گفتہ است فَکَانَ قَابَ قَوسَینِ

خالق کہ دُرِ ثنائے اوسُفت — مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا گفت

شد جامہ اش اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ — زو خط اُتُو بسَر و رَتِّل

وصفش چہ کند زبانِ انساں — حق گفتہ بمدح اوست قرآں

یَارَبِّ عَلَیْہِ بِالدَّوَامِ

خَیْرُ الصَّلَوَاتِ وَالسَّلَامِ

Marfat.com

نساخ عظیم آبادی، عبدالغفور
المتوفی سنہ ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء

اب رقم کرتا ہوں نعتِ مصطفیٰؐ — جس سے عالم کو ہوئی حاصل صفا

سیّد کونین، ختم المرسلینؐ! — دورِ آخر میں ہے فخر الاولیں

طے جو کی معراج میں راہ سما — کیوں نہ ہوں محتاج اس کے انبیاء

ہے وہ بے شک رحمت للعالمین — اس کی مسجد ہے یہ سب رُوئے زمیں

رحمتِ خلاق خورشید و قمر — ہووے نازل اس کی آلِؓ پاک پر

جس کی انگلی سے ہوا شق القمر — یار تھے اس کے ابوبکرؓ و عمرؓ

ایک تو اس کا رفیقِ غار تھا — دوسرا لشکر کشِ ابرار تھا

تھے مصاحب اُس کے عثمانؓ و علیؓ — جو کہ ہیں مشہور عالم میں ولی

ایک جو کانِ حیاء و علم تھا — دوسرا تو باب شہرِ علم تھا

وہ رسولِ حق کہ خیر الناس تھا — حمزہؓ و عباسؓ تھے اس کے چچا

بھیجتا ہوں سو درُود و سو سلام

آلؓ و اصحابؓ نبیؐ پر صبح و شام

مولینا امداد اللہ تھانوی مہاجر مکیؒ

المتوفی سنہ ۱۳۱۰ھ
۱۸۹۲ء

کرکے نثار آپ پر گھر بار یا رسولؐ
اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یا رسولؐ

عالم نہ متّقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں اُمّتی تمھارا گنہ گار یا رسولؐ

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسولؐ

ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یا رسولؐ

کیا ڈر ہے اس کو لشکرِ عصیان و جرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یا رسولؐ

ہو آستانہ آپ کا اِمداد کی جبیں
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسولؐ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مذاق میاںؒ بدایونی، شاہ محمد دلدار علی

المتوفی سنہ ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء

ہے شمع خدا انجمن آرائے مدینہ
جبریل ہے پروانۂ شیدائے مدینہ

ہر رنگ میں ہے وہ چمن آرائے مدینہ
ہر گل میں ہے بوئے گل زیبائے مدینہ

دل عرش ہے تیرا شہِ والائے مدینہ
تو آئے تو سینہ مرا ہو جائے مدینہ

قدرت کا خدا کی نظر آتا ہے تماشا
کیا دید کے قابل ہے تماشائے مدینہ

پاتا ہوں محمدؐ کا مزا نام علیؓ سے
ساقی سے ہے کیفیت صہبائے مدینہ

سینہ مرا میخانۂ حُبِّ مدنی ہے
جام آنکھیں ہیں دل ہے مرا مینائے مدینہ

بندہ پہ درِ عین عنایت یہ کھُلا ہے
جب بند کروں آنکھ نظر آئے مدینہ

سب کچھ ہے عنایات ہیں تیری مرے آقا
بندہ پہ عنایت رہے مولائے مدینہ

ہیں تازہ مضامین مذاقؔ اپنی غزل میں
بہتر ہیں سبھی یوں تو غزل ہائے مدینہ

حق حق یوں ہے نہ حق ریاضت میں ملا
طاعت میں ملا نہ وہ عبادت میں ملا
واللہ مذاقؔ جب کسی نے ڈھونڈا
اللہ، رسولؐ کی اطاعت میں ملا

Marfat.com

آہیؔ، سرسید احمد خاں

المتوفی سنہ ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۸ء

فلاطوں طفلکے باشد بہ یونانے کہ من دارم
مسیحا رشک می دارد بہ درمانے کہ من دارم
زکفرِ من چہ می خواہی زایمانم چہ می پرسی
ہماں یک جلوۂ عشق ست ایمانے کہ من دارم
خدا دارم، دلِ پُرتاب زعشقِ مصطفےٰ دارم
نہ دارد ہیچ کافر ساز و سامانے کہ من دارم
زجبریلِ امیں قرآں بہ پیغامے نمی خواہم
ہمہ گفتارِ معشوقیست قرآنے کہ من دارم
فلک یک مطلعِ خورشید دارد با ہمہ شوکت
ہزاراں ایں چنیں دارد گریبانے کہ من دارم
زبرہاں تا بہ ایماں سنگ ہا دارد رہِ واعظ
نہ دارد ہیچ واعظ ہمچو برہانے کہ من دارم

Marfat.com

بیان ویزدانی میرٹھی، سید محمد مرتضیٰ

المتوفی سنہ ۱۳۱۷ھ / ۱۹۰۰ء

ضیائے دیدۂ حق ہیں ہے رخسارا محمدؐ کا — کہ ہے اللہ کا دیدار نظّارا محمدؐ کا

فلک پر کوئی حیراں، کوئی آوارا محمدؐ کا — فدا ایک ایک ثابت اور سیّارا محمدؐ کا

قمر سمجھیں کہ ہم قرآن رخسارا محمدؐ کا — وہ سیپارہ محمد کا یہ صد پارا محمدؐ کا

شفاعت کا مزا پایا شمیم خلق اطہر سے — وہ ہے نہر عسل یہ عنبر سارا محمدؐ کا

ولی نعمت وہی ہے خوان احسان الٰہی کا — ظہور اس عالم امکاں میں ہے سارا محمدؐ کا

وہ محبوب الٰہی ہے کیا ہے اس نے مہ پارا — کرے گا سامنا کیا کوئی مہ پارا محمدؐ کا

ریاض خلد کی لہریں لکیریں دست اطہر کی — گفک بحر کرم انگشت فوّارا محمدؐ کا

گیا گردوں پر اس کے شربت دیدار کا پیاسا — مسیحا بھی ہے بالتحقیق دکھیارا محمدؐ کا

رہ حق میں جہاد اس نے کیا اعدائے پہلو پر — مطیع امر تھا ہر نفس امّارا محمدؐ کا

احادیث مطہر اس کی آیات الٰہی ہیں — کلام اللہ ناطق ہے کہ رخسارا محمدؐ کا

سلاطیں کا شرف ہے اس کے آگے طرّ و اکہنا — اٹھائیں غاشیہ اسکندر و دارا محمدؐ کا

رجیم دو جہاں ہے منکر دین مبیں اس کا — کہ مردود خدا ہے جو ہے پھٹکارا محمدؐ کا

Marfat.com

ہُوئے دونوں جہاں روشن ظہورِ نور سے اُس کے
کہ ہے بدرُ الدُّجیٰ حُسنِ جہاں آرا محمدؐ کا

فلک کی حرکتوں سے کھُل گیا اربابِ معنی پر
کہ برسوں رہ چکا ہے عرش گہوارا محمدؐ کا

کُھلا اربابِ عرفاں پر وَضَعنَا عَنکَ وِزرَکَ سے
اٹھایا خود یدِ قدرت نے پُشتارا محمدؐ کا

زمیں سے آفتابِ آدم و حوّا نہ اُبھرا تھا
مگر تھا جلوہ فرما صُبحِ کا تارا محمدؐ کا

وہ مُزّمّل وہ مُدّثّر وہ طٰہٰ اور وہ یٰسں
پکارا نام کس کس طرح سے پیارا محمدؐ کا

پہنچ لے گا جناں میں جبکہ اک اک اُمّتی اُس کا
کہیں اُس وقت ہوگا غم سے چھٹکارا محمدؐ کا

اَحد میں کیوں نہ ہوتی آنکھ پیدا میمِ معنی سے
کہ تھا مدِّ نظر دُر پردہ نظّارا محمدؐ کا

خبر تھی سب اُسے اسرارِ مُلکِ کبریائی کی
کہ تھا رُوح الامین طفلی سے ہرکارا محمدؐ کا

اذاں ہے شور اُس سُلطانِ دیں کے کُوسِ شاہی کا
سدا بجتا ہے پانچوں وقت نقّارا محمدؐ کا

صراطِ حشر پر میرا قدم ڈگ جائے گا کیونکر
کہ ہُوں تھامے ہوئے دامن میں بیچارا محمدؐ کا

وہ شافی میرے دردوں کا، وہ کافی میرے دُکھوں کو
میں دُکھیارا محمدؐ کا، میں دُکھیارا محمدؐ کا

خدا کو جان دیں گے ہم اور اُس کا نام لیں گے ہم
بیاںؔ! صلِّ علیٰ کیا نام ہے پیارا محمدؐ کا

Marfat.com

امیر مینائی لکھنوی، مفتی امیر احمد
المتوفی سنہ ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء

سکّہ رائج جب سے دینِ مصطفیٰؐ کا ہوگیا
غلغلہ ساری خدائی میں خدا کا ہوگیا

جب سے دل دیوانہ محبوبِ خدا کا ہوگیا
مصطفیٰؐ اس کے ہوئے وہ مصطفیٰؐ کا ہوگیا

حشر میں نیچے لوائے حمد کے پائی جگہ
ظلّ رحمت، سایہ اُس زلفِ رسا کا ہوگیا

اوّلِ بعثت میں ختم الانبیاؐ پایا لقب
رتبہ حاصل ابتدا میں انتہا کا ہوگیا

جب پئے گلگشت باغوں میں مدینے کے چلی
پھولوں کی ڈالی وہیں دامن صبا کا ہوگیا

موم، پتھر کو یہ اس فخرِ سلیماںؑ نے کیا
حلقۂ خاتم نگینِ نقشِ پا کا ہوگیا

طوق، دینِ مصطفیٰؐ کا جس کی گردن میں پڑا
قید سے آزاد وہ بندہ خدا کا ہوگیا

رحمتِ حق کیوں نہ ہو نازل محب پر آپ کے
آشنا ہے آشنا جو آشنا کا ہوگیا

روح نے جلوہ جو دیکھا آپ کا قندیلِ عرش
آشیانہ اس گرفتارِ بلا کا ہوگیا

خاتمہ جب ہوگیا بالخیر تو سمجھا یہ میں
ختم مجھ پر لطف، ختم الانبیا کا ہوگیا

التجا پر امتِ عاصی کی جب آمیں کہی
بول بالا اِن غریبوں کی دُعا کا ہوگیا

دونوں رخساروں کی مدحت میں ہوا موزوں جو شعر
ترجمہ شمس الضحیٰ بدر الدُّجیٰ کا ہوگیا

نعت میں ہم نے جو لکھا ایک پرچہ بھی امیر
مل گئی دولت وہ نسخہ کیمیا کا ہوگیا

Marfat.com

داغ دہلوی، نواب مرزا خاں
المتوفی سنہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء

کرو غم سے آزاد یا مصطفیٰ ﷺ
تمھیں سے ہے فریاد یا مصطفیٰ ﷺ

نہ پامال مجھ کو زمانہ کرے
نہ مٹی ہو برباد یا مصطفیٰ ﷺ

زباں پر ترا نام جاری رہے
کرے دل تری یاد یا مصطفیٰ ﷺ

نہ چھوٹے کبھی مجھ سے راہِ صواب
نہ ہو ظلم و بیداد یا مصطفیٰ ﷺ

عطا مجھ کو اللہ ہمت کرے
بجا لاؤں ارشاد یا مصطفیٰ ﷺ

رہوں حشر میں آپ کی ذات سے
طلبگار امداد یا مصطفیٰ ﷺ

عنایت کی ہو جائے اس پر نظر
رہے داغ دل شاد یا مصطفیٰ ﷺ

مُحسِن کاکوروی، مولوی محمد محسن

المتوفی سنہ ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے
انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے

مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے
مرّیخ کی سمت مشتری ہے

رُوپوش دبیرِ چرخِ اخضر
ظلمت کا سیاہ کرکے ابتر

اہلِ مدِ کہکشاں ہے مفرور
پروانہ نویس، شمع کافور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ
نظمِ پروین کا قافیہ تنگ

سبزہ ہے کنارِ آب جُو پر
یا، خضر ہے مستعد وضو پر

اِک شاخ رکوع میں رُکی ہے
اور دوسری سجدہ میں جھکی ہے

کیاری ہر ایک، اعتکاف میں ہے
اور آبِ رواں طواف میں ہے

با شان و شکوہ جلوہ فرما
شاہنشہِ تخت گاہ اِلّا

سامانِ ظہور کی ہے تمہید
قدرت پہ ہو رہی ہے تاکید

لو ہم نے حباب کو عطا کی
آبِ حیواں کو "میرِ بحری"

جان و دلِ مُرسلیں محمدؐ
روحِ روحِ الامیں محمدؐ

پیدا ہوئے خاتم النّبیّن
مہرِ عرفان، عزّ و تمکین

گنجینۂ اصطفا محمدؐ
آئینۂ حق نما محمدؐ

نازل ہے زمیں پہ کبریائی
بندے کے لباس میں خدائی

اس وقت دیار میں عرب کے
مطلع سے تجلّیاتِ رب کے

بُرجِ شرفِ قریشیاں میں
اور ہاشمیوں کے خاندان میں

کعبہ کی زمینِ نامور سے
اور عبد المطّلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا
بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوئے سرورِ دو عالمؐ
پیدا ہوئے فخرِ نوحؑ و آدم

شاہنشہِ اصفیا محمدؐ
تاجِ سرِ انبیاؑ محمدؐ

Marfat.com

غنیؔ غازی پوری، مولوی سید عبدالغنی (داماد مومنؔ)

المتوفی سنہ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء

مداح ہوں میں اُس شہِ عالی جناب کا — دربان ہے جبرئیلؑ امیں جس کے باب کا

ہے داغِ عشق دل پہ رسالت مآبؐ کا — کچھ غم نہیں رہا مجھے یوم الحساب کا

ہے صدمۂ فراق میں دن رات مضطرب — اللہ رے شوق اس دلِ خانہ خراب کا

دیکھوں جو آستانۂ دولت تو ہو قرار — سارا سبب یہی ہے مرے اضطراب کا

در پر کھڑے ہیں طالبِ دیدار آپ کے — رُخ سے ذرا اٹھائیے پردہ نقاب کا

حامی مرا رسولؐ ہے اے منکر و نکیر — کیوں لاؤں دل میں خوف سوال و جواب کا

روئے نبیؐ کا جلوۂ انوار دیکھ کر — خجلت سے رنگ زرد ہوا ماہتاب کا

ہاتھوں ہی ہاتھوں اس کو اٹھالے گئے ملک — قطرہ گرا زمیں پہ نہ اشکِ جناب کا

کیا خوف مجھ کو روزِ قیامت سے اے غنیؔ
خادم ہوں میں جناب رسالت مآبؐ کا

Marfat.com

انجم، شہزادہ مرزا آسمان جاہ
خلف، محمد واجد علی شاہ اختر
المتوفی سنہ ۱۳۲۴ھ
۱۹۰۶ء

گھر ہے مرے دل میں اس بشر کا
مختار ہے جو خُدا کے گھر کا

کیا حُسن تھا جس کے دیکھنے سے
دو ٹکڑے ہوا جگر قمر کا

پڑھنے لگے جن یُسَبِّحُ الرَّعْد
ڈنکا جو بجا تری ظفر کا

ہے فخر غلامی اس کی انجم
جو فخر ہوا زمانے بھر کا

حسن بریلوی، مولٰینا حسن رضا خاںؒ

المتوفی سنہ ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء

سیرِ گلشن کون دیکھے دشتِ طیبہ چھوڑ کر
سُوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کِس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار آتے نہ یوں جبریل سدرہ چھوڑ کر

کون کہتا ہے دلِ بے مدعا ہے خوب چیز
ہیں تو کوڑی کو نہ لوں ان کی تمنّا چھوڑ کر

مَر ہی جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر

کس تمنّا پر جئیں یا رب اسیرانِ قفس
آچکی بادِ صبا باغِ مدینہ چھوڑ کر

بخشوانا مجھ سے عاصی کا روا ہو گا کسے
کِس کے دامن میں چُھپوں دامن تمہارا چھوڑ کر

حشر میں اِک اِک کا مُنہ جو تکتے پھرتے ہیں عدو
آفتوں میں پھنس گئے ان کا سہارا چھوڑ کر

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

Marfat.com

آصفؔ، میر محبوب علی خاں آصف جاہ، سلطان دکن

المتوفی سنہ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء

کیا دھوم سے حضرت کو تھی آئی شبِ معراج
تھی پردۂ قربت میں رسائی شبِ معراج

اللہ کو جب دیکھا نبی دیدۂ سر سے
پہلے ہوئی اُمّت کی رہائی شبِ معراج

نازل تھے ملک گرم تھا بازار خوشی کا
ہر چیز کو حاصل تھی صفائی شبِ معراج

اُمّت کی رہائی تھی فقط حاصلِ مطلب
حاصل کیا اللہ سے پیمبر شبِ معراج

غُل عرش سے تا فرش ہوا صَلِّ عَلیٰ کا
اَرواح تھے نکہت سے معطّر شبِ معراج

زنجیر تھی پاؤں میں تو تھا طوق گلوگیر
ابلیس کو حاصل تھا یہ زیور شبِ معراج

آصفؔ کو الٰہی تو ذرا روضہ دکھا دے
فضل و کرمِ حق سے تھی آئی شبِ معراج

Marfat.com

مولینا احمد حسن محدّث بچھرایونی (نیازی)

المتوفی سنہ ۱۳۳۱ھ
۱۹۱۳ء

صبحِ من می گرید از دردِ بلا افزائے من
شامِ من می لرزد از آہِ جگر فرسائے من

مرحبا اے عشق قربانت شوم، خوش آمدی
کردیم آزادہ از دنیا و ہم عقبائے من

در خُمِ صہبائے من از بسکہ آتش ریختند
شعلہ می ریزد بجائے بادہ از مینائے من

باید آں حرفے زنم کز شوکتِ معنی و لفظ
معنیم بر لفظ نازد، لفظ بر معنائے من

عزمِ توصیفے کہ دارم از پئے تعظیمِ مدح
جبرئیل از عطرِ معنی شد دماغ آرائے من

آرزو دارم کہ حرفے سر کنم از نعتِ پاک
تا نشاطِ تازہ گیرد جانِ درد آلائے من

نعتِ اقدس ہم چو حمدِ محترم محدود نیست
وانکہ بے حد شد چسانش حد کند املائے من

حق گزارِ مدحِ او کس نیست جز یزدانِ پاک
رائے من این شد و شد روح الامیں ہم رائے من

گفت اِنِّیْ عَبْدُہٗ لیکن من و یزدانِ پاک
فرق کردن مشکل است اندر زمن و مولائے من

شانِ پاکش گفت چوں لامثل لِلّٰہ الاحد
غیر من نبود اگر باشد کسے ہمتائے من

ہر دو عالم از فروغِ روئے پاکش روشن است
بنگر از مرآۃِ امروزم رخِ فردائے من

کار نعتِ مصطفیٰ ﷺ را برخدا بگزاشتم
نعت شہ ﷺ او خوب کردن میتواند جائے من

تا بود یا رب بعالم ربطِ ہم در حسن و عشق
باد سودائے خیالش در سر سودائے من

تا بود دورانِ گردوں برہمیں لیل و نہار
باد مہرِ زلف و رویش در دلِ شیدائے من

در بہارستانِ وصفِ قامت دلجوئے او
باد سرو آسا رواں کلک سہی بالائے من

Marfat.com

علامہ شبلی نعمانی
المتوفی سنہ ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء

جبکہ آمادۂ خوں ہو گئے کفّارِ قریش
لاجرم سرورِ عالم نے کیا عزمِ سفر

کوئی نوکر تھا نہ خادم نہ برادر نہ عزیز
گھر سے نکلے بھی تو اس شان سے نکلے سرورؐ

اک فقط حضرت بوبکرؓ تھے ہمراہِ رکاب
کہ کہیں دیکھ نہ پائے کوئی آمادۂ شر

چونکہ سو اونٹوں کا انعام تھا قاتل کے لئے
آپ کے قتل کو نکلے تھے بہت طالبِ زر

انہیں لوگوں میں سراقہؓ تھے خلف جعشم کے
جن کو فاروقؓ نے کسریٰ کے پہنائے تھے گہر

تین دن رات رہے ثور کے غار میں پنہاں
تھا جہاں عقرب و افعی کی حکومت کا اثر

بیمِ جان، خوفِ عدو، ترکِ غذا، سختیٔ راہ
ان مصائب میں ہوئی اب شبِ ہجرت کی سحر

یاں مدینے میں ہوا غل کہ رسول آتے ہیں
راہ میں آنکھ بچھانے لگے اربابِ نظر

لڑکیاں گانے لگیں شوق میں آکر اشعار
نغمہ ہائے "طَلَعَ الْبَدْر" سے گونج اٹھے گھر

ماں کی آغوش میں بچے بھی مچل جانے لگے
نازنینانِ حرم بھی نکل آئیں باہر

دفعتاً موکبِ شاہ رسل آ پہنچا
غل ہوا صَلِّ عَلیٰ خیرِ سے تا جن و بشر

جلوۂ طلعتِ اقدس جو ہوا جلوہ فگن
دفعتاً تارِ شعاعی تھا ہر اک تارِ بصر

طُور پر حضرت موسیٰ کی صدا آتی تھی
آج اک اور جھلک سی مجھے آتی ہے نظر

سب کو یہ فکر کہ دیکھیں یہ شرف کس کو ملے
میہماں ہوتے ہیں کس اوجِ نشیں کے سرورؐ

سینے کہتے تھے کہ خلوت گہِ دل حاضر ہے
آنکھیں کہتی تھیں کہ دو اور بھی تیار ہیں گھر

یاں مبارک کرے اے خاکِ حریمِ نبویؐ
آج سے تو بھی ہوئی خاکِ حرم کی ہم سر

صَلِّ یا ربِّ علیٰ خیرِ نبیٍّ و رسولؐ
صَلِّ یا ربِّ علیٰ افضلِ ہر جن و بشر

Marfat.com

حالؔی پانی پتی، خواجہ الطاف حسین

المتوفی سنہ ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۴ء

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مُصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

خطا کار سے درگزر کرنے والا — بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا — قبائل کا شیرازہ شکر کرنے والا

اُتر کر حرا سے سُوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جس نے کُندن بنایا — کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب، جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا — پلٹ دی بس اِک آن میں اُس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہَوا کا

سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا — حقیقت کا گر، ان کو اِک اِک بتایا
زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا — بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا

کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
وہ دکھلا دیئے ایک پردہ اُٹھا کر

Marfat.com

سکھائی اُنھیں نوعِ انساں پہ شفقت
کہا، ہے یہ اسلامیوں کی علامت

کہ ہمسایہ سے رکھتے ہیں وہ محبت
شب و روز پہنچاتے ہیں ان کو راحت

وہ، جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہیں

دیئے پھیر دل اُن کے مکر و ریا سے
بھرا ان کے سینے کو صدق و صفا سے

بچایا انھیں کذب سے افترا سے
کیا سُرخرُو، خلق سے اور خدا سے

رہا قولِ حق میں نہ کچھ باک ان کو
بس اک شوب میں کر دیا پاک ان کو

جب اُمّت کو سب مل چکی حق کی نعمت
ادا کر چکی فرض اپنا، رسالت

رہی حق پر باقی نہ بندوں کی حجّت
نبیؐ نے کیا خلق سے قصدِ رحلت

تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا میں جس کی مثالیں ہیں تھوڑی

Marfat.com

وفا رامپوری، مولوی حکیم عبدالہادی خاں

المتوفی سنہ ۱۳۳۴ھ
۱۹۱۵ء

وہ شہنشاہِ رُسلؐ ختمِ رُسلؐ، فخرِ رُسلؐ — دونوں عالم کا شرف، دونوں جہاں کی عزّت
فضل میں کعبۂ دل، فیض میں بارانِ عطا — لطف میں بحرِ کرم، جود میں ابرِ رحمت
آپ نقاشِ حقیقت نے اُسے چوم لیا — لوحِ محفوظ پہ کھینچی جو وہ زیبا صورت
قدِ رعنا نہیں گویا الف الحمد کا ہے — خمِ ابرو نہیں قرآن کی ہے اک آیت
جنبشِ لب ہے کہ ہے موجۂ آبِ حیواں — خندۂ لب ہے کہ ہے خندۂ صبحِ عشرت
اس طرح ہے لبِ نازک میں تبسّم پنہاں — جیسے آغوش میں غنچہ کی چھپی ہو نکہت
انبیا بیٹھیں ترے آگے دوزانو ہو کر — محفلِ قدس تری ذات سے والا رتبت
تیری خوشنودیٔ خاطر ہے رضامندیٔ حق — اور رضامندیٔ حق تیری کتاب و سُنّت
تختۂ خلدِ بریں تری گلی کا رستہ — زینتِ ہشت فلک اک ترے گھر کی زینت
تری تعریف بہارِ چمن عیش و نشاط — روح کو اس سے طراوت، تو دلوں کو زہت
خود بخود غنچۂ دل ہنسنے لگا، کھلنے لگا — سانس چلتی ہے کہ چلتی ہے نسیم جنّت
ہاں یہ سچ ہے کہ ترا وصف ہمارا مقصود — ہاں یہ حق ہے کہ تری نعت ہے اقصیٰ غایت
عرض کر حضرتِ اقدس میں بصد عجز و نیاز — اک یہی شعر کہ اس شعر میں ہے کیفیت

مجھ پہ ہو تیرا کرم، تجھ پہ دو عالم کا دُرود
مجھ پہ ہو تیری نظر، تجھ پہ خُدا کی رحمت

Marfat.com

آسیؔ غازیپوری، مولینا محمد عبدالعلیم رشیدی

المتوفی سنہ ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء

دلِ شیدا ہے بیمارِ محمدؐ
اسیرِ زلفِ خمدارِ محمدؐ

جو داغِ دل ہے چشمِ آرزو ہے
غضب ہے شوقِ دیدارِ محمدؐ

عزیزِ مصر دل کہتے ہیں اس کو
ہے یوسف بھی خریدارِ محمدؐ

اگر مُردہ سنے زندہ ہو دم میں
دمِ عیسیٰ ہے گفتارِ محمدؐ

بچھا جاتا ہے دل قدموں کے نیچے
یہ ہے اندازِ رفتارِ محمدؐ

سدا جس کو بہار بے خزاں ہے
وہ ہیں گلہائے رخسارِ محمدؐ

دمِ نزع آئے جاں آنکھوں میں جس دم
خُدا دکھلائے دیدارِ محمدؐ

گھٹے کب تک تپِ فرقت سے یارب
علیلِ چشمِ بیمارِ محمدؐ

مدینہ ہو مرا مدفن الٰہی
بسوں میں زیرِ دیوارِ محمدؐ

خریدارانِ یوسف کا ہے دل سرد
یہ ہے گرمیِ بازارِ محمدؐ

محمدؐ ہیں خُدا کے عاشقِ زار
خُدا ہے عاشقِ زارِ محمدؐ

پھر آئے دم میں عرشِ کبریا سے
یہ ہے اعجاز رفتارِ محمدؐ

نہیں اپنے گناہوں کا مجھے غم
میں آسیؔ ہوں گنہگارِ محمدؐ

Marfat.com

مولینا اسمٰعیل میرٹھی

المتوفی سنہ ۱۳۳۶ھ
۱۹۱۷ء

خلیلِ حق کی تھی جو اشارت — اور ابنِ مریم کی جو بشارت
ظہورِ احمدؐ سے تھی عبارت — سمجھ گئے صاحبِ بصارت
کہ اب گری کفر کی عمارت — گھٹے گی فارس کی اب حرارت
مٹے گی رُوما کی اب شرارت — لٹے گی اب مِصر کی امارت
خزانہ ہرقل کا ہو گا غارت — بڑھے گا تقوٰی بھی اور طہارت
ہے باغِ اسلام کو نضارت — نیا ہے سلطاں، نئی وزارت
صلوٰۃ اس پر، سلام اس پر — اور اس کی سب آلِ باصفا پر
اور اس کے اصحابؓ باوفا پر — اور اس کے احبابِ اتقیا پر
وہ فخرِ آدم، امانِ عالم! — امینِ محکم، رسولِ اکرم
محیطِ اعظم زغیبِ ملہم — بہ وحیِ محکم، شہ مسلّم
عرب کے اندر وہی معظم — عجم کے اندر وہی مکرّم
لگا کے آدمؑ سے تا بہ ایں دم — ظہور اس کا ہے بعد آدم
وجود اس کا مگر مقدّم — وہ نورِ حق تھا ولے مجسّم
کیا مدینے کو سبز و خرّم — درودِ محمود بھیج پیہم

صلوٰۃ اُس پر، سلام اُس پر
اور اُس کی سب آلِ باصفا پر
اور اُس کے اصحابؓ باوفا پر
اور اُس کے احبابِ اتقیا پر

Marfat.com

قیصر وارثی، سید عبدالغنی

المتوفی سنہ ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۸ء

پیامِ عجز لئے تاجدار لیتا جا
یہ چند اشک بھی ابرِ بہار لیتا جا

غبارِ راہِ مدینہ ہوں میں خدا کے لئے
صبا کے دوش پہ ابرِ بہار لیتا جا

ہزار طور کے جلوے ہیں راہِ طیبہ میں
نثار کرنے کو ہوش و قرار لیتا جا

درِ کریم پہ اب تجھ کو سر جھکانا ہے
جبینِ شوق میں سجدے ہزار لیتا جا

نثار کرنے کو ہر خارِ دشتِ طیبہ پر
تو کر کے دامنِ دل تار تار لیتا جا

قسم خدا کی ارے عازمِ دیارِ نبیؐ
مرا سلام عقیدت شعار لیتا جا

لگا کے شمعِ جمالِ نبیؐ سے لو قیصر
تو اپنی زیست کو پروانہ وار لیتا جا

Marfat.com

رضا بریلوی، مولینا احمد رضا خانؒ

المتوفی سنہ ۱۳۴۰ھ
۱۹۲۱ء

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرا تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّا تیرا

فیض ہے یا شہ تسنیمؐ نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

اَغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا جاتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

فرش والے تری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خسروا، عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان و زمیں خوان و زمانہ مہماں
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا، تیرا

بیں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جگر تازہ ہوں جانیں سیراب
سچے سورج! وہ دل آرا ہے اُجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتّہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا، مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے، غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقا تیرا

خوار و بیمار و خطاوار و گنہگار ہوں میں
رافع و دافع و شافع، لقب آقا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

دور کیا جانئے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مرے، بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقے، مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے، اور لاڈلا بیٹا تیرا

Marfat.com

شادؔ عظیم آبادی، سیّد محمد علی

المتوفی سنہ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء

دیباچۂ سخن ہے شہِ انبیاء کی مدح
محبوب ہے دِلوں کو حبیبِ خدا کی مدح
طغرائے لوحِ عشق ہے خیرالورا کی مدح
اسلام کا نشان ہے اس پیشوا کی مدح
نعتِ رسولِ حق ہے ہماری سرشت میں
اُمّت پہ اُس کا راز کھلے گا بہشت میں

اے اوّل ربیع اس آمد پہ میں نثار
اس کبریا کی دولتِ سرمد پہ میں نثار
الطاف و فیض و رحمتِ بیحد پہ میں نثار
دی نعمتِ بہشت محمدؐ پہ میں نثار
دوزخ کا اب نہ خوف نہ دھڑکے عذاب کے
توحید خود بتائے گی رستے ثواب کے

لکھتا ہوں وصفِ زلفِ شہنشاہِ کائنات
خامہ جو مشک کا ہو تو نافہ کی ہو دوات
حقّا کہ اس کے آگے شبِ قدر بھی ہے مات
شاید کہ پھیل کر یہی معراج کی تھی رات
قدرت عیاں ہر اک گرہ بے بدل سے ہے
رشتہ اسی کے سایہ کو شامِ ازل سے ہے

سروِ جناں بھی ہے اسی قامت سے منفعل
قمری جو ہے خموش تو شمشاد پا بہ گل
قامت سے ساقِ عرش بریں کیوں نہ ہو خجل
اعلا تو اس قدر ہے جو دیکھو تو معتدل

اس قد کے جاں نثار عبادت پسند ہیں
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے نعرے بلند ہیں

جاتے ہیں سوئے عرشِ بریں خاتمِ رسُل
لٹتے ہیں راستہ میں ستاروں کے آج گُل
حاضر ہیں انبیائے سلف آستاں پہ کُل
ہے قدسیوں میں صَلِّ عَلَی الْمُصطفٰی کا غُل

مہتاب رُخ سُوئے درِ دولت کئے ہوئے
استادہ کس ادب سے ہے مشعل لئے ہوئے

ہر دم فلک پکار رہا ہے زہے شرف
روحانیت نے آپ جمائی ہے آکے صف
خود کہکشاں نے راہ بنادی ہے اک طرف
زہرہ لئے کھڑی ہے بجانے کو چنگ و دف

رکھا ہے زینِ روحِ امیں نے براق پر
جائیں گے آپ گنبدِ نیلی رواق پر

بے واسطہ غرض تھا وہاں وحی کا نزول
ایسا کہاں ہوا ہے مقرّب کوئی رسُول
اس شب فضیلتیں جو ہوئیں آپ کو حصُول
لکھوں جو مختصر بھی تو ہو انتہا کا طول

ہو آئے اتنی دیر میں طے کرکے عرش کو
گرمی بدن کی باقی تھی دیکھا جو فرش کو

مولینا گرامی جالندھری، شیخ غلام قادر

المتوفی سنہ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء

کوثر چکد از لبم بہ این تشنہ لبی
خاور دمد از شبم بہ این تیرہ شبی
اے دوست ادب کہ در حریم دلِ ما است
شاہنشہِ کونین رسُول عربیؐ

Marfat.com

ممتاز جہاں گنگوہی

المتوفی سنہ ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۷ء

کوئی ایسی سکھی چاتر نہ ملی موہے پی کے دوارے بٹھا دیتی
میں تو راہِ مدینہ بھی دیکھی نہیں موری بیّاں پکڑ کے بتا دیتی
مورے من میں ہے اب تو جوگنیاں بنوں اور مل کے بھبوت مدینے چلوں
سکھی ہند کی نگری میں کاہے رہوں نہیں پیت تو چین ذرا دیتی
پیاسات سمندر پار بسو مورے پگ میں نہ چلنے کا زور رہا
نہیں جاتی مدینہ بھی کوئی ہوا، موہے مُلک عرب میں اُڑا دیتی
میں تو سونی سجریا پہ تڑپت ہوں پیا دیس عرب میں براجت ہے
کبھی دیتے جو سپنے میں درس دکھا وہیں چرنوں میں سیس نوا دیتی
واکے دوارے پہ جاتی ہیں سکھیاں سبھی موری ارج کسی نے نہ اتنی کہی
کبھی اپنی جوگنیا کو لیتے بلا وہ بھی روجے پہ جان گنوا دیتی
توری پیت کی دُکھیا تو میں ہی نہیں پڑا روتا ہے ہجر میں وہ بھی نبیؐ
مجھے در پہ بُلاتے جو شاہِ عرب مُمتاج کا دکھڑا سُنا دیتی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
یَا رَبِّ صَلِّ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

Marfat.com

عزیز صفی پوری، مولینا عزیز اللہ

المتوفی سنہ ۱۳۴۵ھ
۱۹۲۷ء

اے خوشا آنڈم کہ گردم مست بویت یا رسُولؐ
میروم از خویش و می آیم بہ سویت یا رسُولؐ

درکنارِ قطرہ حیرانم چساں گنجد محیط
کرد چوں جا در دلِ من آرزویت یا رسولؐ

کیستی کز ذرہ تا انجم ہمہ محوِ تواند
ہر کرا چشمے بود باشد بہ سویت یا رسُولؐ

بسکہ مشتاقِ حدیثِ دل فریبت بودہ ام
بشنوم از پردۂ دل گفتگویت یا رسُولؐ

ہر زماں بختم نوید سُرمۂ بینش دہد
می پرد چشمم بشوق خاکِ کویت یا رسُولؐ

جذبۂ کُن از وفور لُطف درکارِ عزیز
تا رود از خود براہِ جستجویت یا رسُولؐ

احقر بہاری، حاجی بشارت حسین

المتوفی سنہ ۱۳۴۸ھ
۱۹۳۰

کیا خوف مجھ کو حشر میں نارِ سعیر کا
مدّاح ہوں حبیبِ خدائے قدیر کا

حالِ کرم سُنا ہے شہِ قلعہ گیر کا
مشکل ہے اب تو لوٹ کے جانا فقیر کا

حضرت نکال لائیں گے دوزخ سے عاصیو
پکڑے گا کون ہاتھ مرے دستگیر کا

اے بادشاہ ہم کو مدینہ بلائیے
رد کیجئے سوال نہ اپنے فقیر کا

سمجھوں اُسے میں نعمتِ دنیا و دیں سے بیش
ٹکڑا ملے جو آپ کے نانِ شعیر کا

مقتل میں بسملوں کی صدائیں ہیں دلخراش
ایک غل ہے رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْر کا

ہیں شاد اِک امید پہ سارے گناہ گار
تکیہ حضور ہی پہ ہے برنا و پیر کا

محروم جانور بھی نہیں تیرے عدل سے
مشہور ہے جہان میں قصّہ بعیر کا

کیونکر ڈریں نہ تجھ سے عدو، شاد دوست ہوں
پایا خطاب تو نے بشیر و نذیر کا

دوزخ یہ نام سُن کے ترا سرد ہو گئی
دھوکا ہمیں ہُوا کرۂ زمہریر کا

صدیقؓ کے عقب میں پڑھی آپ نے نماز
رُتبہ بڑھایا آپ نے اپنے وزیر کا

اللہ رے ناریوں کا جہنّم کو اشتیاق
بڑھتا ہے دیکھ دیکھ کے شعلہ سعیر کا

آبِ دہن نے کس کے بڑھائی یہ آبرو
شیریں ہوا جو آب مدینہ کے بیر کا

ہے شانِ اہلِ بیت عیاں هَلْ اَتٰی سے صاف
مدّاح خود خدا ہے جنابِ امیر کا

یہ منزلت خدا نے تجھے دی ہے اے صنم
کیونکر نہ لب پہ شُکر ہو ربِّ قدیر کا

احقر: ابولہب کا بُرا حال کیوں نہو
انجام کب بخیر ہوا ہے شریر کا

اکبر میرٹھی، خواجہ محمد اکبر خاں

المتوفی سنہ ۱۳۴۸ھ / ۱۹۳۰ء

پوری یارب یہ دُعا کر ہم درِ مولیٰ پہ جا کر پہلے نعتیں کچھ سُنا کر یہ پڑھیں سر کو جُھکا کر
یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْكَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْكَ

ہے یہ حسرت در پہ جائیں اشک کے دریا بہائیں داغ سینے کے دکھائیں سامنے ہو کر سُنائیں
یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْكَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْكَ

رحمتوں کے تاج والے دو جہاں کے راج والے عرش کے معراج والے عاصیوں کی لاج والے
یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْكَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْكَ

جان کر کافی سہارا لے لیا ہے در تمہارا خلق کے وارث خدارا لو سلام اب تو ہمارا
یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْكَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْكَ

بخش دو جو چیز چاہو کیونکہ محبوبِ خدا ہو اب تو بابِ جُود وا ہو ہاں جواب اس کا عطا ہو
یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْكَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْكَ

Marfat.com

جوہر رامپوری، مولینا محمد علی

المتوفی سنہ ۱۳۴۹ھ
۱۹۳۱ء

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں اُن سے خلوت میں ملاقاتیں

ہر لحظہ تشفی ہے ہر آن تسلّی ہے
ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم ہیں مداراتیں

کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے، ہر روز یہی باتیں

معراج کی سی حاصل سجدوں میں ہے کیفیت
اک فارق و فاجر ہیں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بُلا بھیجیں
بھیجی ہیں درُودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

Marfat.com

حکیم فیروز الدین طغرائی امرتسری

المتوفی سنہ ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۱ء

نوا زن ہوں ازل سے گلشنِ فیضانِ سرمد کا
ترنم ریز ہوں گلبانگِ اوصافِ محمدؐ کا

ہوا جبریل کا مہبط، بنا الہام کا مورد
ضمیرِ پُر صفا، آئینہ تھا اسرارِ سرمد کا

دلیلِ کاروانِ شوق آوازِ درا تیری
ترا نقشِ قدم خضرِ طریقت راہِ مقصد کا

تری مدح و ثنا میں خود کلام اللہ ناطق ہے
بشر کو حوصلہ کیا ہو تیرے اوصافِ بے حد کا

ترے مکتب میں اے اُمّی ہزاروں فلسفی آئے
سبق لیتا رہا ہر اک تری تلقینِ ابجد کا

بشارت دی مسیحا نے کلیم اللہ نے تیری
ہوا آمد سے پہلے شور تیری آمد آمد کا

تری طلعت سے چمکی آفتابِ علم کی طلعت
دل پُر نور تھا فانوسِ شمعِ بزمِ سرمد کا

Marfat.com

اثرؔ عظیم آبادی، سید امداد امام

المتوفی سنہ ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء

سرورِ کون و مکاں شاہ سلام علیک
قاسم نار و جناں شاہ سلام علیک

شافعِ روز جزا ہادیٔ ہر دو سرا
چارۂ بے چارگاں شاہ سلام علیک

واقفِ اسرارِ غیب دافعِ ہر شبہ و ریب
عالمِ رازِ نہاں شاہ سلام علیک

دافعِ داغِ اَلَم دارُوئے ہر دَرد و غم
مرہمِ خستہ دلاں شاہ سلام علیک

مقصد و مقصودِ ما شاہد و مشہودِ ما
نامِ تو وِردِ زباں شاہ سلام علیک

ذاتِ تو در ہر زماں بود چو گنجِ نہاں
از تو قدم را نشاں شاہ سلام علیک

مظہرِ ذاتِ خدا جلوہ دِہِ انبیاء
فخرِ شہِ مُرسلاں شاہ سلام علیک

خالقِ کون و مکاں کرد ثنایت بیاں
چوں نہ شوم مدح خواں شاہ سلام علیک

بخش ز عشقِ خدا ایں اثرؔ مُردہ را
زندگیٔ جاوداں شاہ سلام علیک

ریاضؔ خیرآبادی، سید ریاض احمد
المتوفی سنہ ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء

نام کے نقش سے روشن یہ نگینہ ہو جائے
کعبۂ دل مرے اللہ مدینہ ہو جائے

وہ چمک درد کی ہو دل میں کہ بجلی چمکے
دامنِ طور ذرا آج یہ سینہ ہو جائے

تو جو چاہے ارے او مجھ کو بچانے والے
موجِ طوفانِ بلا اُٹھ کے سفینہ ہو جائے

ظلمتِ کفر سے بڑھ کے ہے سیاہی دل کی
دُور کیونکر دلِ اغیار سے کینہ ہو جائے

آنکھ میں برق سرِ طور ہو گنبد کا کلس
شرف اندوزِ زیارت یہ کمینہ ہو جائے

دل رہے ہاتھ میں تیرے مرے پہلو کے عوض
چاہتا ہوں مری خاتم کا نگینہ ہو جائے

اس کی تقدیر جو پامال ہو تیرے در پر
اس کی تقدیر کہ جو خاکِ مدینہ ہو جائے

دفن ہوں ساتھ ترے مرے گہر ہائے سخن
خاک میں مل کے نمایاں یہ دفینہ ہو جائے

جان کی طرح تمنّا ہے یہی دل میں ریاضؔ
مروں کعبہ میں تو مُنہ سُوئے مدینہ ہو جائے

Marfat.com

عزیز لکھنوی، میرزا محمد ہادی

المتوفی سنہ ۱۳۵۴ھ
۱۹۳۵ء

بزمِ توحید سے تبلیغ کا نامہ آیا
کوئی پہنے ہوئے قرآن کا جامہ آیا

جس نے اسلام کے پیچیدہ مطالب کھولے
سر پہ باندھے وہ فضیلت کا عمامہ آیا

چشم و مژگاں سے لکھے اس نے ہزاروں دفتر
جس کے مکتب میں دوات آئی نہ خامہ آیا

شورِ تکبیر سے صحرائے عرب کانپ اُٹھا
اس جلالت سے سُوئے اہلِ تہامہ آیا

کپکپی جسم میں دل منزلِ اجلال خُدا
لے کے یوں کوہِ حرا سے کوئی نامہ آیا

شبِ ہجرت کی طرح دوش پہ بکھرائے ہوئے
سنبلِ غالیہ مو مشک شمامہ آیا

Marfat.com

اصغر گونڈوی، اصغر حسین

المتوفی سنہ ۱۳۵۵ھ
۱۹۳۶ء

دل نثارِ مصطفٰےؐ جاں پائمالِ مصطفٰےؐ
یہ اویسِؓ مصطفٰےؐ ہے وہ بلالِؓ مصطفٰےؐ

دونوں عالم تھے مرے حرفِ دعا میں غرق و محو
میں خدا سے کر رہا تھا جب سوال مصطفٰےؐ

سب سمجھتے ہیں اسے شمعِ شبستانِ حرا
نور ہے کونین کا لیکن جمالِ مصطفٰےؐ

عالم ناسوت میں اور عالم لاہوت میں
کوندتی ہے ہر طرف برق جمالِ مصطفٰےؐ

عظمت تنزیہہ دیکھی، شوکت تشبیہ بھی
ایک حالِ مصطفٰےؐ ہے ایک قالِ مصطفٰےؐ

دیکھئے کیا حال کر ڈالے شبِ یلدائے غم
ہاں نظر آئے ذرا صبحِ جمالِ مصطفٰےؐ

ذرّہ ذرّہ عالم ہستی کا روشن ہو گیا،
اللہ اللہ! شوکت و شانِ جمالِ مصطفٰےؐ

Marfat.com

اقبالؔ، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال سیالکوٹی

المتوفی سنہ ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
وہ بزمِ یثرب میں آکے بیٹھیں ہزار مُنہ کو چُھپا چُھپا کر

جو تیرے کوچے کے ساکنوں کا فضائے جنت میں دل نہ بہلا
تسلیاں دے رہی ہیں حوریں خوشامدوں سے منا منا کر

شہیدِ عشقِ نبیؐ کے مرنے میں بانکپن بھی ہیں سو طرح کے
اجل بھی کہتی ہے زندہ باشی ہمارے مرنے پہ زہر کھا کے

ترے ثنا گو عروسِ رحمت سے چھیڑ کرتے ہیں روزِ محشر
کہ اس کو پیچھے لگا لیا ہے گناہ اپنے اپنے دکھا دکھا کر

بتائے دیتے ہیں اے صبا ہم یہ گلستانِ عرب کی بُو ہے
مگر نہ اب ہاتھ لا ادھر کو وہیں سے لائی ہے تو اُڑا کر

شہید عشقِ نبی ہوں میری لحد پہ شمعِ قمر جلے گی
اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغ خورشید سے جلا کر

جسے محبت کا درد کہتے ہیں مایۂ زندگی ہے مجھ کو
یہ درد وہ ہے کہ میں نے رکھا ہے اس کو دل میں چھپا چھپا کر

اڑا کے لائی ہے اے صبا تو جو بوئے زلفِ معنبریں کو
ہمیں سے اچھی نہیں یہ باتیں خدا کی رہ میں بھی کچھ دیا کر

خیالِ راہِ عدم سے اقبالؔ تیرے در پر ہوا ہے حاضر
بغل میں زادِ عمل نہیں ہے صلہ مری نعت کا عطا کر

آسیؔ لکھنوی، عبدالباری (الدنی)

المتوفی سنہ ۱۳۵۹ھ / ۱۹۳۹ء

وہی ہیں طاہر وہی مطہر وہی ہیں شافع وہی پیمبرؐ وہ سب سے افضل وہ سب سے بالا وہ سب کے رہبر وہ سب سے برتر

تحیّت ان پر درُود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

شفیق سب کے ادیب سب کے انیس سب کے خلیل سب کے رفیق سب کے حبیب سب کے رئیس سب کے کفیل سب کے

تحیّت اُن پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

مہ منوّر ہیں وہ عرب کے نہ ابر ان پر نہ کوئی ہالا جہاں کے حق میں سبب طرب کے بہ لطف برتر بہ خُلق اعلا

تحیّت ان پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

حکیم اُمت رحیم صورت کریم سیرت عظیم ہیبت شریف طینت قسیم جنّت دلیل ملّت رفیع رفعت

تحیّت ان پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

شہیر عالم بہ خوش کلامی عرب کے والی عجم کے حامی جہاں کے مولا جہاں میں نامی بہ دل مکرم بہ جاں گرامی

تحیت ان پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

ملا نہ اب یہ ملے گا درجہ ہوا ہے ایسا نہ کوئی ہوگا اسی سے ظاہر ہے اُن کا رتبہ کہ خود ثنا گو ہے حق تعالےٰ

تحیت ان پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

وہ ساتھ شمعِ ہُدیٰ جو لائے تو بُت ہوئے خیرہ سر جھکائے چراغ ملّت کے یوں جلائے کہ ذرّے دنیا کے جگمگائے

تحیت ان پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

کہاں تک آسیؔ یہ ہرزہ کوشی کہاں تک آخر یہ سخت جوشی کہاں تک اتنی سخن فروشی یہ کہہ کے ہو مائل خموشی

تحیّت اُن پر درود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

Marfat.com

احسنؔ مارہروی، علی احسن

المتوفی سنہ ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء

ہر اک ذرّہ چمک اٹھا ہے مہتابِ ضیا بن کر
فضا کو جگمگایا آپؐ نے شمس الضحیٰ بن کر

مرے سرکار آئے دردِ عصیاں کی دوا بن کر
سکونِ قلبِ مضطر، غم زدوں کا آسرا بن کر

نبی ہیں اور جتنے اخترِ برجِ رسالت ہیں
مرے سرکار آئے ہیں مگر شمس الضحیٰ بن کر

خدا شاہد بڑی مشکل میں تھے اللہ کے بندے
کہ وہ تشریف لائے دفعتاً مشکل کشا بن کر

پریشانِ حوادث دیکھ کر بحرِ حوادث میں
پئے تسکین انھیں کی یاد آئی ناخدا بن کر

خلیل اللہ ہے کوئی کلیم اللہ ہے کوئی
مگر آقا مرے آئے ہیں محبوبِ خدا بن کر

تمھیں نے زندگیٔ نو عطا فرمائی ہے آقا
کہ آئے مُردہ دل کے واسطے آبِ بقا بن کر

مجھی پر منحصر کیا ہے شہنشاہِ زمانہ بھی
انھیں کے آستاں پر آرہے ہیں بے نوا بن کر

سمجھ سے مادرِ ہستی کو احسنؔ کوئی کیا سمجھے
کہ دنیا میں مرے سرکار آئے جانے کیا بن کر

Marfat.com

آغا شاعر قزلباش دہلوی، مظفر بیگ

المتوفی سنہ ۱۳۵۹ھ / ۱۹۴۰ء

ارادہ جب کروں اے ہم نشیں مدحِ پیمبرؐ کا
قلم لے آؤں پہلے عرش سے جبریلؑ کے پر کا

معطر ہے دو عالم یا محمدؐ کیسی خوشبو ہے
کھُلا ہے کیا کوئی حلقہ تری زلفِ معنبر کا

تسلی رہتی تھی عاشق کو اس کے پاس رہنے سے
اسی باعث سے سایہ اُڑ گیا جسمِ پیمبرؐ کا

محمدؐ کہتے کہتے دم نکل جائے تعشق میں
جبھی تو کام نکلے گا قضا سے زندگی بھر کا

کہیں ایسا نہ ہو شاعرؔ کو اپنے بھول ہی جاؤ
مرے مولا! ذرا تم دھیان رکھنا روزِ محشر کا

Marfat.com

کیفؔ ٹونکی، حافظ محمّد عالمگیر خان

المتوفی سنہ ۱۳۵۹ھ
۱۹۴۰ء

درِ نبیؐ پر پڑا رہوں گا، پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھُلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا
مریضِ فرقت جئے گا کیونکر، جیا تو جینا حرام ہوگا
نہ چین ہوگا برنگِ بسمل تڑپ تڑپ کر تمام ہوگا
خلاف معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوگا
خدا بھی ہوگا اُدھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہوگا
کئے ہی جاؤں گا عرض مطلب، ملے گا جب تک نہ دل کا مطلب
نہ شام مطلب کی ہوگی ہرگز نہ یہ فسانہ تمام ہوگا
جو دل سے ہے مائل پیمبر، یہ اس کی پہچان ہے مقرّر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر درود ہوگا سلام ہوگا
اسی توقع پہ جی رہا ہوں، یہی تمنّا جلا رہی ہے
نگاہِ لطف و کرم نہ ہوگی تو مجھ کو جینا حرام ہوگا
یہاں نہ مقصد ملا تو کیا ہے وہاں ملے گا طفیلِ حضرت
ہمارا مطلب ادھر سے ہوگا نہ صبح ہوگا نہ شام ہوگا
ہوئی جو کوثر پہ باریابی تو کیفؔ میکش کی دھُن یہ ہوگی
بغل میں مینا، نظر میں ساقی، خوشی سے ہاتھوں میں جام ہوگا

Marfat.com

اکبرؔ الہ آبادی، سید اکبر حسین

المتوفی سنہ ۱۳۶۰ھ
۱۹۴۱ء

وجد میں لائے گا یہ مضمون اہلِ ذوق کو
دُھوم تھی روزِ ازل اِس سیّدِ ذی جاہ کی

جب رُکے آثارِ فطرت کہہ کے حرفِ لَا اِلٰہ
نورِ احمد سے اُٹھی آواز اِلّا اللہ کی

—○—

دُرفشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

Marfat.com

خلقؔ، نواب بہادر یار جنگ

المتوفی سنہ ۱۳۶۳ھ
۱۹۴۴ء

اے کہ ترے وجود پر خالقِ دو جہاں کو ناز
اے کہ ترا وجود ہے وجہِ وجودِ کائنات

اے کہ ترا سرِ نیاز حد کمالِ بندگی
اے کہ ترا مقام عشق قرب تمام عین ذات

خوگرِ بندگی جو تھے تیرے طفیل میں ہوئے
مالکِ مصر و کاشغر وارثِ دجلہ و فرات

ترے بیاں سے کھل گئیں، ترے عمل سے حل ہوئیں
منطقیوں کی الجھنیں، فلسفیوں کی مشکلات

مدحتِ شاہِ دوسرا مجھ سے بیاں ہو کس طرح
تنگ میرے تصوّرات پست میرے تخیلات

Marfat.com

مولینا شفق عماد پوری، سید حسن مرتضیٰ

المتوفی سنہ ۱۳۶۳ھ
۱۹۴۴ء

فیض دم مسیح کی دہر میں کیا ہوا چلی
نرگسِ خفتہ جاگ اٹھی کھلنے لگی کلی کلی

پھولوں کے عطر سے بسی صحنِ چمن کی ہر روش
سنبل مشک بو سے ہے چین و ختن گلی گلی

غنچے کا پٹکا کھل گیا، گل کی قبا مسک گئی
دوڑیں چمن کی نکہتیں ایسی پڑی چلا چلی

غنچہ گل نکل گیا گوشۂ اعتکاف سے
بلبلِ بے قرار کے دل کو ہے کتنی بے کلی

لالہ کا شور لا الٰہ گونج رہا ہے باغ میں
رقص میں برگ برگ ہے وجد میں ہے کلی کلی

ذکرِ خفی میں گرم ہے سوسنِ سبز کی زباں
بلبلِ باغ کرتی ہے ذکر بہ نغمہ جلی

ابر کہے ہُوَ الغفور نرگس تر ہُوَ البَصِیر
پھول پڑھیں ہُوَ الجمیل سرو کہے ہُوَ العَلی

آنکھیں بچھائیں راہ میں بلبلِ دل فروز نے
کہنے کو خیر مقدم سرورِ دیں صبا چلی

Marfat.com

بیدم شاہ وارثی رح

المتوفی سنہ ۱۳۶۳ھ
۱۹۴۴ء

آئی نسیم کوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کعبہ ہمارا کوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مصحفِ ایماں روئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لے کے مرا دل آئیں گے مر جائیں گے مٹ جائیں گے
پہنچیں ہم تا کوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

طوبیٰ کی جانب تکنے والو، آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قد دل جوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نام اسی کا باب کرم ہے دیکھ یہی محرابِ حرم ہے
دیکھ خمِ ابروئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدم دل کی دُنیا لہکی
کھُل گئے جب گیسوئے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

خالد بنگالی، محمود الرّب صدّیقی

المتوفی سنہ ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء

خسروِ سرمد، تخت نہ مسند، فخرِ اَب وجَد، یعنی محمدؐ
نورِ ممجّد، روحِ معنبر، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

گوہرِ وحدت، آیۂ رحمت، کانِ فتوّت، بحرِ نبوّت
عاشقِ اُمّت، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

جانِ دوعالَم، حق کے مُکرّم، اپنے رب کی شانِ مُعظّم
لُطفِ مُجسّم، خاصۂ داور، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

یادِ نبیؐ ہے یُمن سے مملو، روزِ شفاعت ثقل ترازو
جسم کی خوشبو عطر سے بڑھ کر، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نور سے جن کے طور ہوں سینے، بغض ہو دل میں اور نہ کینے
جاؤ مدینے گر نہیں باور، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مجدِ شمائل، وصف میں کامل، اقصیٰ جن کی پہلی منزل
سیدِ عادل، فقر کے داور، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

Marfat.com

نیّرِ بطحا، انجمِ طٰہٰ، ماہِ دنیٰ اور مہرِ تدلّیٰ
زینتِ کعبہ، رونقِ منبر، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مامنِ ایماں، ملجاءِ عرفاں، سایۂ یزداں، رکنِ عزیزاں
حسن کے ارماں، عشق کے دلجو، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہیبتِ حقّہ، نکبتِ باطل، شوکتِ عظمیٰ، قدرتِ کامل
حکمتِ فاضل، حرکتِ ابرو، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جلوۂ عارض، شکلِ احد میں، صبحِ ازل میں، نورِ صمد میں
شامِ ابد میں ظلمتِ گیسو، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جاہِ سکندر، حشمتِ کسریٰ، گردِ سواری اللہ اللہ
عرش پہ تکیہ، فرش پہ قابو، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نقشِ کفِ پا، ماہِ یمن میں، خاکِ قدم ہے مشکِ ختن میں
درج دہن میں دنداں لُولُو، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اہلِ صفا میں ناسوت احمد، اہلِ فنا میں ملکوت احمد
جبروت احمد آگے ہو ہو، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

سائلؔ دہلوی، نواب سراج الدین احمد خاں

المتوفی سنہ ۱۳۶۴ھ
۱۹۴۵ء

کب تک رہے سینہ میں تمنائے مدینہ
کب تک دلِ بیتاب کہے ہائے مدینہ

مرجاؤں مدینے میں، مدینے میں لحد ہو
لے جاؤں لحد میں، میں تمنّائے مدینہ

آبیٹھو مرے دل میں کہ دل عرشِ بریں ہے
تم چاہو تو سینہ مرا بن جائے مدینہ

یارب مرے دل میں رہے یثرب کی تمنّا
یارب مرے سر میں رہے سودائے مدینہ

اے چشمِ تصوّر تجھے اتنا ہی بہت ہے
گھر بیٹھے نظر میں مری آجائے مدینہ

سائلؔ کی تمنّا ہے شب و روز الٰہی
ہر دم مرے دل میں رہے سودائے مدینہ

Marfat.com

بسمل جے پوری، انوار الرحمٰن نیازی

المتوفی سنہ ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء

اے رحمتِ دو عالمؐ دِل میں تجھے بساؤں
آنکھوں میں تجھ کو رکھوں تیرے ہی گیت گاؤں
میں جس کسی کو دیکھوں جس سے نظر ملاؤں
پہچان لوں کہ تو ہے ہر جا تجھی کو پاؤں
اے رحمتِ دو عالمؐ دِل میں تجھے بساؤں

دنیا تمام کیا ہے، تیرا نگار خانہ
تو آپ جلوہ گر ہے، دنیا کا ہے بہانہ
بلبل کی خوش نوائی، مطرب کا ہر ترانہ
پردے سے آ رہی ہے ایک صوتِ سرمدانہ
اے رحمتِ دو عالمؐ دِل میں تجھے بساؤں

خلوت برنگ محفل، محفل برنگ خلوت
کچھ اعتبار عادت، کچھ اعتبارِ فطرت
آنکھیں اسیرِ جلوہ، جلوہ اسیرِ صورت
ہیں صورت اور جلوہ دونوں اسیرِ اُلفت
اے رحمتِ دو عالمؐ دل میں تجھے بساؤں

کون و مکاں بھی تیرے، تیرا ہی لامکاں بھی
رنگیں تجلّیاں بھی، نمکین شوخیاں بھی
آباد تیرے دم سے صحرا بھی بوستاں بھی
بسمل کا دیدۂ و دل اور جانِ ناتواں بھی
اے رحمتِ دو عالمؐ دل میں تجھے بساؤں

سہیل اعظم گڈھی، اقبال احمد خاں

المتوفی سنہ ۱۳۶۵ھ
۱۹۴۶ء

احمد مُرسل، فخرِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم — مظہرِ اوّل، مرسلِ خاتم صلّی اللہ علیہ وسلّم

جسمِ مزکّٰی، روحِ مصوّر، قلبِ مجلّٰی، نورِ مقطّر — حُسنِ سراپا، خیرِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلّم

طینت جس کی سب سے مُطہّر بعثت جس کی سب سے مؤخّر — خلقت جس کی سب پہ مقدم صلّی اللہ علیہ وسلّم

فرد و جماعت امر و اطاعت کسب و قناعت عفو و شجاعت — حل کئے جو اسرار تھے مبہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

ربط و تصادم، طوع و تحکم، فقر و تنعم، عدل و ترحم — سب کے حدود بتائے باہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

دلق میں جس نے سلطانی کی جنگ میں جس نے جہاں بانی کی — زہد و سیاست کر دیئے توأم صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہ مصداق دَنیٰ فتدلّٰی جس کی منزل عرشِ معلّٰی — نکتہ ما اوحی، کا محرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

جتنے فضائل جتنے محاسن ممکن ہیں ہو سکتے ہیں ممکن — حق نے کئے سب ان میں فراہم صلّی اللہ علیہ وسلّم

علمِ لدنّی شانِ رحیمی خلقِ خلیلی شانِ کریمی — زہدِ مسیحا، عفتِ مریم صلّی اللہ علیہ وسلّم

بندہ اور خدا سے واصل خاکی اور انوار کا حامل — امی اور اسرار کا محرم صلّی اللہ علیہ وسلّم

جس کی ہراول فوج سلیماں جس کے منادی موسیٰ عمراں — جس کے مبشر عیسیٰ مریمؑ صلّی اللہ علیہ وسلّم

برمغِ فارس، قُدس کے رہباں، کشورِ بابل وادیٔ کنعاں — سب کی زباں پر مژدۂ مقدم صلّی اللہ علیہ وسلّم

Marfat.com

کفر کی ظلمت جس نے مٹائی دین کی دولت جس نے لٹائی — لہرایا توحید کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم
باغِ جہاں کا حارس نامی جس نے مٹائی رسمِ غلامی — پھر سے سنوارا گلشنِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
بزمِ ملل تھی نظم سے خالی بکھرے ہوئے تھے حق کے لآلی — اس نے کئے سب آکے منظم صلی اللہ علیہ وسلم
بچھڑے ہوؤں کو گلے سے ملایا نسل و وطن کا فرق مٹایا — رہ نہ گیا کچھ تفرقہ باہم صلی اللہ علیہ وسلم
وہم کی ہر زنجیر کو توڑا، رشتہ ایک خدا سے جوڑا — شرک کی محفل کر دی برہم صلی اللہ علیہ وسلم
حفظِ مراتب، پاسِ اخوت، سعی و توکل، رفق و فتوت — تلک حدود اللہ میں منضم صلی اللہ علیہ وسلم
الفتِ قربیٰ، قطعِ علائق، حبِّ وطن اور حبِّ خلائق — کر دیئے سب توحید میں مدغم صلی اللہ علیہ وسلم
جس پہ تصدق وحیِ الٰہی کنکریاں دیں جس کی گواہی — جس کا تفوق سب پہ مسلّم صلی اللہ علیہ وسلم
ارض و سما میں آیۂ رحمت روزِ جزا میں سایۂ رحمت — جس کی دعوت اسلم تسلم صلی اللہ علیہ وسلم
آئینۂ الطافِ الٰہی، رحمتِ جس کی متناہی — جس کی ہدایت ارحم ترحم صلی اللہ علیہ وسلم
راہ میں کانٹے جس نے بچھائے، گالی دی پتھر برسائے — اس پر چھڑکی پیار کی شبنم صلی اللہ علیہ وسلم
سم کے عوض دارو دئے شفا دی، طعن سنے اور نیک دعا دی — زخم سہے اور بخشا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم
اُسوۂ اجمل، دینِ ممثّل، نطقِ مدلل، وحیِ منزّل — شرحِ معدّل سلمِ مسلّم صلی اللہ علیہ وسلم
قبلہ نمائے سجدہ گزاراں، شعلہ سینا، جلوہ فاراں — صبحِ بہاراں جس کا مقدم صلی اللہ علیہ وسلم
سیّدِ بطحیٰ، مخبرِ صادق، عُروۂ وثقیٰ، مصحفِ ناطق
برزخِ کبریٰ آیۂ محکم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جلیلؔ مانکپوری، جلیل حسن

المتوفی سنہ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء

الٰہی عشق دے اس کا مدینہ کا جو سلطاں ہے
محمدؐ نام ہے تاج رُسل ہے شاہِ خوباں ہے

محمدؐ قبلۂ ہر دو جہاں ہے کعبۂ جاں ہے
انیسِ بے کساں ہے چارہ سازِ دردمنداں ہے

زہے تقدیر امت کی کہ وہ پیارا نبی پایا
یتیموں کا جو وارث ہے جو ملجائے غریباں ہے

حوادث لاکھ ہوں کیا خوف مشتاقانِ شیدا کو
نبی کا جو فدائی ہے خدا اس کا نگہباں ہے

خیالِ مصطفٰےؐ کو لے کے جاتا ہوں میں محشر میں
نہ طاعت ہے نہ تقوٰی ہے یہی بخشش کا ساماں ہے

عجب تاثیر ہے صَلِّ عَلٰی نامِ محمدؐ کی
غذائے روحِ انساں ہے دوائے دردِ دوراں ہے

سواری دیکھ کر شہ کی یہ کہتے تھے فرشتے بھی
یہی فخرِ دو عالم ہے یہی محبوبِ یزداں ہے

مرا مُنہ کیا ہے جو میں دعوٰی کروں اس کی محبت کا
خدا جس کا ثنا خواں ہے خدائی جس پہ قرباں ہے

وہ خاصانِ خدا رُتبہ ملا جن کو رسالت کا
سب اخوانِ محمدؐ ہیں، محمدؐ فخرِ خواں ہے

زیارت کی تمنا ہے جو تم چاہو تو پوری ہو
مجھے مشکل سے مشکل ہے تمھیں آساں سے آساں ہے

بھٹک سکتا نہیں کوئی تمھاری پیروی کرکے
کہ جو نقشِ قدم ہے وہ چراغِ راہِ ایماں ہے

بہ حقِ احمد و آلِ محمدؐ بخش دے مجھ کو
جلیلِ خستہ یارب مغفرت کا تجھ سے خواہاں ہے

Marfat.com

اخترشیرانی، محمد داؤد خاں ٹونکی

المتوفی سنہ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۸ء

کس نے پھر چھیڑ دیا قصّۂ لیلائے حجاز
دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز

بھر کے دامن میں غریبوں کی دُعائیں لے جا
اے نسیم سحر، اے بادیہ پیمائے حجاز

بزمِ ہستی میں ہے ہنگامۂ محشر برپا
اب تو ہو خواب سے بیدار مسیحائے حجاز

مے افرنگ میں باقی نہ رہا کوئی سرور
ہم نے جس دن سے چکھی ہے مئے مینائے حجاز

دلِ دیوانہ دعا مانگ وہ دن پھر آئے
وہی ہم ہوں وہی سجدے وہی صحرائے حجاز

کون سے خواب میں ہے محو تو اے روحِ بلالؓ
گونج اٹھے پھر تری تکبیر سے دنیائے حجاز

خاکِ یثرب کے ہر اک ذرہ سے آتی ہے صدا
اخترِ خاک نشیں ناسیہ فرسائے حجاز

Marfat.com

حسرتؔ موہانی، سید فضل الحسن

المتوفی سنہ ۱۳۷۰ھ
۱۹۵۱ء

پھر آنے لگیں شہرِ محبّت کی ہوائیں
پھر پیشِ نظر ہو گئیں جنّت کی فضائیں

اے قافلے والو! کہیں وہ گنبدِ خضرا
پھر آئے نظر ہم کو کہ تم کو بھی دکھائیں

ہاتھ آئے اگر خاک ترے نقشِ قدم کی
سر پر کبھی رکھیں، کبھی آنکھوں سے لگائیں

نظارہ فروزی کی عجب شان ہے پیدا
یہ شکل و شمائل، یہ عبائیں، یہ قبائیں

کرتے ہیں عزیزانِ مدینہ کی جو خدمت
حسرتؔ انھیں دیتے ہیں وہ سب دل سے دُعائیں

Marfat.com

آرزو لکھنوی، سیّد انور حسین

المتوفی سنہ ۱۳۷۰ھ / ۱۹۵۱ء

ازل سے نقشِ دل ہے نازِ جانا نہ محمدؐ کا
کیا ہے لوح نے محفوظ افسانہ محمدؐ کا

بنا ہے مہبطِ جبریل کاشانہ محمدؐ کا
اب افسانہ خُدا کا ہے ہر افسانہ محمدؐ کا

ڈرے کیا آتشِ دوزخ سے دیوانہ محمدؐ کا
کہ اُٹھتے شعلے گُل کرتا ہے پروانہ محمدؐ کا

ظہورِ حال و مستقبل سے ماضی کو مِلا دوں گا،
مجھے پھر آج دہرانا ہے افسانہ محمدؐ کا

رسائی کب ہے اس تک ہوشِ انساں، عقلِ قدسی کی
جو اپنی رو میں بک جاتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

دوئی اِک داغِ تہمت، غیرتِ الزامِ بے معنی
وہ اپنا ہے جسے اپنائے یارانہ محمدؐ کا

شفاعت کی دعائیں وہ ہوا دیتے ہیں پر اس کے
جہنّم کو بجھا سکتا ہے پروانہ محمدؐ کا

یہاں سے تا بہ جنت روک ہے کوئی نہ پرسش ہے
جہاں چاہے چلا جا بن کے دیوانہ محمدؐ کا

شعاع اس پار شیشے کے، نظر اس پار شیشے کے
جھلک دیکھی کہ پہنچا اُڑ کے پروانہ محمدؐ کا

دُرود اول سخن ہو آرزو پھر شعرِ نعتیہ
زباں دھو ڈال اگر کہنا ہے افسانہ محمدؐ کا

Marfat.com

سیماب اکبرآبادی، عاشق حسین صدیقی

المتوفی سنہ ۱۳۷۰ھ
۱۹۵۱ء

اے بہارِ باغِ طیبہ، گنبدِ سبزِ رسول
قبۂ فردوس یا گلدستۂ طوبیٰ ہے تو
جلوۂ فطرت سے ہے لبریز تیرا عرض و طول
کیا مدوّر مصرعِ برجستۂ طوبیٰ ہے تو

طورِ سینا کی طرح اے سبزۂ کانِ حجاز
جلوہ گاہِ احمدِ محمود بن جاتا ہے تو
دیکھتا ہے دور سے جب تجھ کو مہمانِ حجاز
انتہائے جادۂ مقصود بن جاتا ہے تو

آہ! اے رنگین تاجِ فرقِ بستانِ رسولؐ
پردۂ رنگِ بہارِ زیرِ داماں تجھ سے ہے
ایک تو ہے حاملِ اسرارِ پنہانِ رسولؐ
چھپ نہ سکتا جو کبھی وہ چاند پنہاں تجھ سے ہے

گنبدِ خضراء تجھے مینارِ کعبہ کی قسم
صاحبِ گنبد کو دنیا کی خبر للہ دے
کیا تعجّب ہے کہ آئے جوش پر ابرِ کرم
جلوۂ بیباک تکلیفِ تجلّی گاہ دے

تو بھی دیکھے، ہم بھی دیکھیں، دیدۂ آفاق بھی
تیرے قامت پر ہو عالم شاخِ نخلِ طور کا
مضطرب بھی ہے جہاں بے صبر بھی مشتاق بھی
کھول دے کب تک چھپائے گا خزانہ نور کا

Marfat.com

سیفؔ ٹونکی، مولوی محمد شریف

المتوفی سنہ ۱۳۷۰ھ
۱۹۵۱ء

اُٹھو اُٹھو کہ شہِ نامدار آتے ہیں
کہ خاص مقصدِ پروردگار آتے ہیں

ہوا ہے عرش بھی مائل زمین کی جانب
فرشتے عرش سے یوں بار بار آتے ہیں

یہ ساری اُمتِ عاصی کی خوش نصیبی ہے
کہ آج اس کے بڑے غمگسار آتے ہیں

بڑھائیں نورِ نظر دیکھیں حُسن کا جلوہ
کہ جن کا آنکھوں کو تھا انتظار آتے ہیں

خراج دیں گے جنہیں پادشاہ دنیا کے
جہاں میں وہ شہِ عالی وقار آتے ہیں

ہوا ہے خلق پہ احسان شانِ ستّاری
چھپانے عیبوں کو اب پردہ دار آتے ہیں

گناہگاروں پہ یوں سیفؔ عام رحمت ہے
کہ خاص شافعِ روزِ شمار آتے ہیں

Marfat.com

صفی لکھنوی، سید علی نقی

المتوفی سنہ ۱۳۷۰ھ
۱۹۵۱ء

گہ سوئے علیؑ، گاہ نظر سوئے محمدؐ
ہے روئے علیؑ، آئینۂ روئے محمدؐ

کرتی ہے فلک پر مہ کامل کو دوپارا
اعجاز نما نرگس جادوئے محمدؐ

ہے منزلِ قوسین اک ادنیٰ سا نمونہ
دیکھو شرفِ گوشۂ ابروئے محمدؐ

سایہ سے کیا جب قد دلجو نے کنارا
بل کھا کے بنا حلقۂ گیسوئے محمدؐ

ہو مہرِ درخشاں کی نگاہوں کو چکا چوند
دیکھے جو اگر آئینۂ زانوئے محمدؐ

ہم پلّۂ کونین گر انقدرئ سبطین
جھکتا نہیں شاہین ترازوئے محمدؐ

مرحب کو پچھاڑا، درِ خیبر کو اکھاڑا
اے صلِّ علیٰ قوتِ بازوئے محمدؐ

آشوبِ قیامت سے صفی ہم کو خطر کیا
ہے پیشِ نظر قامتِ دلجوئے محمدؐ

Marfat.com

شآفی الٰہ آبادی، سید محمد شفاء الصمد

المتوفی سنہ ۱۳۷۱ھ
۱۹۵۲ء

از ربیعِ اوّلیں سرسبز شد دشت و چمن
عندلیبِ خوش نوا بر شاخِ گل شد نغمہ زن
مظہرِ آثارِ رحمت گشت در گلزارِ دہر
نرگس شہلا و وَرد و یاسمین و نسترن
نافۂ آہوئے یثرب عطر بیزی می کند
در جہاں بشکست قدر و قیمت مشکِ ختن
چوں نہ باشد عطر بیزی در ہمہ دشت و چمن
شد بہ ہر شے اندریں مہ فضل حق پرتو فگن
شیخ در صحنِ حرم در یادِ خالق نعرہ زن
بر درِ دیر ست باوجد و مسرت برہمن
اندر ایں ماہِ مبارک جلوہ گر آں بدر شد
کز فروغِ روئے او پُر نور شد ہر انجمن
بَر وَے و بر آل و اصحابش سلام بے عدد
از فقیرِ قادری باد اے خدائے ذوالمنن
کامل الایماں نباید گفت آں را زینہار
گر نباشد در دلِ او حُبِّ ایشاں موجزن

Marfat.com

مولٰنا سیّد سلیمان ندوی
المتوفی سنہ ۱۳۷۳ھ
۱۹۵۳ء

عشقِ نبویؐ دردِ معاصی کی دوا ہے
ظلمت کدۂ دہر میں وہ شمعِ ہُدٰی ہے

پڑھتا ہے دُرود آپ ہی تجھ پر ترا خالق
تصویر پہ خود اپنی مُصوّر بھی فدا ہے

نورِ نبویؐ مقتبس از نورِ خدا ہے
بندہ کو شرف نسبت مولا سے مِلا ہے

احمدؐ سے پتہ ذاتِ اَحَد کا جو مِلا ہے
مَصنُوع سے صانع کا پتہ سب کو چلا ہے

بندہ کی محبت سے ہے آقا کی محبت
جو پیروِ احمدؐ ہے وہ محبوبِ خُدا ہے

آمد تری اے ابرِ کرم رونقِ عالَم
تیرے ہی لئے گلشنِ ہستی یہ بنا ہے

فردوس وجہنّم تیری تخلیق سے قایم
یہ فرق بد و نیک ترے دم سے ہوا ہے

فرمانِ دو عالم تری توقیع سے نافذ
تیری ہی شفاعت پہ رحیمی کی بنا ہے

لے جائے گا منزل سے بہت دُور بشر کو
جو جادہ سفر کا ترے جادہ کے سِوا ہے

وحشت کلکتوی، سیّد رضا علی

المتوفی سنہ ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۵ء

تو جو اے ماہِ عرب عالم کی زینت ہوگیا
نور تیرا کس کے جلوے کی بشارت ہوگیا

نور تیرا دافعِ آثارِ ظلمت ہوگیا
ایک عالم کے لئے شمعِ ہدایت ہوگیا

غم ترا آیا ہے دل میں عیش کا ساماں لئے
دُور کلفت ہوگئی اندوہ رخصت ہوگیا

بچھ گئی ہے چادرِ خارِ مغیلاں دشت میں
تیرے وحشی کے لئے سامانِ رحمت ہوگیا

سادہ دل عاشق کہ تھا مشتاق تیری دید کا
دیکھ کر آئینۂ دل محو حیرت ہوگیا

کیوں نہ منظور نظر ہو تیرے کوچہ کا غبار
عین یہ تو سُرمۂ چشمِ بصیرت ہوگیا

روحِ انور کا تصوّر وجہِ خاموشی ہوا
اک پری کا جلوہ تھا دیوانہ وحشت ہوگیا

Marfat.com

علامہ مناظر احسن گیلانی

المتوفی سنہ ۱۳۷۵ھ
۱۹۵۶ء

پیارے محمد جگ ساجن تم پر واروں تن من دھن
تم ری صورتیا من موہن کبھو کرائیو تو درشن

جیا کنھڑے دِلوا ترسے
کڑکا کڑکے بدرا برسے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ نَبِيًّا

تم ری دوریا کیسے چھوڑوں تم سے توڑوں کس سے جوڑوں
تم ری گلی کی دُھول بٹوروں تم رے نگر میں دم بھی توڑوں

جی کا اب ارمان یہی ہے
آٹھوں پہر اب دھیان یہی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ نَبِيًّا

Marfat.com

مولینا ظفر علی خاں

المتوفی سنہ ۱۳۷۶ھ
۱۹۵۶ء

وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

گر ارض وسما کی محفل میں "لولاک لما" کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیّاروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا، جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

بوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی
ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکانِ فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی عاقل کو یہ قرآں کے سیپاروں میں

Marfat.com

کوثر سندیلوی، مولوی منظور احمد

المتوفی سنہ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء

مجھ کو خاکِ درِ محبوبؐ خدا ہونا ہے
خاک ہونا ہے مگر خاکِ شفا ہونا ہے

مجھ کو اکسیر سے رتبہ میں سوا ہونا ہے
یعنی خاک درِ محبوبِ خدا ہونا ہے

نالے کرتے ہوئے اٹھیں گے تمہارے عاشق
حشر میں اور بھی اِک حشر بپا ہونا ہے

اک کریم ایک رحیم ایک محب اک محبوب
حشر ہونا ہے، مگر حشر میں کیا ہونا ہے

مدد اے رحمتِ عالمؐ! مدد اے شافعِ حشر
میں گنہگار ہوں اور روزِ جزا ہونا ہے

تو وہ بندہ ہے تری شان جو دیکھے وہ کہے
بندہ ہونا ہی حقیقت میں خدا ہونا ہے

بندۂ ساقیٔ کوثر ہوں، بقول استاد
مے کے دو گھونٹ سے واعظ مجھے کیا ہونا ہے

سجدۂ پائے بتاں خوب نہیں اے کوثر
جبہ سائے درِ محبوبؐ خدا ہونا ہے

Marfat.com

اخترؔ حیدرآبادی، سید علی اختر

المتوفی سنہ ۱۳۷۷ھ
۱۹۵۸ء

تھا یہ ترے کمال کا ایک نشانِ برتری
ورنہ عرب کے گلہ باں اور دماغِ قیصری

نغمۂ حق ادھر ہوا تیرے رباب سے بلند
رُک گئے دفعتاً اُدھر سازو نوائے کافری

تو نے بتا دیا کہ تھی "عجز" میں عظمتِ عُروج
تو نے دکھا دیا کہ ہے "فقر" میں شانِ قیصری

تیرے ثباتِ عزم سے، ضبطِ شہیدِ کربلا
تیرے شکوہِ رزم پر، سطوتِ زورِ حیدری

کیسے کہوں شہِ رُسل، میں بھی ترا غُلام ہوں
قبلۂ بندگی مرا، تیرا حریمِ سروری

نفس ذلیل و خود پرست، عقل ضعیف و ہرزہ کار
سلسلۂ عمل نہیں، لوثِ گناہ سے بری

قابلِ عفو گو نہیں، میری سیاہ کاریاں
بندہ نواز ہے تری شانِ عطائے سروری

ٹوٹ رہے ہیں دم بدم، جانِ حزیں پہ سنگِ غم
پیس رہی ہے پے بہ پے گردشِ چرخِ چنبری

تیرا مطیع اور یوں صیدِ زُبونِ روزگار
تیرا غلام اور یہ بارشِ تیرہ اختری

خاکِ رہِ نیاز ہوں، رتبۂ امتیاز دے
حوصلۂ بلندی و ہستیٔ سرفراز دے

Marfat.com

نشتر، سردار عبدالرب

المتوفی سنہ ۱۳۷۷ھ
۱۹۵۸ء

شب و روز مشغولِ صلِّ علیٰ ہوں
میں وہ چاکر خاتمِ انبیاءؐ ہوں

نگاہِ کرم سے نہ محروم رکھیو
تمہارا ہوں میں گر بھلا یا بُرا ہوں

مجھے بھی ہوں معراج، معراج والے
میں دیوانہ لیلائے معراج کا ہوں

مرے لحن پر رشک داؤد کو ہے
مدینے کی گلیوں کا نغمہ سرا ہوں

نہ کیوں فخر ہو عشق پر اپنے مجھ کو
رقیبِ خدا، عاشقِ مصطفیٰؐ ہوں

میں ہوں ہر دو عالم سے آزاد نشتر
گرفتارِ زلفِ رسولِؐ خدا ہوں

Marfat.com

ابوالکلام آزاد، محی الدین احمد

المتوفّی سنہ ۱۳۷۸ھ
۱۹۵۸ء

موزوں کلام میں جو ثنائے نبیؐ ہوئی
تو ابتدا سے طبع رواں منتہی ہوئی

ہر بیت میں جو وصفِ پیمبرؐ رقم کئے
کاشانۂ سخن میں بڑی روشنی ہوئی

ظلمت رہی نہ پرتوِ حُسنِ رسولؐ سے
بیکار اے فلک شبِ مہتاب بھی ہوئی

ساقیٔ سلسبیل کے اوصاف جب پڑھے
محفل تمام مستِ مے بے خودی ہوئی

دل کھول کر رسولؐ سے میں نے کئے سوال
ہرگز طلب میں عار نہ پیشِ سخی ہوئی

تاریک شب میں آپؐ نے رکھا جہاں قدم
مہتابِ نقش پا سے وہاں روشنی ہوئی

ہے شاہِ دیں سے کوثر و تسنیم کا کلام
یہ آبرو تمام ہے حضرتؐ کی دی ہوئی

سالک ہے جو کہ جادۂ عشق رسولؐ کا
جنت کی راہ اس کے لئے ہے کھلی ہوئی

آزاد اور فکر جگہ پائے گی کہاں
الفت ہے دل میں شاہ زمن کی بھری ہوئی

Marfat.com

سالکؔ، عبدالمجید

المتوفی سنہ ۱۳۷۹ھ / ۱۹۵۹ء

اے شاہِ انبیاءؐ و شہنشاہِ کائناتؐ
زینت طرازِ عرش ہیں تیری تجلیات
تیرا سُخن ہے وحیٔ خداوندِ دو جہاں
روشن ترے فروغِ تجلّی سے شش جہات
اے تیری ذات عقل کا پیرایۂ دوام
تیرا عمل ہے معنیٔ آیاتِ بیّنات
توحیدِ حق کا دہر میں آوازہ ہے بلند
اے تیرا نام عشق کا سرمایۂ حیات
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ ہے ترے قرب کی دلیل
یہ سب ہیں تیری ذات کے قدسی تصرفات
پہنچا نہ کوئی ترے مقامِ بلند تک
موسٰی ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات
"تو عینِ ذات می نگری در تبسّمے"

Marfat.com

دِلؔ شاہجہان پوری، حکیم ضمیر حسن خاں

المتوفی سنہ ۱۳۷۹ھ / ۱۹۵۹ء

صد شکر مستحق ہوں ریاضِ نعیم کا
وردِ زباں ہے نام رسولِ کریمؐ کا

راحت اثر ہیں خار بھی یثرب کی راہ میں
ہر آبلہ ہے پھول ریاضِ نعیم کا

روزِ جزا کہوں گا حضور رسولِ پاکؐ
میں بھی اُمیدوار ہوں لطفِ عمیم کا

افضل ہو کیوں نہ شانِ ترحّم جلال سے
انداز یہ حضورؐ کا تھا وہ کلیم کا

ہو کاش وقتِ نزع مرا خاتمہ بخیر
پیشِ نظر ہے مرحلہ اُمید و بیم کا

خاکِ مزارِ دلؔ ہو مشرف پسِ فنا
یثرب کو لے اُڑے کوئی جھونکا نسیم کا

Marfat.com

خاکی چشتی صابری امروہوی، سیّد محمد خلیل

المتوفی سنہ ۱۳۷۹ھ
۱۹۵۹ء

نورِ مجسّم نبیِّ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

رہبرِ اعظم سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلم

جلوۂ قدرت، آیۂ رحمت، شافعِ اُمّت، سایۂ وحدت

شمعِ ہدایت، حاکمِ محکم صلّی اللہ علیہ وسلم

بگڑے کام بنانے والے، ڈوبتی ناؤ ترانے والے

زخمِ جگر کے شافیٔ مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ لبوں کو ساغرِ کوثر، بخشیں گے وہ یومِ محشر

میٹنے والے امّت کے غم صلی اللہ علیہ وسلم

عام ہے رحمت خلق خدا پر، ہر دم آپ کی مالک کوثر

رحمت کے دریائے اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ مبارک سے وہ دیکھا جو نہ کسی کے فہم میں آیا

یعنی جلوۂ ربِّ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

گُل میں ان کا رنگ و بو ہے چرچا ان کا چاروں سُو ہے

جگمگ ان کے نور سے عالم صلّی اللہ علیہ وسلم

قبریں جلوہ دکھانے والے سوئے ہوؤں کو جگانے والے

کھانے والے اوروں کا غم صلی اللہ علیہ وسلم

ہنستے ہوؤں کو رلانے والے، روتے ہوؤں کو ہنسانے والے

رکھ کر آنکھیں اپنی پُرنم صلی اللہ علیہ وسلم

مشک و گلاب پسینہ ان کا، خطّہ خلد مدینہ ان کا

روضہ ان کا عرش سے اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

بارش رحمت کام ہے ان کا ساغرِ وحدت جام ہے ان کا

ساقیٔ کوثر اسمِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

وعدۂ جنّت اس کے لئے ہے ان کی شفاعت اس کے لئے ہے

وردِ زباں ہو جس کے پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

آل عبا کو شامل کر کر، ورد کیا کر خاکی اکثر

عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

Marfat.com

نعیمؔ مرادآبادی، مولٰینا سیّد نعیم الدین قادریؒ

المتوفی سنہ ۱۳۶۷ھ
۱۹۴۸ء

غریبوں کی حاجت روا کرنے والے　　فقیروں کو دولت عطا کرنے والے

عفو کرنے والے عطا کرنے والے　　کرم چاہتے ہیں خطا کرنے والے

اشاروں سے مُردے جلا دینے والے　　تبسّم سے دل کی دوا کرنے والے

سناتے ہیں تفسیرِ تنزیلِ محکم　　جنابِ نبیؐ کی ثنا کرنے والے

نہیں جانتے رنج و غم چیز کیا ہے　　تری یاد صبح و مسا کرنے والے

ہدایت سے اُن کی ہوئے دادگستر　　ستم کرنے والے جفا کرنے والے

اسیرانِ عصیاں کی شانِ کرم سے　　شفاعاتِ روزِ جزا کرنے والے

وہ صدیقِ اکبرؓ وفا کرنے والے　　نبیؐ پر دل و جاں فدا کرنے والے

نعیمِ سیاہ کار پر بھی کرم ہو
دو عالم کو دولت عطا کرنے والے

جگرؔ مرادآبادی، علی سکندر

المتوفی سنہ ۱۳۷۹ھ / ۱۹۶۰ء

اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِؐ مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمت سلطانِؐ مدینہ

تو صُبح ازل آئینۂ حُسنِ ازل بھی
اے صَلِّ علیٰ صورتِ سلطانِ مدینہ

اے خاکِ مدینہ تری گلیوں کے تصدّق
تو خُلد ہے تو جنتِ سلطانِ مدینہ

ظاہر میں غریب الغربا پھر بھی یہ عالم
شاہوں سے سوا سطوتِ سلطانِ مدینہ

اس طرح کہ ہر سانس ہو مصروفِ عبادت
دیکھوں میں درِ دولت سلطانِ مدینہ

کونین کا غم، یادِ خدا، دردِ شفاعت
دولت ہے یہی دولت سلطانِ مدینہ

اس امّتِ عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا
نازک ہے بہت غیرتِ سلطانِ مدینہ

اے جاں بلب آمدہ، ہشیار، خبردار
وہ سامنے ہیں حضرت سلطانِ مدینہ

کچھ اور نہیں کام جگرؔ مجھ کو کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطانِ مدینہ

Marfat.com

نوحؔ ناروی: محمد نوح

المتوفی سنہ ۱۳۸۰ھ
۱۹۶۰ء

سامنے جس کی نگاہوں کے مدینا آیا
لطف کے ساتھ اسے مرنا اسے جینا آیا

تابشِ حسنِ محمدؐ تھی یہ معراج کی رات
ہر چمکتے ہوئے تارے کو پسینا آیا

زندگی وادیٔ یثرب میں بسر کرنا تھی
حضرت خضرؑ کو جی بھر کے نہ جینا آیا

اپنی گردش سے اسی وجہ سے نازاں ہے فلک
کہ طوافِ درِ اقدس کا قرینا آیا

بیٹھے اس شان و حشم سے وہ سرِ زینِ براق
سمجھے جبریلؑ کہ خاتم میں نگینہ آیا

حوضِ کوثر کے قریں مالکِ کوثر کی قسم
وہ ہے کافر جو کہے مجھے کو نہ پینا آیا

ناخدا جب ہو محمدؐ سا تو ہم کیوں یہ کہیں
نوحؑ طوفانِ حوادث میں سفینہ آیا

Marfat.com

امجد حیدر آبادی، احمد حسین

المتوفی سنہ ۱۳۸۰ھ
۱۹۶۱ء

فرقت میں جاں برباد ہے آیا ہے اب آنکھوں میں دم
جا کر سنائے کون انھیں افسانۂ بیمارِ غم
پیغام بر ملتا نہیں بے چارہ و بے کس ہیں ہم
اِنْ رِنْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهِ النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

کیا شکل کھینچی واہ وا ، قرباں ترے دستِ قضا
پڑھتے ہیں جس کو دیکھ کر حور و ملک صَلِّ عَلٰی
کیا رنگ ہے کیا روپ ہے کیا حُسن ہے نامِ خُدا
مَنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ کَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

کیا پوچھتے ہو ہمدمو! مجھ سے محبت کا مزا
دل چاک ہے ٹکڑے جگر، تن زخمیٔ تیغِ جفا
سننا دہانِ زخم سے رہ رہ کے آتی ہے صدا
اَکْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِنْ سَیْفِ هِجْرِ الْمُصْطَفٰی
طُوْبٰی لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِیْهِ النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

پیراہنِ دل چاک ہے، ٹکڑے ہے جیب و آستیں
جینے سے جی بیزار ہے ہونٹوں پہ ہے جانِ حزیں
اچھے مسیحا بے رخی بیمار سے اچھی نہیں
یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِكْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسُ اَیْدِ الظَّالِمِیْنَ فِی الْمَوْکِبِ وَالْمُزْدَحَمْ

وہ جو اک بے کسوں کا یار ہے
سید کونین کا سرکار ہے

زلف کی تاروں میں حسن و نکہت کونین ہے
دو جہاں کے مہ جبیں کا اور سب کا مہ جبیں تیرا

تصور تیرا جنت ہے، محبت تیری بخشش ہے
یہ رتبہ اور یہ درجہ شفیع المذنبیں تیرا

رہے گا حکم تیرا کارفرما روز آخر تک
لقب اے شافع محشر ہے ختم المرسلیں تیرا

توجہ کی نظر وقت شفاعت اس پہ بھی رکھنا
کہ ادنیٰ اُمّتی ہے ہادیٔ خلوت نشیں تیرا

Marfat.com

اِصطفا لکھنوی، حاجی اصطفا خاں

المتوفی سنہ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء

جڑے ہوئے ہیں جو دِل میں مرے نگینے سے
یہ داغِ ہجر ہیں لایا ہوں جو مدینے سے

نہ کیوں ہو نورِ مجسّم وہ جسمِ بے سایہ
نکال دی گئی ظلمت ہو جس کے سینے سے

مہکتی رہتی ہیں جس سے مدینہ کی گلیاں
علاقہ کیا کسی خوشبو کو اُس پسینے سے

نہ رہ سکے گا مدینہ میں بے ادب گستاخ
وہی رہے گا یہاں جو رہے قرینے سے

سفرِ حجاز کا جب اصطفا ہو آخر بار
تو جان ساتھ ہی نکلے مری مدینے سے

ادیبؔ سہارنپوری، عبدالرؤف

المتوفی سنہ ۱۳۸۳ھ
۱۹۶۳ء

مطلعِ عالم پہ ہر سُو موت ہے چھائی ہوئی
سُرخ برہنہ پھر رہی ہے زیست گھبرائی ہوئی

ہے زمیں لرزاں کہ اب محشر بپا ہونے کو ہے
آسماں بھی ہے سراسیمہ کہ کیا ہونے کو ہے

امنِ عالم خوں فشاں ہے زانوؤں میں سر دیئے
گونجتے ہیں ہر طرف شیطاں کے خونی قہقہے

مادیّت کے کرشمے الامان والحذر
قہقہہ زن ہے جہالت علم وفن کی لاش پر

بڑھ رہی ہے بربریت سیلِ بربادی لئے
آندھیوں کی رو پہ ہیں تہذیبِ حاضر کے دیئے

بڑھ گیا ہے بے نہایت زندگی میں انتشار
ہر گھڑی دنیا کو ہے بربادیوں کا انتظار

بے طرح دنیا کا امن وعافیت تاراج ہے
اب جہاں تک دیکھئے بے چینیوں کا راج ہے

پانی پانی ہو رہا ہے دورِ وحشت ثرم سے
کارناموں پر ترقی یافتہ انسان کے

ملّتوں کو جو چلائے جادۂ تخریب پر
لعنت ایسے علم پر پھٹکار اس تہذیب پر

آہ اے گمراہ مغرب اے گرفتارِ اجل
مجھ سے سُن ناداں یہ ہے مذہب سے بیزاری کا پھل

الامان مذہب سے بیزاری کا جذبہ الامان
جس سے چھا جاتی ہیں قلب و ذہن پر تاریکیاں

پھینک دیتا ہے اٹھا کر مرکزِ ہستی سے دُور
سلب کر لیتا ہے کشتِ دل سے نم آنکھوں سے نور

مٹتا ہے بے تحاشا چھینتا ہے بے درنگ
روح کی پاکیزگی صادق بیانی کی اُمنگ

ذہنیت کو کر کے بیجا خود شناسی کا اسیر
چپکے چپکے گھونٹتا رہتا ہے آوازِ ضمیر

کیوں نہ میں کہہ دوں ادیبؔ آخر جو میرے دل میں ہے
اُمّتِ تہذیبِ حاضر بھی اسی منزل میں ہے

چیخ اٹھنا چاہتی ہے غم سے گھبرا کر زمین
رحمۃ للعالمینؐ یا رحمۃ للعالمینؐ

حمید عظیم آبادی

المتوفی سنہ ۱۳۸۳ھ
۱۹۶۳ء

چارۂ دردِ لا دوا تم ہو
بے سہاروں کا آسرا تم ہو

دلِ عاشق سے کب جدا تم ہو
آرزو تم ہو مُدّعا تم ہو

مامنِ غم ہے خاک طیبہ کی
ہمدم آہ نارسا تم ہو

دل کی دنیا نثار قدموں پر
جان پامال مُدّعا تم ہو

کر گئی برق طور کو روشن
چشمِ مشتاق کی ضیا تم ہو

دردِ الفت شریکِ ہستی ہے
اپنے عاشق سے کب جدا تم ہو

کیوں ہیں آہوں کا مفت لوں احساں
درد سے میرے آشنا تم ہو

ہر نفس رشتۂ وفا پیما
جانِ مضطر کا مُدّعا تم ہو

میرا سینہ بہار کا نقشہ
دلِ پُر داغ کی ضیا تم ہو

کیوں امیدوں کا کارواں بھٹکے
خضرِ منزل ہو رہنما تم ہو

تم سے قائم بہارِ ہر دو جہاں
زینتِ گلشنِ بقا تم ہو

کعبۂ دل حریمِ ناز بنا
بندۂ عشق کے خدا تم ہو

میری منزل تمہارا نقشِ قدم
حاصلِ جانِ مُدعا تم ہو

عرش پر بھی چراغ تم سے جلا
شمعِ کاشانۂ وفا تم ہو

ہو حمید حزیں پہ چشمِ کرم
غم بھرے دل کا مُدّعا تم ہو

Marfat.com

ظریف جیلپوری، سید حامد رضا نقوی

المتوفی سنہ ۱۳۸۳ھ / ۱۹۶۴ء

ہیں دین کے سپہر پہ مہر مبیں نبیؐ　　ہادی نبیؐ، محافظِ شرعِ متیں نبیؐ
کافر بھی جس کو مان گئے وہ امیں نبیؐ　　نزدِ خدا نبیؐ ہے خدا کے قریں نبیؐ

رحمت بنایا حق نے انہیں عالمین پر
یہ مہر بن کے آئے ہیں کل مرسلین پر

قادر خدا ہے مظہرِ قدرت نبیؐ کی ذات　　وہ ہے رحیم حاملِ رحمت نبیؐ کی ذات
عادل خدا تو روحِ عدالت نبیؐ کی ذات　　خالق ہے وہ تو افضلِ خلقت نبیؐ کی ذات

ذی شان و ذی وقار ہیں ذی اختیار ہیں
اللہ کی صفات کے آئینہ دار ہیں

معراج کو جو عرش پہ پہنچے بصد وقار　　تھے خدمتِ حضورؐ میں جبریلؑ نامدار
ہر سو شکوہ و رعب و جلالت تھا آشکار　　آتی تھی ایک سمت سے آواز بار بار

آ، اے حبیب آ، کہ بڑا انتظار تھا
کس درجہ ناگوار یہ دورِ فراق تھا

آتی تھی جس طرف سے یہ آواز دم بدم　　فوراً نبیؐ کے اُس طرف اٹھنے لگے قدم
نزدیک تر صدا سے ہوئے سرورِ امم　　باقی تھا پھر بھی فصل مگر دو کماں سے کم

اب اس طرف رسولؐ اِدھر حق کی ذات ہے
پھر کیا ہوا خبر نہیں، پردے کی بات ہے

Marfat.com

مولٰینا حامد حسن قادری (بچھرایونی)

المتوفی سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء

ھو اَفصح بمقالہ ھو اَکمل بنوالہ
ھو اَعظم بجلالہ ھو افقد بمثالہ
بلغ العُلٰی بکمالہٖ
کشف الدجٰی بجمالہٖ
حسُنت جمیع خصالہٖ
صلّوا علیہ وآلہٖ

ھُوَ حامد و محمّدٌ ھو ماجد و ممجّد
ھو امجد ھو احمدٌ ھو مرشد ھو ارشد
بلغ العُلٰی بکمالہٖ

وہ بشیرؐ بھی وہ نذیرؐ بھی وہی آپؐ اپنی نظیر بھی
وہ زمیں پہ شاہ و امیر بھی وہ فلک پہ عرش مسیر بھی
بلغ العُلٰی بکمالہٖ

وہ قسیمؐ بھی وہ جسیمؐ بھی وہ نسیمؐ بھی وہ وسیمؐ بھی
وہ رؤفؐ بھی وہ رحیمؐ بھی وہ خلیلؐ بھی وہ کلیمؐ بھی
بلغ العُلٰی بکمالہٖ

وہ رفیعؐ اپنے کمال میں وہ حسینؐ اپنے جمال میں
وہ عزیزؐ اپنی خصال میں وہ فنا خدا کے وصال میں
بلغ العُلٰی بکمالہٖ

Marfat.com

وہی اَرفع الدرجات بھی وہی اکمل البرکات بھی
وہی جامع الحَسَنات بھی وہ جدا بھی، واصلِ ذات بھی
بلغ العُلیٰ بکمالہٖ

ہے انھیں کا فیض جہان میں وہ نماز میں وہ اذان میں
وہ یگانہ آن میں شان میں وہ گئے فلک پر اک آن میں
بلغ العُلیٰ بکمالہٖ

یہ جو قصرِ سبز رواق ہے یہ جو چرخ ہفت طباق ہے
یہ انھیں کے قصر کا طاق ہے یہ انھیں کے زیر براق ہے
بلغ العُلیٰ بکمالہٖ

وہ ورائے ہفت فلک گئے کہ جہاں نبی نہ مَلک گئے
وہ مقامِ قُربِ تلک گئے جو نہاں تھے نور جھلک گئے
بلغ العُلیٰ بکمالہٖ

انھیں بے حجاب خدا ملا انھیں مرتبہ یہ بڑا ملا
انھیں کیا دیا انھیں کیا ملا جو دیا دیا جو ملا ملا
بلغ العُلیٰ بکمالہٖ
کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حَسُنت جمیع خصالہٖ
صلّوا علیہ و آلہٖ

Marfat.com

فائق مخدوم پوری، سید عبدالاحد

المتوفی سنہ ۱۳۸۴ھ
۱۹۶۴ء

اڑائے گناہوں نے دامن کے پُرزے
شفاعت کی سوئی سے سینا پڑے گا

لگاؤ گے تم پار نیّا محمدؐ
بھنور میں جو اپنا سفینا پڑے گا

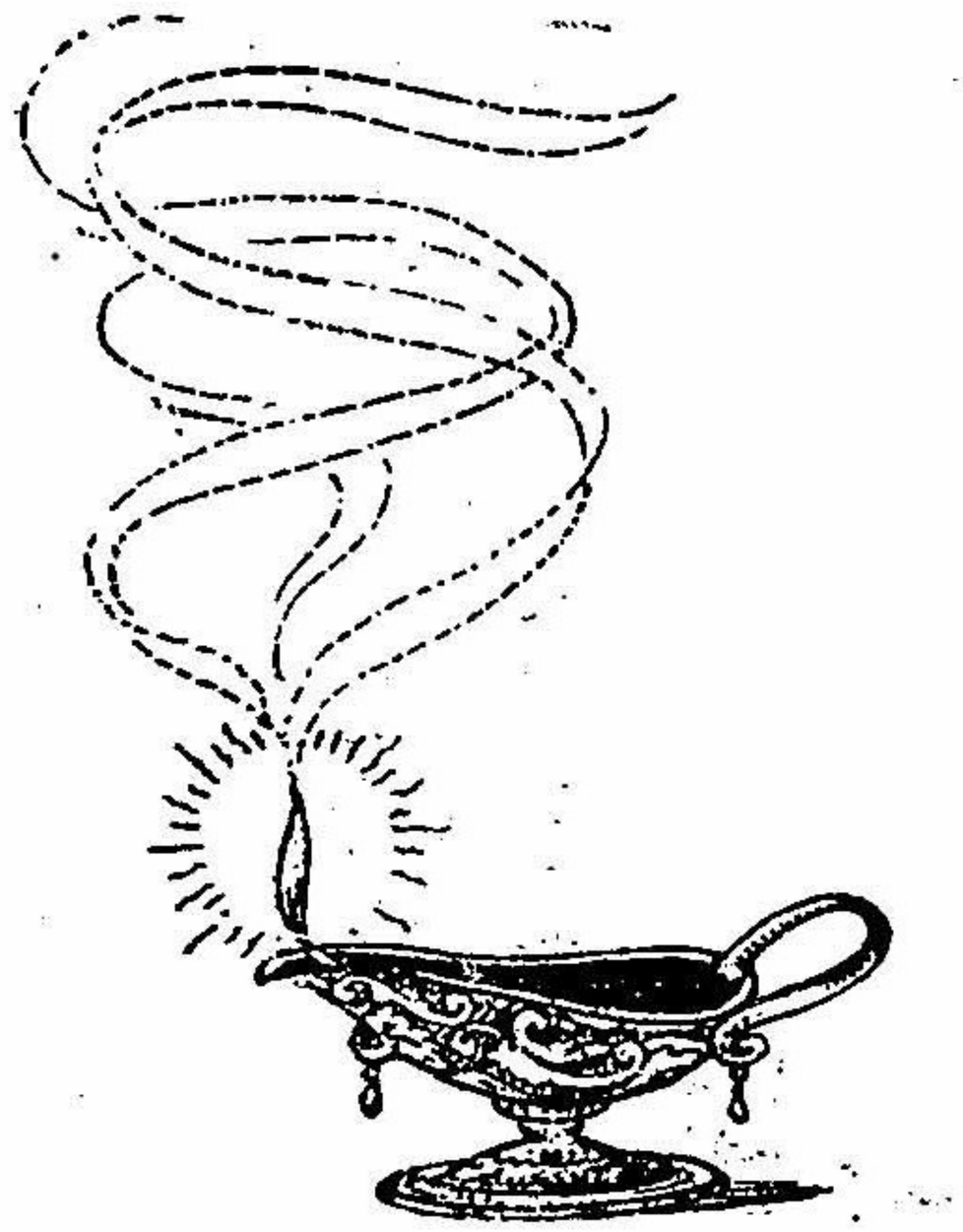

Marfat.com

حضرت معروف امیٹھوی ؒ، نبیرہ حضرت بندگی شیخ نظام الدین ؒ

المتوفی سنہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۴ء

تراست رتبۂ عالی ز حضرتِ قیوّم — کہ ہست ہر دو جہاں زیرِ حکم تو محکوم
جبیں بہ خاکِ درت پادشاہِ ہفت اقلیم — گدائے درگہِ تو افتخارِ قیصر روم
حبیبِ خاص خدا، رازدارِ سرِّ خفی — چراغِ راہ ہدیٰ پیشوائے اہلِ علوم
پئے طوافِ مزارت بہ گردِ روضۂ تو — زِ انس و جان و ملک ہست صبح و شام ہجوم
کجا بہ رفعت و وسعت رسد قیاسِ بشر — کہ فہم و علم ملائک نمی کند معلوم
شفیقِ حالِ غریباں، رفیقِ خستہ دلاں — جلیسِ صحبتِ اربابِ رنج اہلِ ہموم
گرہ کشائے جہاں دستگیرِ پیر و جواں — دوائے درد دل از بہرِ خاطرِ مغموم
شنو زِ شمّۂ احوالِ آں کہ من دارم — نصیب نیست کہ راحت زخوبیٔ مقسوم
بلا و آفت و افسردگی و یاس و درد و الم — شدہ زِ روز ولادت بنامِ من مرقوم
چناں بہ جورِ فلک خاطرم بہ تنگ آمد — کہ ہست مرگ طلب از خدا دلِ مظلوم
کجا روم بہ کہ گویم چہ چارہ سازم — زِ بس کہ لشکرِ غم بر دلم نمود ہجوم
چہ شرحِ حالِ دلِ زار خویشتن سازم — کہ مبتلائے بلا گشتہ ام زِ طالع شوم
خبر بگیر بہ تعجیل یا شہِ کونینؐ — کہ ہست نقش سرِ آبِ ہستیٔ موہوم

کشادہ دستِ دعا یا حبیبِ خاصِ خدا
زِ فیضِ عام تو معروف را مکن محروم

ابُو محمّد طَاہر سیفُ الدّین

المتوفی سنہ ۱۳۸۵ھ
۱۹۶۵ء

صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ رَبُّہٗ حَبِیْبِہٖ مَنْ حُبُّہٗ حُبُّہٗ

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمّدؐ پر صلوات بھیجے آپ وہ حبیب ہیں جن سے محبّت کرنا خدا سے محبت کرنا ہے۔

صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ رَبُّہٗ مُحَمَّدٍ عَزَّ بِہٖ حِزْبُہٗ

ربّ العزّۃ محمّد مصطفٰیؐ پر درُود بھیجے آپ وہ محمدؐ ہیں جن کے سبب سے آپ کی اُمّت نے عزّت پائی

صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ رَبُّہٗ مَنْ ھُوَ بَیْنَ خَلْقِہٖ لُبُّہٗ

خُدا محمّدؐ پر صلوات بھیجے آپ وہ ہیں جو خلقِ خداوندی میں خلاصۂ مخلوقات ہیں

مُحَمَّدٌ مِّنْ بَیْنِ رُسُلٍ خَلَتْ شَمْسُ ھُدًی وَکُلُّھُمْ شُھُبُہٗ

رسُولانِ ماسلف کے درمیان محمّدؐ مصطفٰی ہدایت کے آفتاب ہیں اور تمام پیغمبر نجُوم

مُحَمَّدٌ قَرَّبَہٗ رَبُّہٗ حَتّٰی کَقَوْسَیْنِ غَدٰی قُرْبُہٗ

محمد مصطفٰیؐ کو آپ کے رب نے یہاں تک قرب بخشا کہ آپؐ کا قُرب دو کمان جتنا رہ گیا

نُوْرٌ رُبُوْبِیٌّ بِہٖ شَرْقُہٗ مُنَوَّرٌ وَّمِثْلُہٗ غَرْبُہٗ

آپؐ پروردگار کے نُور ہیں کہ اُس سے جس طرح اس کا شرق مُنوّر ہے اسی طرح اس کا مغرب بھی۔

طُوْبٰی لِمَنْ یَّزُوْرُ مَغْنًی حَوٰی ضُلُوْعَہٗ فِی لَحْدِہٖ تُرْبُہٗ

خوشخبری اُس کے لئے جو اس منزل کی زیارت کرے جہاں کی مٹی نے خود کے اندر آپؐ کے جسدِ مبارک کو حاصل کیا ہے

Marfat.com

خَيْرُ رَسُوْلٍ مُّصْطَفًى قَدْ صَفٰى مِنْ قَذَرٍ لِشَرْعِهٖ شَرِيْعَةٌ

آپؐ بڑے ستودہ اور برگزیدہ پیغمبر ہیں آپؐ کی شریعت کا ساحل کثافت اور آلودگی سے پاک صاف ہے،

مُتَّحِدٌ بِرَبِّهٖ سِلْمُهٗ سِلْمُ لَّهٗ وَحَرْبُهٗ حَرْبُهٗ

آپؐ اپنے رب سے متحد ہیں اس طرح کہ جو آپؐ کا دوست ہے وہ خدا کا دوست ہے اور جو آپؐ کا دشمن ہے، وہ خدا کا دشمن ہے

مَنْ كَظَّهٗ مِنْ دَهْرِهٖ صَرْفُهٗ فَلْيَسْتَجِرْهُ يَنْكَشِفْ كَرْبُهٗ

جس کو گردشِ زمانہ سے غم پہنچے تو اس کو چاہئے کہ آپ کی پناہ طلب کرے اُس کا غم دُور ہو جائے گا

غَوْثٌ لِّمَنْ قَدْ مَسَّهٗ ضُرُّهٗ غَيْثٌ لِّمَنْ حَلَّ بِهٖ جَدْبُهٗ

آپؐ مضرر رسیدہ کے فریاد رس ہیں آپؐ قحط زدہ کے لئے ابرِ باراں ہیں

مُحَمَّدٌ مُّوَحِّدٌ رَّبَّهٗ تَوْحِيْدُهٗ مِنْ دِيْنِهٖ قُطْبُهٗ

محمد مصطفیٰؐ اپنے رب کی توحید کرنے والے ہیں خدا کی توحید آپ کے دین کا مرکز ہے۔

مُحَمَّدٌ حَسْبِيْ فِيْ شِدَّتِيْ طُوْبٰى لِمَنْ مُّحَمَّدٌ حَسْبُهٗ

مجھے شدت کی حالت میں محمدؐ کافی ہیں اس کے لئے خوش خبری جس کے لئے محمدؐ کفیل کار ہوں

صَلَّى عَلَيْهِ وَعَلٰى مَنْ هُمْ

خدا تعالیٰ صلوات بھیجے آپؐ پر اور اُن پر جو

عِتْرَتُهٗ صِفْوَتُهٗ صَحْبُهٗ

آپ کی آل، آپ کے خلاصہ اور آپؐ کے اصحاب ہیں

Marfat.com

حمید صدیقی لکھنوی

المتوفی سنہ ۱۳۸۵ھ
۱۹۶۵ء

پھر اہلِ حرم سے ملاقات ہوتی
پھر اشکوں سے کچھ شرحِ جذبات ہوتی

دمِ دید پھر جلوۂ نو بہ نو سے
مرے چشم و دل کی مدارات ہوتی

مدینے کی پُرنور دلکش فضا میں
نظر محوِ دیدِ مقامات ہوتی

اُدھر جلوہ گر قبۂ نور ہوتا
دل افروز ادھر چاندنی رات ہوتی

مدینہ کے احباب ہمراہ ہوتے
شبِ ماہ میں سیرِ باغات ہوتی

نظر مست صہبائے دیدار رہتی
زباں وقفِ حرف و حکایات ہوتی

خبر کچھ نہ رہتی زمین و زماں کی
وہ محویتِ خاص دن رات ہوتی

پہنچ جائیں پائینِ اقدس کی جانب
یہی آرزو اکثر اوقات ہوتی

تصوّر میں وہ مصحفِ پاک ہوتا
نگاہوں میں تنویرِ آیات ہوتی

دُعاؤں میں جامی کے اشعار پڑھتے
نظامی کی لب پر مناجات ہوتی

ادھر چشمِ پُرنم سے آنسو ٹپکتے
اُدھر رحمتِ حق کی برسات ہوتی

ادب مانعِ عرضِ اظہار ہوتا
نظر ترجمانِ خیالات ہوتی

فرشتے جسے سُن کے آمین کہتے
اک ایسی دُعا بعض اوقات ہوتی

لبِ شوق سے گو نہ اظہار ہوتا
مگر دل کو محسوس ہر بات ہوتی

بہت دن غمِ ہجرِ طیبہ میں گزرے
بس اب کچھ تلافیٔ مافات ہوتی

اَمِتْنی بھٰذا البلد یا الٰھی
دعا یہ حمید اپنی دن رات ہوتی

Marfat.com

عثمانؔ ، نواب میر عثمان علی خاں ، والیٔ حیدرآباد دکن

المتوفی سنہ ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۷ء

'قوسین چوں نہ گویم ابروئے مصطفیٰ ﷺ را — مازاغ گفتہ ایزد آں چشم حق نما را

از طاعتِ الٰہی دیدم جمالِ احمد ﷺ — واز حُبِّ مصطفائی دریافتم خُدا را

باشند مست و بے خود از بادۂ حقیقت — کیفیتے چہ گویم پیرانِ پارسا را

ہر کس کہ غوطہ زن شد در قلزمِ محبت — دارم یقیں کہ یابد آں دُرِّ بے بہا را

از مجمع کرامت از فیض تو چہ دور است — شاہا اگر نوازی درویشِ بے نوا را

گہ آبرو تو خواہی اے دل بصدقِ نیت — در بحرِ حق فنا شو یابی دُرِ بقا را

جاں را فدا نمائیم ما بر مزارِ حضرت ﷺ — گر آستانہ بوسی گردد نصیبِ ما را

دریائے فیضِ ساقی مژدہ بدہ بہ مستاں — گیرید ساغرے یا ایُّہا السکارا

اے خسروِ حسیناں اے شاہِ نازنیناں — روشن کن از تجلی کاشانۂ گدا را

من سوزشِ محبت پنہاں کنم چگونہ — آتش چو خانہ سوزد خواہد شد آشکارا

اے تاجِ کج کلاہاں سلطانِ دیں پناہاں

برحال زارِ عثمانؔ چشمِ کرم خدارا

Marfat.com

سراج لکھنوی، سراج الحسن

المتوفی سنہ ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۸ء

آئینہ دارِ تجلی ہے نظر آج کی رات
دیکھیں کیسے نہیں ہوتی ہے سحر آج کی رات

لائی ہے صبح رسالت کی خبر آج کی رات
مستند ہو گا مرا ذوقِ نظر آج کی رات

اپنے شہکار کی تکمیل پہ نازاں ہو کر
محو نظّارہ ہے خود آئینہ گر آج کی رات

کھول دیں چاند ستاروں نے بھی آنکھیں اپنی
عام ہے دعوتِ تحریکِ نظر آج کی رات

شکر ہے وہم کی پرچھائیاں نابود ہوئیں
جوہرِ کُل پہ ہے دنیا کی نظر آج کی رات

جھوم جھوم اٹھی فضا سن لیا جب نعرۂ حق
ہو کے خم ڈال دی باطل نے سپر آج کی رات

ڈھالتا جاتا ہے ہر اشکِ مسرت سورج
ہو گی اُف کتنی دلآویز سحر آج کی رات

شاہراہیں ہیں تصوّر کی برستا ہوا نور
جیسے درپیش ہے طیبہ کا سفر آج کی رات

کھل گئیں آنکھیں، حجاباتِ دو عالم اُٹھے
نظر آنے لگی دنیائے دگر آج کی رات

عشق سرمایۂ تقدیر بنا روزِ ازل
اور تقسیم ہوا حسنِ نظر آج کی رات

مُدعا دل کا کہو، نام نبیؐ لے کے سراجؔ
گلے ملتا ہے دُعاؤں سے اثر آج کی رات

Marfat.com

رآزؔ بریلوی، شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں نیازی

المتوفی سنہ ۱۳۸۷ھ / ۱۹۶۸ء

سب سے جُدا ہے، سب میں ہے شامل نورِ محمد اللہ اللہ
روحِ مجدّد جسم کا حامل نورِ محمدؐ اللہ اللہ

اہلِ طلب کا جادۂ اوّل نامِ محمدؐ ذکرِ الٰہی
اہلِ یقیں کی آخری منزل نورِ محمدؐ اللہ اللہ

کون نہ بن جائے پروانہ، کون نہ ہو جائے دیوانہ
شمعِ حقیقت، زینتِ محفل نورِ محمدؐ اللہ اللہ

ہادیٔ اعظم رہبرِ امّت، شافعِ محشر ذاتِ محمدؐ
چارہ گرِ بیتابیٔ ہر دل نورِ محمدؐ اللہ اللہ

رآزؔ یہی اک راز ہے میرا اور یہی دمساز ہے میرا
ہر دم نظروں کے ہے مقابل نورِ محمدؐ اللہ اللہ

Marfat.com

شکیلؔ بدایونی

المتوفی سنہ ۱۳۹۰ھ
۱۹۷۰ء

موت ہی نہ آجائے کاش ایسے جینے سے
عاشقِ نبیؐ ہوکر دُور ہوں مدینے سے

فرقتِ محمدؐ میں خوں فشاں ہیں یوں آنکھیں
جیسے مے چھلکتی ہو سُرخ آب گینے سے

زندگی کے طوفاں میں جب کہ ناخدا تم ہو
کیوں نہ ہوں خُدا والے مطمئن سفینے سے

کون سی دُعا ہے وہ جو اثر نہیں رکھتی
ہاں مگر یہ لازم ہے مانگئے قرینے سے

اے حسینِ بطحا سُن، ہے یہی خوشی میری
عمر بھر لگا رکھوں تیرے غم کو سینے سے

ضیاءؔ القادری بدایونی، مولٰینا محمد یعقوب حسین

المتوفی سنہ ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء

فدائے ایزدِ غفار ہوں میں — گدائے سیّدِ ابرار ہوں میں

جمالِ صورتِ حُسن آفریں کا — عجب حسنِ ابد آثار ہوں میں

لبِ جبریلؑ پر ہے یہ ترانہ — نبیؐ کا غاشیہ بردار ہوں میں

"ابوالقاسم" ہیں سلطانِؐ دوعالم — غریب و بیکس و نادار ہوں میں

ہوں صدیقؓ و عمرؓ، عثماںؓ کا خادم — غلامِ حیدرِؓ کرّار ہوں میں

نہیں مجبور میں اے دنیا والو — غلامِ احمدِؐ مختار ہوں میں

عرب کے چاند نے قسمت جگادی — رہینِ طالعِ بیدار ہوں میں

نظر ہے دشت میں سوئے مدینہ — ہوں دیوانہ مگر ہوشیار ہوں میں

خطا پوشِ جہاں اے شافعِؐ حشر — خطا پیشہ ہوں، عصیاں کار ہوں میں

میں اچھا ہوں، نصیب اچھا ہے میرا — مریضِ سیّدِؐ ابرار ہوں میں

ہوں محبوبِؐ خدا خود ناخدا جب — بھنور میں ناؤ ہو تو پار ہوں میں

ضیاؔ ہے طور سینا میرا سینہ

گدائے سرورِؐ ابرار ہوں میں

Marfat.com

ضیاؔ جعفری، میر عنایت اللہ شاہ

المتوفی سنہ ۱۳۹۰ھ
۱۹۷۰ء

حضور جانِ بہاراں حضور موجِ ظہور
تمام روحِ معانی تمام پیکرِ نور

حضور صبحِ تجلّی، حضور عینِ ظہور
حضور سلسلۂ انبیاء میں نور ہی نور

حضور مہرِ درخشاں، حضور ماہِ تمام
حضور ابرِ کرم ہیں حضور جانِ سرور

فدائے نیمِ تبسّم، متاعِ کون و مکاں
نثار زلفِ پریشاں ہزار علم و شعور

حضور نورِ مجسّم، حضور خُلقِ عظیم
حضور اُمّتِ عاصی پہ ہیں رؤف و رحیم

حضور مرکزِ ہستی، حضور جانِ حیات
وہ آئینہ کہ نمایاں ہے جس میں جلوۂ ذات

حضور رحمتِ عالم، حضور ختمِ رُسُل
بشر کے وہم سے بالاتر آپ کے درجات

نثار عارضِ گلگوں حدیثِ لالہ و گُل
حکایت لبِ شیریں وہ کاروانِ حیات

کلیم گنگ ہیں، عیسیٰ کو بھی تعجب ہے
زبان آپ کی اور بات ہے خُدا کی بات

ہیں آسمانِ نبوّت پہ آپ بدرِ مُنیر
حضور آپ کے حلقے میں مہر و ماہ اسیر

Marfat.com

روشؔ صدیقی جوالاپوری، شاہد عزیز

المتوفی سنہ ۱۳۹۰ھ
۱۹۷۱ء

صاحبِ تاجِ ختمِ نبوّت صلّی اللہ علیہ وسلم

صدر نشینِ بزم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

اس کی گلی کا ذرّہ ذرّہ مہرِ درخشاں بن کر چمکا

فرشِ قدم افلاک کی عظمت صلی اللہ علیہ وسلم

درس مروت فرماں اس کا نوعِ بشر پر احساں اس کا

امن و محبت اس کی شریعت صلی اللہ علیہ وسلم

بغض و حسد کا نام ہوا گم، چمکا رآیتِ عفو و رحم

جاگ اٹھی انساں کی شرافت صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ جبیں انسان کا چمکا، فرق مٹا محتاج و غنی کا

ایک ہوئے سرمایہ و محنت صلی اللہ علیہ وسلم

سلطاں اور ہمدوش گدایاں مولا اور شیدائے غریباں

خضرِ اُمم اور جادۂ خدمت صلی اللہ علیہ وسلم

دینِ مبیں فیضان ہے اس کا، ذوقِ یقیں احسان ہے اس کا

اس کے در کی خاک میں حکمت صلی اللہ علیہ وسلم

زاہد و عاصی، عارف و عامی سب ہیں درِ اقدس کے سلامی

سب پہ گُل افشاں دامنِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

قربِ الٰہی سنّت اس کی، حُسنِ عمل ہے طاعت اس کی

حاصلِ ایماں اس کی محبت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

علامہ تمنّا عمادی، محی الدّین

المتوفی سنہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء

اے خوش نصیب لوگو یثرب کے جانے والو — عیشِ ابد کما لو رنجِ سفر اٹھا کر

جاتے ہو تم تو جاؤ لیکن یہ یاد رکھنا — جاتے ہو میرے دل میں اِک آگ سی لگا کر

لکھی تو تھی یہ دولت تقدیر میں تمہاری — کیا پھل ملے گا مجھ کو اب خار تم سے کھا کر

آؤ ذرا کہ دے لوں تسکین اپنے دل کو — خاک قدم تمھاری آنکھوں سے میں لگا کر

اس بدنصیب کی ہے اِک عرض سنتے جاؤ — کہتا ہے چشمِ تر سے سیروں لہو بہا کر

دیکھو یہ یاد رکھنا طیبہ میں جب پہنچنا — مجھ کو نہ بھول جانا مقصود اپنا پا کر

ہو روضۂ نبیؐ پر جب حاضری تمہاری — کہنا بہت ادب سے جالی کے پاس جا کر

سرکار نیند کب تک لِلّٰہ جلد اُٹھئے — اُمت کا دم رُکا ہے گویا لبوں پر آ کر

محشر بپا ہے اُٹھئے اے شمع بزم محشر — اُمت کے سر پہ رکھئے دستِ کرم اب آ کر

بگڑی ہے بات ایسی بنتی نہیں بنائے — بیٹھے ہیں آپ ہی سے سب آسرا لگا کر

اور اِک غریب جس کو کہتے ہیں سب تمنّا — آنے کے وقت ہم نے دیکھا جو اس کو جا کر

طیبہ کی سمت رُخ تھا اشک آنکھوں سے رواں تھے — بیچارہ کہہ رہا تھا یوں ہاتھ اٹھا اٹھا کر

تا در جہان خوبی امروز کامگاری
باشد کہ بیدلاں را کامے زلب برآری

Marfat.com

ظفر، سراج الدین

المتوفی سنہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء

سبوئے جاں میں چھلکتا ہے کیمیا کی طرح
کوئی شراب نہیں عشقِ مصطفٰے کی طرح

قدح گسار ہیں اُس کی اماں میں جس کا وجود
سفینۂ دوسرا میں ہے ناخدا کی طرح

وہ جس کے لطف سے کھلتا ہے غنچۂ ادراک
وہ جس کا نام نسیمِ گرہ کشا کی طرح

طلسمِ جاں میں وہ آئینہ دارِ محبوبی
حریمِ عرش میں وہ یارِ آشنا کی طرح

وہ جس کا جذب تھا بیداریٔ جہاں کا سبب
وہ جس کا عزم تھا دستورِ ارتقا کی طرح

وہ جس کا سلسلۂ جُود ابرِ گوہر بار
وہ جس کا دستِ عطا مصدرِ عطا کی طرح

خزاں کے حجلۂ ویراں میں وہ شگفتِ بہار
فنا کے دشت میں وہ روضۂ بقا کی طرح

بسیط جس کی جلالتِ حمل سے میزاں تک
محیط جس کی سعادت خطِ سما کی طرح

سوادِ صبحِ ازل جس کے راستے کا غبار
طلسمِ لوحِ ابد جس کے نقشِ پا کی طرح

وہ عرش و فرش و زمان و مکاں کا نقشِ مراد
وہ ابتدا کے مقابل وہ انتہا کی طرح

شرف ملا بشریت کو اُس کے قدموں میں
یہ مشتِ خاک بھی تاباں ہوئی سہا کی طرح

اُسی کے حُسنِ سماعت کی تھی کرامتِ خاص
وہ اک کتاب کہ ہے نسخۂ شفا کی طرح

وہ نورِ لم یزلی تھا تہِ قبائے وجود
یہ راز ہم پہ کھُلا رشتۂ قبا کی طرح

بغیر عشقِ محمدؐ کسی سے کھل نہ سکے
رموزِ ذات کہ ہیں گیسوئے دوتا کی طرح

ریاضِ مدحِ رسالت میں راہوارِ غزل
چلا ہے رقص کناں آہوئے صبا کی طرح

نہ پُوچھ معجزۂ مدحتِ شہِ کونینؐ
مرے قلم میں ہے جنبش پرِ ہما کی طرح

جمالِ روئے محمدؐ کی تابشوں سے ظفرؔ
دماغِ رند ہوا عرشِ کبریا کی طرح

Marfat.com

یوسف ظفر

المتوفی سنہ ۱۳۹۲ھ
۱۹۷۲ء

حاملِ قرآں، نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم
شاہِ عرب، سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہر و باطن نور کا مامن ظاہر انساں باطن قرآں
دہر میں وہ اللہ کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

بت خانے برباد ہوئے اور کفر سے دل آزاد ہوئے
اس سے خدا کا دین ہے محکم صلی اللہ علیہ وسلم

عصمت و عفت کا رکھوالا، درسِ اخوّت دینے والا
عظمت کے اسرار کا محرم صلی اللہ علیہ وسلم

بے کس و ناکس کا وہ حامی، رحمتِ ایزد کا وہ پیامی
بارگہِ حق میں ہے مکرّم صلی اللہ علیہ وسلّم

لاکھوں سلام اے ہادیٔ برحق! اُمت پھر محتاج ہے تیری
جس کی زباں پر اب بھی ہے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حفیظؔ ہوشیارپوری، شیخ عبدالحفیظ سلیم

المتوفی سنہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۳ء

ظہورِ نورِ ازل کو نیا بہانہ ملا
حرم کی تیرہ شبی کو چراغِ خانہ ملا

تری نظر سے ملی روشنی نگاہوں کو
دلوں کو سوزِ تب و تابِ جاودانہ ملا

خدا کے بعد جلال و جمال کا مظہر
اگر ملا بھی تو کوئی ترے سوا نہ ملا

وہ اوجِ ہمّتِ عالی، وہ شانِ فقرِ غیور
کہ سرکشوں سے بانداز خسروانہ ملا

وہ دشمنوں سے مدارا، وہ دوستوں پہ کرم
بقدرِ ظرف ترے در سے کسی کو کیا نہ ملا

زمین سے تا بفلک جس کو جرأتِ پرواز
وہ میرِ قافلہ وہ رہبرِ یگانہ ملا

بشر پہ جس کی نظر ہو، بشر کو تیرے سوا
کوئی بھی محرمِ اسرارِ کبریا نہ ملا

خیالِ اہلِ جہاں تھا کہ انتہائے خودی
حریمِ قدس کو تجھ سا گریز پا نہ ملا

نیاز اُس کا، جبین اُس کی، اعتبار اُس کا
وہ خوش نصیب جسے تیرا آستانہ ملا

درِ حضور سے کیا کچھ ملا نہ مجھ کو حفیظؔ
نوائے شوق ملی، جذبِ عاشقانہ ملا

Marfat.com

راجہ محمد امیر احمد خاں، والیٔ محمود آباد

المتوفی سنہ ۱۳۹۳ھ
۱۹۷۳ء

سیدِ یثرب و بطحا بِاَبی اَنْتَ وَاُمّی
مرسلِ خالقِ یکتا بِاَبی اَنْتَ وَاُمّی

رہروِ عالمِ بالا ز رہِ مسجدِ اقصٰی
تابش گیسوئے اَسْرٰی بِاَبی اَنتَ واُمّی

باعصا موسیٰ عمراں بہ درِ فیضِ تو دربان
نَفَست مُحیِیِ عیسٰی بِاَبی اَنتَ واُمّی

رہبرِ راہِ شریعت بہ امانت بہ صداقت
ماحی دیر و کلیسا بِاَبی اَنتَ واُمّی

نَفَست غالیہ بیزے مولدت معجزہ خیزے
خشک شد چشمۂ ساوٰی بِاَبی اَنتَ واُمّی

جعد گیسوئے تو یٰسین خمِ زلفِ تو طواسین
طُرہ فضلِ تو طٰہٰ بِاَبی اَنتَ واُمّی

دلِ تو منزلِ داور لبِ تو موجۂ کوثر
رُخ تو جنتِ ماوٰی بِاَبی اَنتَ واُمّی

اَنتَ منّی بزبانت پئے نفست پئے جانت
پدرِ فاطمہ زہرا بِاَبی اَنتَ واُمّی

مالکِ چرخ و زمین اے بجہاں خاک نشینے
چہ نہان است و چہ پیدا بِاَبی اَنتَ واُمّی

سر بہ پیچید زمانہ زرہِ میر یگانہ
باز گو معنیٔ مولیٰ بِاَبی اَنتَ واُمّی

چوں بدیدند ز دورت ہمہ گفتند ز نورت
طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا بِاَبی اَنتَ واُمّی

سببِ اولِ خلقت مطلعِ نورِ نبوّت
مفتخرِ آدم و حوّا بِاَبی اَنتَ واُمّی

بہ گِل و آب بُدِ آدم تو بُدی سرورِ عالم
قائل کُنتُ نَبِیًّا بِاَبی اَنتَ واُمّی

کاکل تو پئے عرفاں پئے ایماں پئے قرآں
"لَیْلَۃُ الْقَدْر" تمنا بِاَبی اَنتَ واُمّی

Marfat.com

گوہر، گوہر حسین خاں

المتوفی سنہ ۱۳۹۳ھ
۱۹۷۳ء

نقاب چہرۂ پُر نور سے اُٹھالیں آپؐ
گناہگار پہ بھی اک نگاہ ڈالیں آپؐ

بھنور میں ہے مرے قلب و نگاہ کی کشتی
کہیں میں ڈوب نہ جاؤں مجھے سنبھالیں آپؐ

مری خرد نے مری زندگی کو پھونک دیا
مجھے جہنم احساس سے بچالیں آپؐ

وہ اک ردائے کرم ہے جو رحمتِ عالم
اُسی ردائے کرم میں مجھے چھپالیں آپؐ

اِس آرزو پہ مری ساری زندگی قرباں
کہ ایک بار مدینہ مجھے بلالیں آپؐ

وہ آپ کا ہے، کہیں اور جا نہیں سکتا
ہزار طرح سے گوہر کو آزمالیں آپ

Marfat.com

شرقی بن شائق

المتوفی سنہ ۱۳۹۳ھ
۱۹۷۳ء

بڑے طویل اندھیرے ہیں غم کی راہوں میں
چراغِ عشقِ محمدؐ جلا نگاہوں میں

مجھے ترے ہی کرم سے یہ پُوچھنا ہو گا
کہاں سے آئی ہے کچھ روشنی گناہوں میں

گدائے کوئے محمدؐ کی شان کیا کہئے
کہاں یہ شان ہے دنیا کے بادشاہوں میں

کرم کی بھیک ملے گی ستم رسیدوں کو
یہ کیسا تفرقہ ہے تیرے خیر خواہوں میں

چراغِ طور بھی روشن تری کرن سے ہوا
ہے تیرا حُسن زمانے کی جلوہ گاہوں میں

میں ایک سایہ ہوں جلتی ہوئی گھٹاؤں کا
چُھپا ہوا ہوں مگر دھوپ کی پناہوں میں

بس اک نگاہِ تبسّم نواز مِل جائے
تمام عمر میں ڈھلتا رہا ہوں آہوں میں

زباں ہِلی تھی ثنائے رسولؐ میں شرقی
سمٹ کے آ گئے انوار میری باہوں میں

Marfat.com

بہزاد لکھنوی (سردار حسین خاں)

المتوفی سنہ ۱۳۹۴ھ / ۱۹۷۴ء

مدینے دل و روح و جاں لے کے جاؤں
محبت کا سارا جہاں لے کے جاؤں

جو سرگرم رہتی ہے ان کی ثنا میں
وہ فکرِ سخن وہ زباں لے کے جاؤں

بھلا دوں جو کاذب ہے روداد میری
جو حق ہے وہی داستاں لے کے جاؤں

"محمدؐ محمدؐ" ہو، ہونٹوں پہ میرے
میں ایماں کی گُل کاریاں لے کے جاؤں

نہ چھوٹے کبھی یہ دیارِ مدینہ
یہ حسرت سرِ آستاں لے کے جاؤں

جو تڑپا رہا ہے مری زندگی کو
وہی دل کا دردِ نہاں لے کے جاؤں

نہیں لائقِ نذر بہزاد کچھ بھی،
میں کیا پیشِ شاہِ شہاں لے کے جاؤں

Marfat.com

دورؔ ہاشمی کانپوری (سید سعید الحسن)

المتوفی سنہ ۱۳۹۵ھ
۱۹۷۵ء

اے کہ ترا وجودِ پاک دشمنِ فتنہ پروری
اے کہ شکست کر دیا تو نے طلسمِ آذری

تیری جناب دم بخود بولہبی وخودسری
تیرے حضور سرنگوں دبدبۂ سکندری

اے کہ تری ادا ادا فاتحِ قلبِ سومنات
اے کہ تری نظر نظر حاصلِ حُسن دلبری

اے کہ دکھا دکھا دیا تو نے جمالِ حق نُما
اے کہ مٹا مٹا دیا تو نے غرورِ کافری

اے کہ ترے نیاز میں ناز کے عشوہ سازیاں
اے کہ تری عبودیت معبدِ راز خودگری

عرش سے فرش تک ترے حُسن کی جلوہ پاشیاں
فرش سے عرش تک تری جلوہ گہِ پیمبری

اے کہ تری تجلّیاں حاصلِ ظلمتِ جہاں
تیرے کرم نے سرد کی آتشِ سحر سامری

اے کہ ترا قدم قدم منزلِ امن و عافیت
اے کہ ترا نفس نفس دعوتِ اوج و برتری

تجھ سے نکھر نکھر گیا چہرۂ صدقِ کائنات
تجھ سے لرز لرز اٹھی روحِ فسونِ زرگری

تجھ سے ملا زمانے کو نظم و نظامِ حق شناس
تیرے بغیر تھی بہت زلفِ جہاں میں ابتری

گنبدِ سبز کے مکیں، خاتمِ دہر کے نگیں
شاہدِ محفلِ یقیں، گوہرِ تاجِ سروری

تیری قبائے کہنہ میں دولتِ دو جہاں کا راز
تیرے قدم میں سجدہ ریز سطوتِ حُسنِ قیصری

دیدۂ خود نگر پہ تھیں شاق تری تجلّیاں
گیسوئے بولہب میں تھی تیرے ہی دم سے ابتری

دشمنِ جاں پہ بھی اٹھی تیری نگاہِ التفات
یہ تیری شانِ مرحمت یہ تیری بندہ پروری

مستی و آگہی کا ناز نشۂ زندگی کا راز
تیرا سبُو چۂ خودی، تیری مئے قلندری

اُن پہ سلام مِل گئی جن کو ترے طفیل سے
نانِ جویں کی معرفت، نعمتِ فقرِ حیدری

صَلِّ علیٰ محمّدٍ صَلِّ علیٰ محمّدٍ
دورؔ اسی اسمِ پاک سے دونوں جہاں کی برتری

Marfat.com

شورش کاشمیری، آغا عبدالکریم

المتوفی ۱۳۹۵ھ
۱۹۷۵ء

قلم سے پھول کِھلیں، نطقِ دُرفشاں ٹھہرے
وہاں چلا ہوں جہاں گردشِ زماں ٹھہرے

وہ آستاں کہ ارادت سے مہر و ماہ جھکیں
وہ خاکِ پاک کہ ہر ذرّہ کہکشاں ٹھہرے

ہوائے کوچۂ محبوب، شکریہ تیرا
ترے کرم سے بیاباں بھی گلستاں ٹھہرے

یہ فکر دائرے بنتی رہی خیالوں میں
کوئی تو بات بہ عنوانِ ارمغاں ٹھہرے

تمام عمر مدینہ میں سونے والے کو
کہاں کہاں سے پکارا کہاں کہاں ٹھہرے

کبھی نظیریؔ و فیضیؔ کی خوشہ چینی کی
کبھی نظامیؔ و خسروؔ کے ہمزباں ٹھہرے

کبھی عراقیؔ و عطّارؔ سے نوا مانگی
کبھی ظہوریؔ و قدسیؔ کے رازداں ٹھہرے

نظر جمی کبھی حسّانؔ کے قصیدوں پر
کبھی قبیلۂ عشّاق کا نشاں ٹھہرے

نوائے مہر علی شہ کو دوش پہ رکھ کر
دیارِ گنج شکر میں بھی میہماں ٹھہرے

جنوں کا درس لیا، بوعلی قلندر سے
غزل سرائیِ حافظ کے ترجماں ٹھہرے

دیارِ شعر میں سعدیؔ کی ہمنوائی کی
نہ ماوریٰ کہیں پہنچے نہ درمیاں ٹھہرے

ادب میں مُرشدِ رومیؔ سے اکتساب کیا
وہ اس گروہ میں سرخیلِ عاشقاں ٹھہرے

غرض کہ اس درِ مشکل کُشا تک آ پہنچے
وہ ایک در کہ جہاں دَورِ آسماں ٹھہرے

بہ بارگاہِ رسالت یہ ارمغانِ فقیر
بڑا کرم ہو جو مقبول و کامراں ٹھہرے

سلام ان پہ کہ جن سے ہے نظمِ کون و مکاں
سلام ان پہ کہ جو شاہِ دو جہاں ٹھہرے

سلام ان پہ کہ جن کا نہیں مثیل کوئی
سلام ان پہ کہ جو ہادیٔ زماں ٹھہرے

سلام ان پہ جو ہم بے کسوں کی منزل ہیں
سلام ان پہ کہ جو میرِ کارواں ٹھہرے

غرض کہ ان پہ درُود و سلام کی بارش
جو ہر زمیں کے لئے ابرِ دُرفشاں ٹھہرے

جنونِ عشق اسی آستاں پہ لے آیا
جبینِ شوق جہاں سنگِ آستاں ٹھہرے

جنھیں شعور نہ تھا عقدۂ حیات ہے کیا؟
اس اک نگاہ کے صدقہ میں رازداں ٹھہرے

وہ لوگ، تھا جنھیں بے دست و پائی کا شکوٰی
اسی کے در کی غلامی سے تیغ راں ٹھہرے

ازل کے دن سے مشیّت کی مصلحت تھی یہی
کہ خاکِ طیبہ محمدؐ کا آستاں ٹھہرے

اگر چلے ہو تو سوزِ دوام لے کے چلو
زباں پہ وردِ درود و سلام لے کے چلو

نثار دیدہ و دل، عشقِ مصطفیٰؐ کی قسم
کہ یہ جنوں بھی بڑی چیز ہے خدا کی قسم

زمیں کا عجز انھیں کے قدم کا صدقہ ہے
فلک کے چہرۂ پُرنور و پُرضیا خدا کی قسم

سمندروں میں عمق ان کے فکر و دانش کا
ازل سے لے کر ابد تک کے رہنما کی قسم

جو لب کھلے تو شگوفے بھی کھِل کھِلا اُٹھے
جمالِ صاحب وَالّیل و وَالضّحیٰ کی قسم

بدل گئے کبھی تیور تو آسماں کا نپا
کلامِ پاک کی آیاتِ دل کُشا کی قسم

کھُلی ہیں اُن پہ غیاب و حضور کی راہیں
نظامِ عالم انساں کے ارتقا کی قسم

بہ آں گروہ کہ از عشقِ مصطفیٰؐ مستند
سلام ما برسانید ہر کجا ہستند

Marfat.com

سلیمؔ (ابو المکارم سلیم اللہ فہمی)

المتوفی سنہ ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء

السّلام اے مخزنِ جود و کرم — السّلام! اے مہبطِ وحیِ اتم

السّلام اے خادمت جاہ و حشم — السّلام اے چاکرت کسریٰ و جم

السّلام اے منبعِ جُود و سخا — السّلام اے مبدأ بذل و عطا

السّلام اے داروئے دردِ نہاں — السّلام! اے چارۂ بے چارگاں

السّلام اے مطلعِ اَنوارِ حق — السّلام اے محرمِ اسرارِ حق

السّلام اے ہر دُعا را واسطہ — السّلام اے شافعِ روزِ جزا

السّلام اے امّی و علّامہ ہم — عاجز از مدحت زبان و خامہ ہم

اے وجودت بہرِ حق انعامِ حق — رحمتِ عام، و صلائے عامِ حق

گردِ راہت سرمۂ اہلِ نظر — کفشِ پایت، خُسروان را تاجِ سر

ہر نظر بر لُطفِ بے پایانِ تو — چوں مگس ہر منعمے بر خوانِ تو

یا رسول اللہ! دِلم قربانِ تو — خالق و خلقش، ثنا گویانِ تو

از سلیمِ بے نوا عرضِ سلام.

کُن قبول، اے حضرتِ خیر الانامؐ

Marfat.com

عزیزؔ (مولوی عزیز الحق)

المتوفی سنہ ۱۳۹۵ھ
۱۹۷۵ء

رسولِ خدا رحمت للعالمیں ہیں — شہِ دو سرا فخرِ دنیا و دیں ہیں
وہ دارالفنا ہو کہ دارالبقا — یہ دونوں جہاں ان کے زیرِ نگیں ہیں
انہی کی بدولت ہیں جملہ خلائق — زمیں پر ہیں جو یا کہ زیرِ زمیں ہیں
زمانہ ہے ان کے اشاروں کا تابع — وہی ہیں ابوالوقت عہد آفریں ہیں
جہاں میں ہیں جتنے حکیم اور عاقل — اسی خوانِ حکمت کے سب خوشہ چیں ہیں
وہ لطفِ سراسر وہ خلقِ مجسّم — فدا حسن ہو جن پہ ایسے حسیں ہیں
ہیں عقل اور عشق ان کے آگے نگوں سر — وہ ذہنوں پہ چھائے ہیں اور دلنشیں ہیں
رؤفؐ، رحیمؐ، غنیؐ، کریم — سبھی کچھ ہیں وہ بس خدا ہی نہیں ہیں

عزیزؔ حقیر اور نعتِ پیمبرؐ
جو محمودِ خلّاقِ عرشِ بریں ہیں

Marfat.com

جعفری، سیّد محمد

المتوفی ۱۳۹۵ھ
۱۹۷۵ء

سلام بھیجوں، درُود اُس نبیؐ کو نذر کروں
کہ جس کو رحمتِ کُل عالمین کہہ تو سکوں

بلند مرتبت ایسا رسولؐ بھیجا گیا
کہ گر خدا نہ کہوں اُس کو ناخدا تو کہوں

یہ شعرِ حضرتِ اقبال مجھ کو یاد آیا،
کہ آبروئے بشر جس سے ہو گئی افزوں

"خبر ملی ہے یہ معراجِ مصطفیٰؐ سے مجھے"
"کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں"

محمدؐ عربی ہیں کہ جن کے صدقہ میں
دلِ بشر کو خدا نے دیا ہے سوزِ دروں

اُنھیں کے نور سے ہر خلعتِ وجود ملا
انھیں کے نور سے روشن جہانِ بو قلموں

محمدؐ عربی وجہِ خلقتِ افلاک
ودیعت اُن کو ہوا رب سے رازِ کُن فیکُوں

"محمدؐ عربی آبروئے ہر دو سرا"
انھیں کو قرب ملا ہے ملائکہ سے فزوں

بلندیاں شبِ معراج وہ ملیں کہ جہاں
اگر ہے عقلِ بشر کچھ تو ایک صیدِ زبوں

نہ نفسِ ناطقہ پہنچے، نہ لفظ ساتھ چلیں
بیاں کروں شبِ معراج کا تو کیسے کروں

اِک عبدِ خاص ہے مہمانِ حضرتِ معبود
چمک رہا ہے سرِ عرش ہر دُرِ مکنوں

وہ فاصلہ جو تھا قوسین بلکہ اُس سے بھی کم
مقرب اتنا کوئی ہے مَلَک سے کیا پوچھوں

یہ جبرئیل نے سِدرٰی پہ جا کے عرض کیا
تجلّیوں سے جلیں پر، اگر اس سے آگے چلوں

وہ ذاتِ پاک ہے لے کر نبیؐ کو جو آیا
حریمِ کعبہ سے اقصٰی تک اُس کی حمد کروں

ہیں انبیائے سلف راستے میں صف بستہ
دلوں میں اپنے لئے اشتیاق حد سے فزوں

وہ آدمؑ اور وہ ادریسؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ
وہ یوسفؑ اور وہ سلیمانؑ و یونسؑ ذُوالنّوں

کھڑے ہیں موسیِ عمرانؑ و خضرؑ بھی ان میں
لئے ہوئے یدِ بیضا، عصا و مُہرِ سُکوں

وجیہِ عقبٰی و دنیا وہ عیسیِ مریمؑ
ہیں منتظر کہ یہ آئیں تو میں قدم لے لوں

بُلایا کیوں شبِ معراج اور کہا کیا کچھ
خدا ہی جانتا ہے اِس میں کیا ہے رازِ دروں

خدا کرے کہ ملے جعفری کو یہ توفیق
دُرود بھیجے جو حدّ و شمار سے ہو بروں

Marfat.com

کیا مرا مُنہ ہے مری مدح نگاری کیا چیز

جب خُدا خود ہی ثنا خواں ہے رسُولِ عربیؐ

Marfat.com

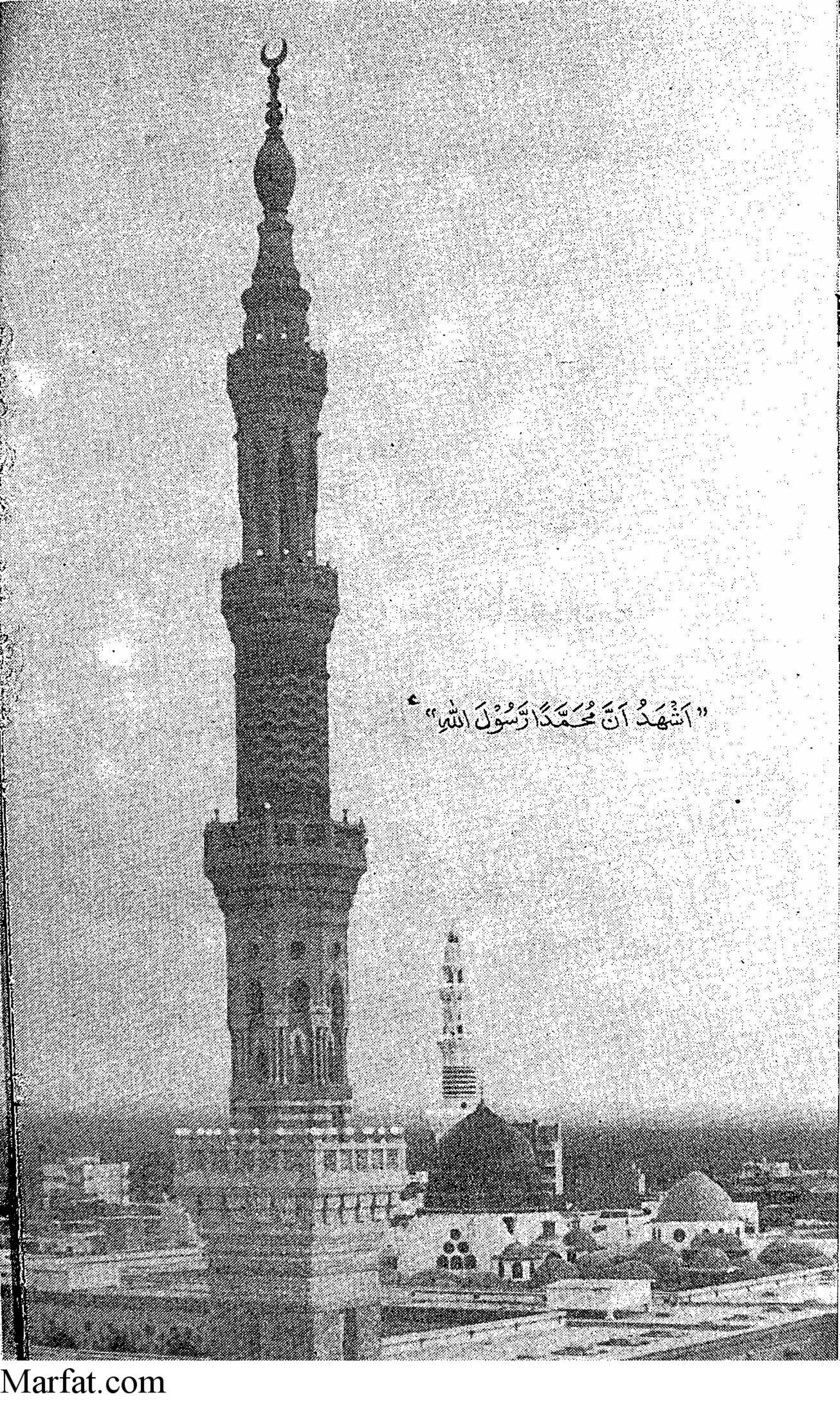

Marfat.com

جوشؔ ملیح آبادی (شبّیر حسین خاں)

اے کہ ترے جلال سے ہل گئی بزمِ کافری
رعشۂ خوف بن گیا رقصِ بتانِ آذری
خشک عرب کی ریگ سے لہرا اٹھی نیاز کی
قلزمِ حسن نازمیں اف رے تری شناوری
اے کہ ترا غبار راہ تابشِ روئے ماہتاب
اے کہ ترا نشانِ پا، نازشِ مہرِ خاوری
اے کہ ترے بیان میں نغمۂ صلح و آشتی
اے کہ ترے سکوت میں خندۂ بندہ پروری
اے کہ ترے دماغ پر جنبشِ پرتو صفا
اے کہ ترے خمیر میں کاوشِ نورگستری
چھین لیں تو نے مجلسِ شرک و خودی سے گرمیاں
ڈال دی تو نے بیکرلات و ہبل میں تھرتھری
تیرے قدم پہ جبہہ سا روم و عجم کی نخوتیں
تیرے حضور سجدہ ریز چین و عرب کی خودسری
تیرے کرم نے ڈال دی طرحِ خلوص و بندگی
تیرے غضب نے بند کی رسم و رہِ ستمگری
لحن سے تیرے منتظم پست و بلند کائنات
ساز سے تیرے منضبط گردشِ چرخ چنبری

Marfat.com

چین ستم سے بے خبر تیری جبین دل کشی
حرفِ وفا سے تابناک تیری بیاضِ دلبری
تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
بخشا گدائے راہ کو تو نے شکوہِ قیصری
بھٹکے ہوؤں پہ کی نظر، رشکِ خضر بنا دیا
راہزنوں کو دی ندا، بن گئے شمع رہبری
سلجھا ہوا تھا کس قدر تیرا دماغ حق رسی
پگھلا ہوا تھا کس قدر تیرا دل پیمبری
چشمہ ترے بیان کا غارِ حرا کی خامشی
نغمہ ترے سکوت کا نعرۂ فتح خیبری
زمزمہ تیرے ساز کا لحن بلال رضؓ حق نوا
صاعقہ تیرے ابر کا لرزشِ روح بوذری رضؓ
تجھ پہ نثار جان و دل مڑ کے ذرا یہ دیکھ لے
دیکھ رہی ہے کس طرح ہم کو نگاہِ کافری
تیرے فقیر اور دیں کوچۂ کفر میں صدا
تیرے غلام اور کریں اہلِ جفا کی چاکری

Marfat.com

دانشؔ (احسان الحق ابن دانش علی)

حُسنِ فطرت کو ہجومِ عاشقاں درکار تھا
عاشقوں کو بہرِ سجدہ آستاں درکار تھا

زندگی تھی چلچلاتی دھوپ میں زار و زبوں
رہروؤں کو سایۂ ابرِ رواں درکار تھا

بحر کو موتی ملے، تاروں کو تنویریں ملیں
اس سخاوت کو شہِ ہر دو جہاں درکار تھا

اس بساطِ خاک کی نشوونما کے واسطے
اک حکیمِ آب و گل اک چہرہ خواں درکار تھا

کفر کے نرغے میں گھبرائی ہوئی مخلوق کو
ذاتِ برحق کا یقینِ بے گماں درکار تھا

اے زہے تقدیر، یہ نکلا محمدؐ کا مقام
کوئی، انسان و خدا کے درمیاں درکار تھا

خالقِ ارض و سما کی مصلحت جو ہو سو ہو
اس جہاں کو ناقدِ دانشوراں درکار تھا

خامیٔ مخلوق سے خالق پہ اک آتی تھی بات
عاصیوں کو اک شفیعِ عاصیاں درکار تھا

قافلے کو منزلِ انسانیت کے واسطے
نسلِ انساں سے امیرِ کارواں درکار تھا

Marfat.com

بے صدا و صوت تھی دولت سرائے آب و گل
اس فضا میں صرف آئینِ اذاں درکار تھا
چاہیئے تھا آدمی کی رہبری کو آدمی
مُرسلوں کو سربراہِ مرسلاں درکار تھا
زندگی پر کیسے کھُل جاتے رموزِ زندگی
قولِ حق کو اُن کا اندازِ بیاں درکار تھا
منجمد تھی کب سے صحرائے عرب میں تیرگی
حق نے پیغمبر وہیں بھیجا جہاں درکار تھا
نُور اُن کا عرش پر میلاد ان کا خاک پر
آسمانوں سے زمیں کو ارمغاں درکار تھا
یا مُحمّدؐ تو نے رکھ لی مسلکِ آدم کی لاج
جس کو دانائے دو حرف کن فکاں درکار تھا
اُن سے ملتے ہی نظر کافر مسلمان ہو گئے
اس کے معنی ہیں حرم کو پاسباں درکار تھا
دُھوپ میں ڈھوئے تھے پتّھر اس لئے سرکار نے
حشر کے دن رحمتوں کا سائباں درکار تھا
رحمۃٌ لّلعالمینی سے جلے دل کے چراغ
اِنس و جاں کو خیر خواہِ اِنس و جاں درکار تھا
ہاں مرے سجدوں میں ہے دانش اُسی در کی تڑپ
میری پیشانی کو ان کا آستاں درکار تھا!

Marfat.com

حفیظؔ جالندھری

وہ جس نے نوعِ انساں کو غلامی سے رہائی دی
وہ جس نے پنجۂ مرگِ دوامی سے رہائی دی
جب انساں دامِ مرگ اس کے غلاموں پر بچھاتے ہیں
حرم کے طائروں کو شانِ صیادی دکھاتے ہیں
میں ایسے حال میں تنگ آکے جب فریاد کرتا ہوں
اسی کا نام لیتا ہوں، اسی کو یاد کرتا ہوں
وہ جس سے ربط قائم ہے زمینوں آسمانوں میں
وہ جس کا ذکر ہوتا ہے مؤذّن کی اذانوں میں
زمین و آسماں ہی جب سِتم ایجاد کرتے ہیں
اُسی کے نام لیواؤں پر جب بیداد کرتے ہیں
میں ایسے حال میں تنگ آکے جب فریاد کرتا ہوں
اسی کا نام لیتا ہوں، اسی کو یاد کرتا ہوں
وہ جس نے ابرِ رحمت بن کے بے جانوں کو جاں بخشی
چمن کو رنگ بخشا اور بُلبُل کو زباں بخشی
اسی کے باغ پر جب برق شعلہ ریز ہوتی ہے
اسی کے بے زبانوں پر چُھری جب تیز ہوتی ہے
میں ایسے حال میں تنگ آکے جب فریاد کرتا ہوں
اسی کا نام لیتا ہوں، اسی کو یاد کرتا ہوں

Marfat.com

ماہرالقادری (منظورحسین)

رسولِ مجتبیٰ کہیئے ، محمدؐ مصطفیٰ کہیئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اس کے بعد کیا کہیئے

شریعت کا ہے یہ اِصرار ختم الانبیاء کہیئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبؐ خدا کہیئے

جب اُن کا ذکر ہو دُنیا سراپا گوش ہو جائے
جب اُن کا نام آئے مرحبا صلِّ علیٰ کہیئے

مرے سرکار کے نقشِ قدم شمعِ ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستا کہیئے

محمدؐ کی نبوت دائرہ ہے نُورِ وحدت کا
اسی کو ابتدا کہیئے ، اسی کو انتہا کہیئے

غبارِ راہِ طیبہ سُرمۂ چشمِ بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاکِ شفا کہیئے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رُکتے
مری آنکھوں کو ماہرؔ! چشمۂ آبِ بقا کہیئے

المتوفی سنہ ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

Marfat.com

نسیم امروہوی۔ سید قائم رضا

وہ خیر البشر فخرِ اولادِ آدم　　بشیر و نذیر و ظہیرِ دو عالم
وہ لطفِ مکمل، وہ خلقِ مجسّم　　بنی نوعِ انساں کا غم خوار و ہمدم
غنی اور گدا کا سہارا محمدؐ
خدا کا محمدؐ، ہمارا محمدؐ

محمدؐ، وہ گم گشتہ قوموں کا ہادی　　جو عالم میں علم و عمل کا منادی
وہ پیغمبرِ عزم و خود اعتمادی　　شریعت ہے جس کی بہت سیدھی سادی
نہ دنیا پرستی نہ رہبانیت ہے
معیشت بدامان یہ روحانیت ہے

شرف صرف اسلام کو ہے یہ حاصل　　کہ جس کا نبیؐ ہر صفت میں ہے کامل
نہ دنیا کا طالب، نہ دنیا سے غافل　　اولی الامر، یعنی رحیم اور عادل
وہ "مشفق" جو غیروں کو اپنا بنالے
وہ "قائد" جسے چاہے جیسا بنالے

"پدر" وہ۔ کہ تصویرِ شفقت سراپا　　وہ "استاد"۔ جو مصلحِ دین و دنیا
وہ "ناصح"، کہ جس کا ہر اک قول میٹھا　　وہ "ساتھی"۔ کہ دشمن کو جس پر بھروسا
وہ "مزدور"، مٹی اٹھالے جو سر پر
وہ "سلطان"، کہ سکّہ ہے اہلِ نظر پر

Marfat.com

"ولی"۔ وہ کہ بے وارثوں کا ہے والی وہ "مولا"۔ سلاطین جس کے موالی
وہ "اعلیٰ"۔ کہ طرحِ مساوات ڈالی وہ "طاہر"۔ کہ دل بھی کدورت سے خالی
وہ "اُمّی"۔ کہ مسجد میں قرآں بکف ہے
وہ "دریا"۔ کہ ساحل پہ طوفاں بکف ہے

"نبی" وہ کہ مانا ہے سب انبیانے "جری"۔ وہ جسے کوہ، رائی کے دانے
"قوی"۔ وہ کہ جانچا ہے کوہ حرا نے "سخی"۔ وہ کہ سائل کا احسان مانے
"غنی"۔ وہ کہ شاہی میں فقر آشنا ہے
"تہی دست"۔ ایسا کہ دستِ خدا ہے

محبت کے یوں جس نے دریا بہائے دل اُن کا بھی چھینا، جو سر لینے آئے
یہ بندہ نوازی کے جوہر دکھائے کہ خود کھائے جَو۔ اور جواہر لٹائے
خوشی اپنی غیروں کے غم میں بھلا دی
دیا درد جس نے، اسے بھی دوا دی

جو سویا تھا احساس، اُس کو جگایا جو فتنہ تھا بیدار، اُس کو سلایا
کچھ ایسا اُخوّت کا چشمہ بہایا کہ دم میں تعصّب کا شُعلہ بجھایا
محبت سکھا دی، عداوت بھلا دی
لگا دی یہ آگ، اور وہ آتش بجھا دی

Marfat.com

رئیس امروہوی (سید محمد مہدی عُرف اچھن)

کِس کا جمال ناز ہے جلوہ نما یہ سُو بہ سُو
گوشہ بگوشہ، در بدر، قریہ بہ قریہ، کُو بہ کُو
اشک فشاں ہے کس لئے دیدۂ منتظر مرا
دجلہ بہ دجلہ، یم بہ یم، چشمہ بہ چشمہ، جُو بہ جُو
مری نگاہِ شوق میں حُسنِ ازل ہے بے حجاب
غُنچہ بہ غُنچہ، گل بہ گل، لالہ بہ لالہ، بُو بہ بُو
جلوۂ عارضِ نبیؐ، رشکِ جمالِ یوسفی
سینہ بہ سینہ، سر بہ سر، چہرہ بہ چہرہ، ہُو بہ ہُو
زلف دراز مصطفیٰ، گیسوئے لیل حق نما
طرّہ بہ طرّہ، خم بہ خم، حلقہ بہ حلقہ، مُو بہ مُو
یہ میرا اضطراب شوق، رشک جنون قیس ہے
جذبہ بہ جذبہ، دل بہ دل، شیوہ بہ شیوہ، خُو بہ خُو
تیرا تصوّر جمال میرا شریک حال ہے
نالہ بہ نالہ، غم بہ غم، نعرہ بہ نعرہ، ہُو بہ ہُو
بزم جہاں میں آج بھی یاد ہے ہر طرف تری
قصّہ بہ قصّہ، لب بہ لب، خطبہ بہ خطبہ، رُو بہ رُو
کاش ہو ان کا سامنا عین حریم ناز میں
چہرہ بہ چہرہ، رخ بہ رخ، دیدہ بہ دیدہ، دُو بہ دُو
عالمِ شوق میں رئیسؔ کس کی مجھے تلاش ہے
خطّہ بہ خطّہ، رہ بہ رہ، جادہ بہ جادہ، سُو بہ سُو

Marfat.com

اقبالِ عظیم

کعبے سے اُٹھیں جھوم کے رحمت کی گھٹائیں
مقبول ہوئیں تشنہ نصیبوں کی دُعائیں

والنجم کے پرتو سے چراغاں ہے فلک پر
والشمس کے جلووں سے منور ہیں فضائیں

لولاک کے نغموں سے فضا گونج رہی ہے
واللّیل کی خوشبو سے معطّر ہیں ہوائیں

اک مہرِ جہاں تاب ابھرتا ہے حرم سے
اب جھوٹے خدا اپنے چراغوں کو بُجھائیں

آتی ہے شہنشاہِ شفاعت کی سواری
شاداں ہیں خطا کار تو نازاں ہیں خطائیں

اُس در کے غلاموں کی ہے اُفتاد فقیری
راس آتی ہیں اُن کو نہ عبائیں نہ قبائیں

ہم حلقہ بگوشانِ درِ مصطفویؐ ہیں
ہم اور کسی در پہ جبیں کیسے جھکائیں

میں عازمِ طیبہ ہوں مجھے کوئی نہ روکے
کہہ دو کہ حوادث مرے رستے میں نہ آئیں

میں کیا کروں مجبور ہوں بے تابیٔ دل سے
میں گرمِ سفر ہوں وہ بلائیں نہ بلائیں

وہ بھی نہ سنیں گے تو بھلا کون سنے گا
افسانۂ غم اور کسے جا کے سُنائیں

بس خاکِ کفِ پائے محمدؐ کی طلب ہے
اقبال کا مقصود دوائیں نہ دُعائیں

Marfat.com

شورؔ (پروفیسر منظور حسین)

جب لاتؔ و ہُبلؔ کی پیشانی آدم کے لہو سے دھلتی تھی
جب دیر و کلیسا کی ظلمت کعبے کی سحر میں تلتی تھی
پتھر کی سلوں سے جب اپنے معبود تراشے جاتے تھے
دیوارِ حرم سے جب طوفاں بُت خانوں کے ٹکراتے تھے
جب نسل و نجابت کا قشقہ ماتھوں پہ لگایا جاتا تھا
جب لعل و گہر کی چادر میں ہر کوڑھ چھپایا جاتا تھا
جس دور میں شمعِ بُت خانہ محرابِ حرم میں جلتی تھی
دوزخ کو چھپا کر سینے میں جنّت کی ہوا جب چلتی تھی
اس وقت وہ آیا راتوں کو پیغامِ سحر دینے والا
آفاق کی ڈوبی کشتی کو ساحل کی طرف کھینے والا
سورج کی ضیا، مہتاب کی ضو، تاروں کی چمک، کلیوں کی مہک
تعبیر زمیں، تاویلِ زماں، مقصودِ وجودِ جنّ و ملک
تفسیرِ کتابِ کون و مکاں فخرِ دوسرا سردارِ امم
سینے میں گدازِ کربِ الم، قدموں میں وقارِ قیصر و جم
وہ جس کا نفس تہذیبِ نفس، وہ جس کی نظر تطہیرِ نظر
وہ جس کی جبیں کا ہر سجدہ معبودِ دعا، مسجودِ اثر
صحرائے عرب سے جو اُٹھ کر دنیا کے افق پر چھایا ہے
جس کا پرچم اسپین سے لے کر چین تلک لہرایا ہے

Marfat.com

باطل کے گھنے اندھیروں سے جو بادل ہنستا گزرا ہے
تاجوں پہ گرجتا آیا ہے، کاسوں پہ برستا گزرا ہے
اے وہ کہ غلاموں کو جس نے بخشی ہے زمیں کی آقائی
آفاق کو روندے گا کب تک تلووں سے غرورِ دارائی
جمہور اٹھائے گی کب تک تابوتِ ظلِّ سبحانی
جمہور کی زندہ لاشوں پہ ناچے گی کہاں تک سلطانی
بیچیں گے ضمیروں کو کب تک ابنائے حرم بازاروں میں
تکبیر رہے گی گم کب تک زنجیروں کی جھنکاروں میں
قوموں کے لہو سے قوموں کے لبریز پیالے آج بھی ہیں
بازارِ امم میں اپنے خدا کو بیچنے والے آج بھی ہیں
پردے میں تمدن کے کب تک انسان کو انساں کھائے گا
یہ ابر کہاں تک برسے گا، یہ سیل کہاں تک جائے گا
تاریک اُفق کے ماتھے سے کب رات کی ظلمت چھوٹے گی
صبحوں کا اجالا کب ہوگا، سورج کی کرن کب پھوٹے گی
اے پشت و پناہِ کون و مکاں اس سمت بھی اک رحمت کی نظر
سن میری فغاں! لے میرا سلام! اے ارض و سما کے پیمبرؐ

سیّد آلِ رضا لکھنوی

تہذیبِ عبادت ہے سراپائے محمدؐ　　تسلیم کی خوشبو چمن آرائے محمدؐ
تنظیمِ خدا ساز تمنّائے محمدؐ　　منشا جو خدا کا وہی منشائے محمدؐ

جس دل میں ہے اللہ وہیں رہتے ہیں یہ بھی
اللہ جو کہتا ہے، وہی کہتے ہیں یہ بھی

اللہ کی طاعت ہے، محمدؐ کی اطاعت　　قرآن کی دعوت ہے، محمدؐ کی اطاعت
مرکز کی حفاظت ہے، محمدؐ کی اطاعت　　حد بندِ شریعت ہے، محمدؐ کی اطاعت

ہو جتنا شعور، اتنا ہی اس حد کو سمجھ کر
اسلام کو سمجھو، تو محمدؐ کو سمجھ کر

اللہ ہے کیا؟ جس نے بتایا وہ محمدؐ　　پیغام سا پیغام جو لایا، وہ محمدؐ
آیات میں پیوست جو آیا، وہ محمدؐ　　جس نے بشریت کو سجایا وہ محمدؐ

معیار بنا بارگہِ عزّ و جل میں
آہنگِ محمدؐ، صفت قول و عمل میں

المتوفی سنہ ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

Marfat.com

وہ عِلمِ مُجسّم ، وہ مشیت ، وہ محمدؐ
وہ عقلِ مسلّم ، وہ رسالت ، وہ محمدؐ

وہ عدلِ منظم ، وہ طبیعت ، وہ محمدؐ
وہ خُلقِ معظّم ، وہ شرافت ، وہ محمدؐ

نازِ احدیت یہ نیابت ہے ہماری
فخرِ بشریت ، یہ سیادت ہماری

وہ وحی کے عالم میں کمالِ بشریت
اللہ کا پرتو خد و خالِ بشریت

انوار کا آئینہ ، جمالِ بشریت
کیفیّت مخصوص میں حالِ بشریت

قرآنِ زباں ، طرّۂ گفتارِ محمدؐ
قرآنِ عمل ، منزلِ کردارِ محمدؐ

محبوبِ خدا لطف و محبت کا علمدار
اخلاق ہمہ گیر کی وسعت کا علمدار

انسان سے انسان کی ملّت کا علمدار
اللہ کے رشتے سے اُخوّت کا علمدار

وہ پرچمِ احساں جو زمانے پہ کھُلا ہو
رحمت کا وہ بادل جو برسنے پہ تُلا ہو

Marfat.com

سید ہاشم رضا

چلے ہیں سوئے عدم لے کے آرزوئے رسولؐ
یہ حوصلہ ہے کہ دم لیں گے روبروئے رسولؐ

ہماری شام لحد کی یہی ہے صبحِ امید
قدم بہ عرصۂ محشر، نظر بہ روئے رسولؐ

مدینہ آگیا اے ساتھیو خموش رہو
انھیں فضاؤں میں گونجی ہے گفتگوئے رسولؐ

یہی ہے منزلِ دل سانس لو محبت کی
انھیں ہواؤں میں بستی رہی ہے بوئے رسولؐ

سفر قمر کا میسّر ہوا تو دیکھیں گے ،
چمک دمک ہے وہاں بھی بطرزِ کوئے رسولؐ

ہیں تخت و تاج و زر و مال ان کی ٹھوکر میں
رہی ہے جن کے تصوّر میں آبروئے رسولؐ

نہ سوشلزم سمجھتے ہیں ہم نہ کیپٹل ازم
ہمارے فہم و فراست کا رُخ ہے سُوئے رسولؐ

Marfat.com

ہزار بت تھے جہاں میں ہزار سالوں سے
مگر ٹھہر نہ سکا کوئی رو بدوئے رسولؐ

کن آندھیوں میں جلا تھا چراغِ مصطفویؐ
کن آفتوں کا مداوا بنی ہے خوئے رسولؐ

جمال نور فشاں اور کلام سازِ الست
زہے جبینِ محمدؐ، زہے گلوئے رسولؐ

ہماری بات ہی کیا ہے بساط ہی کیا ہے
کلامِ رب کو ہوئی جب کہ جستجوئے رسولؐ

بڑھیں گے عابد و زاہد تو سوئے نہر لبن
ہم ایسے رند ملیں گے کنارِ جوئے رسولؐ

ہماری عقل کہاں رتبۂ رسولؐ کہاں
کمالِ عشق سے ممکن ہے جستجوئے رسولؐ

حضورؐ ہم نہ ہوئے آپ کے زمانے میں
گلہ کریں گے مقدّر کا رو بروئے رسولؐ

Marfat.com

شآعر لکھنوی (حسن پاشا)

کوئی کیا بتائے کہ چیز کیا یہ گداز عشقِ رسولؐ ہے
جو نہاں ہو دل میں تو آگ ہے، جو نظر میں آئے تو پھول ہے

وہ ادا ہے کتنی لطیف تر جو بنائے لطفِ رسولؐ ہے
وہ نگاہ کتنی حسین ہے، جو نگاہ اُن کو قبول ہے

جو نفس نفس کا ہے مدعا نہ کہوں حضور میں کیوں بھلا
کہ مرے نبیؐ کو پسند ہے مری داستاں میں جو طول ہے

زہے کیف سجدۂ معتبر کہ میں کھو گیا ہوں جھکا کے سر
مجھے ہوش کیا کہ یہ عرش ہے کہ زمین کوئے رسولؐ ہے

جسے اُس نظر سے ہیں نسبتیں وہی دل ہے عشق میں کام کا
جو نہ تابِ عکس بھی لا سکا تو وہ آئینہ ہی فضول ہے

تری جستجو میں جو آئے تو مجھے موت بھی ہے عزیز تر
تری آرزو میں ملے اگر مجھے زندگی بھی قبول ہے

درِ مصطفٰےؐ کی تلاش تھی میں پہنچ گیا ہوں جہاں میں
نہ تھکن کا چہرے پہ ہے اثر، نہ سفر کی پاؤں میں دھول ہے

کوئی اہلِ دل ہی بتائے گا کہ شعور کیا ہے اصول کیا
تری جستجو ہی شعور ہے، تری آرزو ہی اصول ہے

ذرا سوچ واعظِ خوش بیاں میں کہاں ہوں عشق میں تو کہاں
تری راہ عالمِ خلد ہے، مری راہ کوئے رسولؐ ہے

کبھی خوش بیاں کبھی بے نوا، ہے عجیب طرح کا دل مرا
غمِ مصطفٰےؐ سے ہے شادماں، غمِ زندگی سے ملول ہے

یہی شآعر اپنی ہے آرزو، وہ دیار ہو میرے روبرو
کہ جہاں عطا کی ہیں بارشیں کہ جہاں کرم کا نزول ہے

Marfat.com

فضلی (سیّد فضل احمد کریم)

ہے اگر کائنات ایک رباب — ذات پاکِ حضور ہے مضراب
سب میں کچھ کچھ کمی سی لگتی ہے — جو بھی آتے ہیں ذہن میں القاب
وہ کہ ان کا نہیں کوئی بھی مثیل — وہ کہ ان کا نہیں کوئی بھی جواب
ان کی ذات و صفات اک دریا — اور الفاظ میرے مثل حباب
بے نواؤں کو عظمتیں بخشیں — ان کی عظمت کی کوئی حد نہ حساب
نور ان کا ہے کر دیا جس نے — ذرّے ذرے کو مہرِ عالم تاب
قوم جو علم سے تھی بے بہرہ — کھول دی زندگی کی اس پہ کتاب
بے ادب بادیہ نشینوں کو — آئے موت و حیات کے آداب
موت کو یوں بنا دیا محبوب — لوگ مرنے کو ہو گئے بے تاب
دولت و ملک و نسل کی تفریق — تھی جو انسانیت کے حق میں عذاب
یوں مٹا دی کہ بوذر و سلماں — ہو گئے ہمسرِ عمرِ خطاب
آپؐ ہی کی بتائی وہ نکلی — جب بھی سوجھی کسی کو راہِ صواب
ان کا پیغام جس نے اپنایا — آگیا اس کی زندگی پہ شباب
روح کو ان کے عشق سے آرام — دل ہے گو ان کے عشق میں بیتاب
ان کی خوشبو نفس نفس میں ہے — سانس لینا بھی اب ہے کارِ ثواب

ذکرِ پاک اُن کا اور تو فضلی
بے ادب سیکھ عشق کے آداب

Marfat.com

احمد ندیم قاسمی (احمد شاہ)

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے، یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا

تہ بہ تہ تیرگیاں ذہن پہ جب ٹوٹتی ہیں
نور ہو جاتا ہے کچھ اَور ہویدا تیرا

کچھ نہیں سوجھتا جب پیاس کی شدت سے مجھے
چھلک اٹھتا ہے مری روح میں مینا تیرا

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

دست گیری مری تنہائی کی، تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں، جہاں بھر پہ ہے سایا تیرا

تو بشر بھی ہے، مگر فخرِ بشر بھی تو ہے
مجھ کو تو یاد ہے بس اتنا سراپا تیرا

میں تجھے عالمِ اشیاء میں بھی پا لیتا ہوں
لوگ کہتے ہیں کہ ہے عالمِ بالا تیرا

مری آنکھوں سے جو ڈھونڈیں تجھے ہر سو دیکھیں
صرف خلوت میں جو کرتے ہیں نظارا تیرا

Marfat.com

وہ اندھیروں سے بھی درّانہ گزر جاتے ہیں
جن کے ماتھے پہ چمکتا ہے ستارا تیرا
ندیاں بن کے پہاڑوں میں تو سب گھومتے ہیں
ریگزاروں میں بھی بہتا رہا دریا تیرا
شرق اور غرب میں بکھرے ہوئے گلزاروں کو
نکہتیں بانٹتا ہے آج بھی صحرا تیرا
اب بھی ظلمات فروشوں کو گلہ ہے تجھ سے
رات باقی تھی کہ سورج نکل آیا تیرا
تجھ سے پہلے کا جو ماضی تھا۔ ہزاروں کا سہی
اب جو تا حشر کا فردا ہے۔ وہ تنہا تیرا
ایک بار اور بھی یثرب سے فلسطین میں آ
راستہ دیکھتی ہے مسجدِ اقصیٰ تیرا

حقّی (شان الحق)

مجھے تو صرف اتنا ہی یقیں ہے — مرا تو بس یہی ایمان و دیں ہے
اگر تم مقصدِ عالم نہیں ہو — تو پھر کچھ مقصدِ عالم نہیں ہے

نہیں میں واقفِ سرِّ الٰہی — مگر دل میں یہ نکتہ جاگزیں ہے
جو دل انوار سے ان کے ہے روشن — وہی کعبہ وہی عرشِ بریں ہے

یہ سمجھے معنیِ لولاک ہیں نے — کہ ہستی بخششِ جاں آفریں ہے
مگر آزارِ ہستی کا مداوا — عطائے رحمۃٌ لّلعالمیں ہے

وہ شہرِ بے حصار ان کا، مدینہ — کہ جس کی خاک ارمانِ جبیں ہے
نہ پوچھو ہے سوا اس کا کہاں تک — یہ المغرب سے تا اقصائے چیں ہے

نہ کہئے ان کا سایہ ہی نہیں تھا — کہ ثانی تو کوئی بے شک نہیں ہے
مگر جس پر بھی سایہ پڑ گیا ہے — وہ انساں نازشِ روئے زمیں ہے

نہ سمجھو ہم کو محرومِ نظّارہ — وہ حُسن اب بھی نگاہوں کے قریں ہے
یہ دیکھو صبح ہے کتنی منوّر — یہ دیکھو چاندنی کتنی حسین ہے

جھکی جاتی ہے خود سجدے میں گردن — نہ جانے کفر ہے یا کارِ دیں ہے
کہ دل میں ماسوائے اسم احمدؐ — نہیں ہے، کچھ نہیں ہے، کچھ نہیں ہے

Marfat.com

آنور صابری (مولینا محمد انور)

مچلنے لگے میری پلکوں پہ آنسو مجھے جب شہنشاہِ دیں یاد آئے
ستاروں کو قصے دلِ مبتلا کے نگاہوں کی خاموشیوں نے سنائے

کروں میں جہاں جا کے ذکرِ محمدؐ، مزہ جب ہے اے جذبۂ والہانہ
مرے سازِ احساس پر روحِ جامیؒ، کوئی اپنی تازہ غزل گنگنائے

وہ معراج کی شب پئے خیر مقدم تھا افلاک پر شادمانی کا عالم
بہشتِ بریں میں صفِ انبیاءؑ نے درودوں سلاموں کے تحفے سجائے

وفا کا یہی مقصدِ زندگی ہے، یہی اولیں شرطِ عشقِ نبیؐ ہے
کبھی شدّتِ اضطرابِ الم سے، نمی چشمِ حسرت میں آنے نہ پائے

نہ گھبراؤ اے عاشقانِ رسالت، دمِ گرمیٔ آفتابِ قیامت
قبائے شفاعت کے ہوں گے میسّر سروں پر سرِ حشر پُرکیف سائے

جدھر اُٹھ گئے پائے سرکارؐ والا، کلیجے سے ظلمت کے اُبھرا اُجالا
جوارِ نقوشِ قدم تک جو پہنچے وہ ذرّے مثالِ سحر جگمگائے

مدینہ کی جانب تمنّا ہے انور! چلوں اس ادا سے باندازِ مستی
صحابہؓ کے دورِ محبّت کا خاکہ مرا رہبرِ آرزو بنتا جائے

Marfat.com

تبسّم (صوفی غلام مصطفیٰ)

رخشندہ تیرے حُسن سے رُخسارِ یقیں ہے
تابندہ تیرے عشق سے ایماں کی جبیں ہے

ہر گام تیرا ہم قدم، گردشِ دوراں
ہر جادہ ترا رہ گزرِ خُلدِ بریں ہے

جس میں ہو ترا ذکر، وہی بزم ہے رنگیں
جس میں ہو ترا نام، وہی بات حسیں ہے

چمکی تھی کبھی جو ترے نقشِ کفِ پا سے
اب تک وہ زمیں چاند ستاروں کی زمیں ہے

جُھکتا ہے تکبّر تری دہلیز پہ آ کر
ہر شاہ تری راہ میں اک خاک نشیں ہے

چمکا ہے تری ذات سے انساں کا مقدّر
تو خاتمِ دوراں کا درخشندہ نگیں ہے

آیا ہے ترا اسمِ مُبارک مرے لب پر
گرچہ یہ زباں اس کی سزاوار نہیں ہے

المتوفی سنہ ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

فنا نظامی کانپوری

ہر ابتدا سے پہلے ہر اک انتہا کے بعد
اعلیٰ ہے سب سے ذاتِ محمدؐ خدا کے بعد

شاید اسی کا نام ہے توہینِ جستجو
منزل کی ہو تلاش ترے نقشِ پا کے بعد

دل مطمئن ہے یوں تری بزم پناہ میں
بیمار مُسکراتا ہو جیسے شفا کے بعد

تشبیہ کے لئے ہیں یہ خورشید و ماہتاب
حاجت بھی ورنہ کیا تھی رُخِ مُصطفٰےؐ کے بعد

دنیا تری بھی فکر سے غافل نہیں ہوں میں
لیکن خیال دینِ رسولِؐ خدا کے بعد

کہنا رسولِؐ پاک سے طیبہ کے زائرو
میرا سلام اپنی ہر اک التجا کے بعد

مصرع یہ خوب حضرتِ جوہرؔ[1] کا ہے فنا
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

[1] مولانا محمد علی جوہر

Marfat.com

ساغر نظامی، میرٹھی (صمد یار خاں)

حُسن سراپا، عشق مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلم
روئے مُنوّر، گیسوئے پُرخم صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ قرآں، فخرِ رسُولاں، خسرودیں، رحمتِ یزداں
بادہ عرفاں، ساقیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اُنس کا مرکز، خیر کا مأمن، شوق کا مرجع، درد کا مسکن
حُسن کا منبع، عشق کا سنگم صلی اللہ علیہ وسلم

زخمۂ وحدت، نغمۂ کثرت، سازِ محبت، رازِ خلقت
عنوانِ افسانۂ آدم صلی اللہ علیہ وسلم

فرش سے ہے تا عرش اُجالا، ذرہ ذرہ نور کا ہالہ
شمعِ دو عالم، مہرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اے کہ طبیبِ عالمِ امکاں، چارہ گرِ بیماریِ انساں
تو نے رکھا زخموں پہ مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

سازِ ازل سے سوزِ ابد تک ایک ترنّم ایک تلاطم
بربطِ جاری، نغمۂ پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

سر میں سجودِ شوق کا طوفاں، آنکھوں میں ساون کی بہاراں
کوئے مدینہ اور یہ موسم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

رعنا اکبرآبادی

گلِ معنی کِھلا جب رحمۃٌ لّلعالمیں آئے
مشیّت تھی کہ آخر بیں بہارِ اوّلیں آئے

زمیں کے فرش پر عرشِ الٰہی کے مکیں آئے
بساطِ فقر لے کر مالکِ دُنیا و دیں آئے

بڑھایا اور بھی سوزِ محبت شانِ ہجرت نے
جہاں روشن ہوئی یہ شمع پروانے وہیں آئے

تصدّق اِن کی تنہائی پہ ہنگامہ دو عالم کا
حرا کے غار کی قسمت صلائے عزلت گزیں آئے

تڑپ کر رہ گیا ایک ایک ذرّہ بزمِ ہستی کا
تجلّی تھی کچھ ایسی ہر نظر سمجھی یہیں آئے

زمیں پر لے کے اوجِ عرش سے تحفے محبت کے
خدا واقف ہے کتنی مرتبہ رُوح الاَمیں آئے

ستارے رہ گئے سارے تڑپ کر بامِ قدرت پر
زمیں کے چاند بن کر جب یہ بالائے زمیں آئے

رسول اللہ کا عرفاں ہے، عرفانِ خُدا رعنا
اگر ایماں نہ ہو ان پر خُدا کا کیا یقیں آئے

المتوفی سنہ ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء

Marfat.com

نشورِ واحدی

ذکر اُس کا ہے اور با چشمِ پُرنم　　نازاں ہے جس پر تاریخِ آدم
ایمانِ مطلق ارشادِ محکم　　نورِ مجسّم، جانِ دو عالم
رُوحِ ہدایت احمد بہ نامے
یثرب مقامے بطحا خرامے

ہوتا نہیں گر فیضِ اَلَستی　　دنیا اُجڑ کر شاید نہ بستی
ظلِّ نبی سے مستی و ہستی　　جس نے مٹائی باطل پرستی
مہتاب دستے خورشید گامے
صبحش چہ صبحے شامش چہ شامے

اُبھرا ہے جب سے ہستی کا تارا　　طوفاں بکف ہے عالم ہی سارا
بے سود کشتی، جھوٹا کنارا　　ختمِ رُسُل کا سب کو سہارا
ذاتِ رفیقش خاصے بہ عامے
کہنہ کلیمے، تازہ پیامے

عثمانیت ہے غم کوش رہنا　　صبر و رضا میں پُرجوش رہنا
جس نے سکھایا ذی ہوش رہنا　　خنجر کے نیچے خاموش رہنا
خوں در گلو و قرآں بہ کامے
محو کلام و خود لا کلامے

پھر شمعِ ایماں ضو پا رہی ہے　　تاریخ ماضی دُہرا رہی ہے
بزمِ سیاست تھرا رہی ہے　　کعبہ کی جانب خلق آ رہی ہے
منزل بہ منزل گامے بہ گامے
عالم مسافر کعبہ مقامے

Marfat.com

تابش دہلوی، سید مسعود الحسن

راحتِ دل، سکونِ جاں یعنی — وہی۔ غمخوارِ عاصیاں یعنی

جو قدم سے حدوث میں آیا — وجہ تخلیقِ ہر جہاں یعنی

شہرہ ہے جس کی مصطفائی کا — وہی ممدوحِ قدسیاں یعنی

شرفِ اجتبائی جس کو ملا — وہی سرخیلِ نوریاں یعنی

ذات سے اپنی حجّتِ اکبر — ماورائے ہر این و آں یعنی

بے نظیری میں خود نظیر اپنا — بے مثالی کا خود نشاں یعنی

مہبطِ وحی و مرکزِ الہام — کاشفِ سرِّ کن فکاں یعنی

مصدرِ خیر و منبعِ الطاف — قاسمِ کوثر و جناں یعنی

خُلق میں سربسر رؤف و رحیم — آدمیت کا پاسباں یعنی

سر دامن ہے جس کا، ابرِ کرم — وہی دلدارِ خستگاں یعنی

عشرتِ نطق جس کا نامِ عزیز — ذکر جس کا نشاطِ جاں یعنی

لائقِ مدح ہے وہی تابش

وہی۔ سرتاجِ مُرسلاں یعنی

Marfat.com

محشر بدایونی (فاروق احمد)

ہم کو کیا خوف باطل کے میدان میں
سیفِ حق ہاتھ میں روح قرآن میں
اُسوۂ مصطفےٰؐ کا چراغ آج بھی
جل رہا ہے ہواؤں کے طوفان میں

شہرِ بطحا سے دور ایسی ہے زندگی
جیسے تنہا مسافر بیابان میں
ہم نبیؐ کی محبت سے باہر کہاں
یہ محبت تو شامل ہے ایمان میں
ہے یہ عمرِ تصوّر بھی اُن کا کرم
ہر نفس ایک اضافہ ہے احسان میں

پھر وہ صدق و یقیں دے الٰہی ہمیں
تھا جو صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ میں
جذبۂ بوذریؓ، سطوتِ حیدریؓ
پھر سے پیدا ہو ایک اک مسلمان میں
بارشیں اور رحمت کی یہ بارشیں
اب شمارِ گنہ بھی نہیں دھیان میں

دیکھ محشرؔ وہ چشمِ خطا پوش اٹھی
دفعتاً کیسی جُنبش ہے میزان میں

منوّر بدایونی (ثقلین احمد)

نعتِ محبوبِ داور سند ہو گئی
فردِ عصیاں مری مُسترد ہو گئی

مجھ سا عاصی بھی آغوشِ رحمت میں ہے
یہ بھی بندہ نوازی کی حد ہو گئی

عمر بھر میں نے دنیا میں نعتیں لکھیں
میری بخشش یہیں مستند ہو گئی

عرش تک تو خیالوں نے سمجھا انہیں
ختم آگے تخیّل کی حد ہو گئی

جو تجلی منوّر مرے دل میں تھی
وہ پسِ مرگ شمعِ لحد ہو گئی

Marfat.com

فگارؔ (دلاور حسین بدایونی)

جمالِ ماہ وانجم عارضِ احمدؐ کی تابانی
طلوعِ صبحِ خنداں مصطفیٰؐ کی خندہ پیشانی
محمدؐ کی غلامی کر کہ تو بھی سیکھ جائے گا
جہاں بینی، جہاں گیری، جہاں داری، جہاں بانی
نظر جب مصحفِ رخ پر پڑی جبریلؑ نے دیکھا
لکھی ہیں عارضِ پُر نور پر آیاتِ قرآنی
مرے آقاؐ نے اس حد تک بھرا ہے میرے داماں کو
جہاں تک ساتھ دے سکتی تھی میری تنگ دامانی
سفر میں آخرت کے اور زادِ راہ کیا لیجے
بہت ہے دیدۂ گریاں میں ایک اشکِ پشیمانی
زبانِ شوق پر نامِ محمدؐ آگیا آخر
بس اے بیتابیٔ دل بس، یہیں تک تھی پریشانی
رسولِ پاکؐ کو عام آدمی سمجھے تو کیا سمجھے
قرائن سارے انسانی، شمائل سارے سبحانی
قیامت میں فگارِ بے نوا کی دستگیری کو
بہت ہے ایک نظمِ مختصر کی نعت عنوانی

Marfat.com

نعیم صدّیقی (فضل الرحمٰن)

ہوا ہے دل کا تقاضا کہ ایک نعت کہوں
میں اپنے زخم کے گلشن سے تازہ پھول چُنوں
پھر ان پہ شبنم اشک سحر گہی چھڑکوں
پھر ان سے شعروں کی لڑیاں پرو کے نذر کروں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں

میں تیرہ صدیوں کی دوری پہ ہوں کھڑا حیراں
یہ ایک ٹوٹا ہوا دل یہ دیدۂ گریاں
یہ منفعل سے ارادے یہ مضمحل ایماں
یہ اپنی نسبتِ عالی یہ قسمت وازوں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں

یہ تیرے عشق کے دعوے یہ جذبۂ بیمار
یہ اپنی گرمیٔ گفتار، پستیٔ کردار
رواں زبانوں پہ اشعار، کھو گئی تلوار
حسین لفظوں کے انبار، اُڑ گیا مضموں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں

Marfat.com

پہن کے تاج بھی غیروں کے ہم غلام رہے
فلک پہ اُڑ کے بھی شاہیں اسیرِ دام رہے
بنے تھے ساقی مگر پھر شکستہ جام رہے
نہ کارساز خرد ہے نہ حشر خیز جنوں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں

یہاں کہاں سے مجھے رفعتِ خیال ملے
کہاں سے شعر کو اخلاص کا جمال ملے
کہاں سے قال کو گم گشتہ رنگِ حال ملے
حضورؐ! ایک ہی مصرع یہ ہو سکا موزوں
میں ایک نعت کہوں، سوچتا ہوں کیسے کہوں

Marfat.com

صبا متھراوی (رفیع احمد)

زباں جبریل کی دے دے تو پورا ہو سخن میرا
کہ بہرِ نعت یارب کھُل رہا ہے اب دہن میرا
یہ کس مہکے ہوئے رنگین گل کا تذکرہ نکلا
کہ عطر و مُشک و عنبر سے بھرا کُنجِ دہن میرا
چراغِ قسمتِ عالم ہے روشن جس کے جلووں سے
وہی نقشِ کفِ پا ہے چراغِ انجمن میرا
فلک بولا - ازل سے یہ شفیع حشر میرا ہے
زمیں کہنے لگی - ہے یہ شہنشاہِ زمن میرا
کہا شب نے - کہ اس ماہِ حقیقت کی امیں میں ہوں
سحر بولی - ہے یہ رحمت کے پھولوں کا چمن میرا
قمر بولا - میرے سینہ میں داغِ عشق ہے اس کا
کہا سورج نے - ہے یہ پیکر جلوہ فگن میرا
ہوا بولی - کہ اس کے گیسوؤں کی مجھ میں خوشبو ہے
فضا بولی - کہ نکھرا ہے اسی سے پیرہن میرا
کہا بادل نے - میں اس بارشِ رحمت کا چھینٹا ہوں
کہا دریا نے - اس سے دل ہوا ہے موجزن میرا
کہا پھولوں نے - رنگت ہم میں ہے اس کے تبسّم کی
کہا گلشن نے - ہے ماحول اس سے خندہ زن میرا

کہا پستی نے یہ دے گا عروج آسماں مجھ کو
بلندی نے کہا۔ یہ ہے وقارِ انجمن میرا
کہا غربت نے۔ یہ تسکین کی دولت مجھے دے گا
کہا دولت نے۔ یہ ہے پردہ دارِ حُسنِ ظن میرا
کہا انسانیت نے۔ یہ میرے چہرہ کی رونق ہے
کہا تہذیب نے۔ یہ ہے عروجِ علم و فن میرا
تمدّن نے کہا۔ یہ زندگی ہے زندگی میری
معیشت بول اٹھی۔ یہ ہے نقشِ جان و تن میرا
عبادت نے کہا۔ اس سے بڑھی ہے آبرو میری
سیاست نے کہا۔ یہ ہے نظامِ انجمن میرا
مشیّت نے صدا دی۔ رحمۃٌ لّلعالمین ہے یہ
کہا حق نے۔ یہی تو ہے حبیبِ خوش سخن میرا
یہی محبوبِ فطرت ہے یہی مقصودِ قسمت ہے
صبا ہے آج محفل میں جو موضوعِ سخن میرا

Marfat.com

شفیق کوٹی (شفیق اللہ خاں)

اِرم مدینے میں باغ جناں مدینے میں
ہر ایک چیز ہے جنّت نشاں مدینے میں

زمیں پہ کیوں نہ جھکے آسماں مدینے میں
ہیں محوِ خواب شہِ دو جہاں مدینے میں

ہر اک قدم پہ مسلسل ہے رحمتوں کا نزول
علایقِ غمِ ہستی کہاں مدینے میں

یہیں طلوع ہو اور یہیں چڑھا پروان
جمالِ ذات ہے جلوہ چکاں مدینے میں

قدم قدم پہ جہالت اثر دُھندلکے تھے
تجلّیوں کی ہے بارش جہاں مدینے میں

جہانِ کفر و ضلالت میں مچ گیا کہرام
ہوئی بلند جو پہلی اذاں مدینے میں

سرِ نیاز کے سجدوں کو کیا کروں یارب
جبینِ شوق یہاں آستاں مدینے میں

فضائے سدرہ و طوبیٰ مری نظر میں نہیں
مجھے تو چاہیئے اک آشیاں مدینے میں

غمِ حیات غمِ آخرت غمِ کونین
میں بھول جاؤں گا سب بے گماں مدینے میں

Marfat.com

کوثر نیازی (مولینا محمد کوثر خاں)

خورشیدِ رسالت کی شعاؤں کا اثر ہے
احرام کی مانند مرا دامنِ تر ہے

نظّارۂ فردوس کی یارب نہیں فرصت
اس وقت مدینے کی فضا پیشِ نظر ہے

اس شہر کے ذرے ہیں مہ و مہر سے بڑھ کر
جس شہر میں اللہ کے محبوب کا گھر ہے

یہ راہ کے کنکر ہیں کہ بکھرے ہوئے تارے
یہ کاہ کشاں ہے کہ تری گردِ سفر ہے

اس صاحبِ معراج کے درکا ہوں بھکاری
قرآن میں جس کے لئے "مَازَاغَ الْبَصَرُ" ہے

اک مہرِ لقا، ماہ حرا کا ہے یہ اعجاز
ہر اشک مری آنکھ کا تابندہ گہر ہے

میں گنبدِ خضرا کی طرف دیکھ رہا ہوں!
کوثر مرے نزدیک یہ معراجِ نظر ہے

Marfat.com

ذہینؔ (بابا ذہین شاہ تاجی)

تعبیرِ شبِ غیب شبستانِ محمدؐ
"والفجر" طلوعِ رخِ تابانِ محمدؐ

ہے کوئی جو دیکھے رخِ تابانِ محمدؐ
ہر دم نگہِ حق ہے نگہبانِ محمدؐ

یہ مشک فشاں، پیکرِ جاں خلد بداماں
اللہ رے گلہائے گلستانِ محمدؐ

ہر آن نئی شان میں اللہ نمایاں
ہر شان ہے اللہ کی شایانِ محمدؐ

یہ وسعتِ کونین مری طرح ذہینؔ آج
حاضر ہے تہِ گوشۂ دامانِ محمدؐ

المتوفی سنہ ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

Marfat.com

مولینا مفتی محمّد شفیع

پھر پیشِ نظر گنبدِ خضرا ہے حرم ہے　　پھر نامِ خدا روضۂ جنت میں قدم ہے

پھر شکرِ خدا سامنے محرابِ نبی ہے　　پھر سر ہے مرا اور ترا نقشِ قدم ہے

محراب نبی ہے کہ کوئی طورِ تجلّی　　دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

پھر منّتِ دربان کا اعزاز ملا ہے　　اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے

پھر بارگہِ سیّدِ کونینؐ میں پہنچا　　یہ اُن کا کرم اُن کا کرم اُن کا کرم ہے

یہ ذرّۂ ناچیز ہے خورشید بداماں　　دیکھ اُن کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے

ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر　　کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے

رگ رگ میں محبت ہو رسولِ عربیؐ کی　　جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے

وہ رحمتِ عالَم ہے شہِ اسود و احمر　　وہ سیدِ کونین ہے آقائے اُمم ہے

وہ عالمِ توحید کا مظہر ہے کہ جس میں　　مشرق ہے نہ مغرب ہے عرب ہے نہ عجم ہے

دل نعتِ رسولِ عربیؐ کہنے کو بے چین

عالَم ہے تحیّر کا زباں ہے نہ قلم ہے

عبرتؔ صدیقی بریلوی (تبارک علی)

فضا زمانے کی تھی مکدّر ظہورِ خیرُ البشر سے پہلے
جہاں میں تھا مستقل اندھیرا نمودِ نورِ سحر سے پہلے

ہوئی ہے تخلیقِ نورِ سرور ازل میں شمس و قمر سے پہلے
کہ ان چراغوں کو ضو ملی ہے انھیں کی روشن نظر سے پہلے

کمالِ علم و عمل کا پیکر، کرم مجسّم، تمام رحمت
جہاں میں ان خوبیوں کا انساں نہ آیا خیر البشر سے پہلے

حرا سے اک چاندلے کے اُبھرا بقائے دیں کے نئے تقاضے
بایں عزائم نہ کوئی گزرا عمل کی اس رہگزر سے پہلے

جہاں کو درسِ حیات دے کر وقارِ انسانیت بڑھایا
بشر کو اپنے مقام کی کچھ خبر نہ تھی اس خبر سے پہلے

خدا نے خود عرش پر بلا کر عطا کیا ہے یہ خاص منصب
کسے یہ حاصل ہوئی ہے عظمت جہاں میں خیر البشر سے پہلے

وہ ہر فسانے کی ابتدا ہیں انھیں کا ہے نور نورِ اوّل
رُخِ منوّر حجاب میں تھا تخیّلِ بُوالبشرؑ سے پہلے

خود اپنے دامن میں بڑھ کے لے گی گناہگاروں کو شانِ رحمت
ندامتوں کے ڈھلیں تو آنسو بہ پیشِ حق چشمِ تر سے پہلے

نہ جانے کیا شے لئے ہوئے ہے زمینِ طیبہ کا ذرہ ذرہ
کہ دل نے عبرتؔ کئے ہیں سجدے قدم قدم پر نظر سے پہلے

Marfat.com

صہبا اختر (بریلوی)

صبح دم جب بزمِ گل میں چہچہاتے ہیں طیُور
پَو پھٹے جب جھلملاتا ہے فضائے شب میں نُور
روشنی جب پردۂ ظلمت سے کرتی ہے ظہور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

اک ہوائے سرخوشی میں جھومتے ہیں جب نہال
جب اذاں بن کر چمک اٹھتی ہے آوازِ بلالؓ
دل پہ جب اسمِ محمدؐ سے برستا ہے سُرور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

دل کی ہر دھڑکن سے آتی ہے صدائے یا رسُولؐ
جب مرے سینے میں کھلتے ہیں ولائے حق کے پھُول
جب مری سانسوں کی خوشبو پھیلتی ہے دُور دُور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

عرش سے تا فرش جب آتی ہے آوازِ درُود
ہر طرف ہوتا ہے جب پاکیزہ کرنوں کا ورود
جب نظر آتا ہے ہر ذرّہ مثالِ کوہِ طور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

ضو بداماں صوت میں جب گونجتی ہے برملا
المزّمّل ، المدّثّر ، المبشّر کی صدا

Marfat.com

اور جب قرآن کی آیات سے اٹھتا ہے نُور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

کچھ نہیں ہے میرے اک تصوّر کے سوا
یہ تصوّر بھی نہیں کچھ اک تحیّر کے سوا
پھر بھی جب میرا تصوّر دیکھتا ہے کچھ ضرور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

جب مَلک بھی نعت خواں ہوتے ہیں میرے ساتھ ساتھ
جب مرے شانوں پہ ہوتا ہے کسی سورج کا ہاتھ
جب مرا دل ظلمتِ دنیا سے ہوتا ہے نفور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

بجلیاں جب ٹوٹتی ہیں خون کے اوراق پر
آندھیاں جب سنسناتی ہیں مرے آفاق پر
اُن کے صدقے، مطمئن رہتا ہے قلبِ ناصبُور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

اُن کے قدموں کی تجلّی میرے صبح و شام پر
دائماً رحمت ہیں صہبا، اور اُن کے نام پر
بخش دیتا ہے خُدا جب مجھ سے عاصی کے قصور
تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کیا ہوں گے حضورؐ

Marfat.com

فقیرؔ، ڈاکٹر سید انعام احسن

سرورِ کونینؐ، ختم الانبیاؐ — بندۂ حق، مظہرِ شانِ خدا
محسنِ انسانیت، خیر البشرؐ — مخزن و سرچشمۂ صدق و صفا
نیّرِ بُرجِ سخا، گیتی فروز — گوہرِ یک دانۂ دُرجِ عطا
کعبۂ دل، قبلۂ روح و رواں — فخرِ ایماں، نازشِ دینِ ہُدیٰ
مطلعِ صبحِ ازل، نورِ ابد — معنیٔ شمس الضحیٰ، بدر الدُّجیٰ
آشنائے منزلِ ناز و نیاز — عاشقِ داور، حبیبِ کبریا
یہ مقامِ قُرب، اللہ الصّمد! — یہ کمالِ بندگی، یہ ارتقا
دستِ قدرت کا وہ یکتا شاہکار — سایہ بھی جس کا نہ پیدا ہو سکا
جنّتِ لطفِ زباں، فردوسِ گوش — کیا مبارک نام ہے، صَلِّ عَلیٰ
آپ کا ہر فعل، تفسیرِ کتاب — آپ کا ہر قول، فرمانِ خدا
آپ کے اَحکام دستورِ حیات — آپ کا پیغام، پیغامِ بقا
دیدنی ہے آج میری بے بسی — المدد، اے شافعؐ روزِ جزا

بندۂ عاجز، فقیرِ کج بیاں
کیا کرے گا مدحِ ممدوحِ خدا

Marfat.com

حفیظ تائبؔ، عبدالحفیظ

بادِ رحمت سنک سنک جائے — وادیٔ جاں مہک مہک جائے
نطقِ حضرتؐ کی بات جب چھیڑوں — غنچۂ فن چٹک چٹک جائے
بدرِ طیبہ کا جب خیال آئے — شبِ ہجراں چمک چمک جائے
جب سمائے نظر میں وہ پیکر — ذہن میرا دمک دمک جائے
شبِ رُخ شاہؐ روشنی بخشے — دستِ شفقت تھپک تھپک جائے
فیضِ چشمِ حضورؐ کیا کہنا — ساغرِ دل چھلک چھلک جائے
نامِ پاک اُن کا ہو لبوں سے ادا — شہدِ گویا ٹپک ٹپک جائے
ارضِ دل سے اُٹھے جو موجِ درود — گونج اُس کی فلک فلک جائے
اُن کا ابرِ کرم نہ گر برسے — آتشِ غم بھڑک بھڑک جائے
رہ نما گر نہ ہو وہ سیرتِ پاک — ہر مسافر بھٹک بھٹک جائے
چشمِ احمدؐ اگر نہ ہو نگراں — نسلِ آدمؑ بہک بہک جائے
اُن کے آگے ہر ایک شاہ و گدا — شاخِ آسا لچک لچک جائے
کن خیالوں میں کس کے خوابوں میں — آنکھ میری جھپک جھپک جائے
کون وہ شخص ہے کہ جس کے لئے — دلِ فطرت دھڑک دھڑک جائے

افقِ زندگی پہ اے تائبؔ
نورِ کس کا جھلک جھلک جائے

Marfat.com

نیّرِ واسطی (حکیم سید علی احمد)

تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں
مرے چمن کی فضائیں سلام کہتی ہیں

عطا ہوئیں جو عجم کے حسیں مناظر کو
وہ دلکشی، وہ ادائیں سلام کہتی ہیں

وہ عہدِ گُل، وہ لبِ جُو وہ بزمِ سرو و سمن
وہ قمریوں کی صدائیں سلام کہتی ہیں

زبانِ لالہ و گُل ہے جو نغمہ سنجِ درود
تو بلبلوں کی نوائیں سلام کہتی ہیں

تمہاری یاد میں برسیں جو بن کے ابرِ بہار
وہ آنسوؤں کی گھٹائیں سلام کہتی ہیں

درِ قبول پہ جو باریاب ہو نہ سکیں
وہ غم نصیب دُعائیں سلام کہتی ہیں

تمہارے ہجر میں اٹھیں جو خانقاہوں سے
وہ اہلِ دل کی صدائیں سلام کہتی ہیں

تمہارے نام کی عزّت پہ ہوگئیں جو نثار
وہ غازیوں کی وفائیں سلام کہتی ہیں

مرے وطن سے جو آئی تھیں لے کے بوئے وفا
وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں سلام کہتی ہیں

Marfat.com

تسکین قریشی

یہ رازِ عشق ہے سینہ بہ سینہ — مدینہ، کعبہ ہے، کعبہ مدینہ

مری دُنیا، مری عقبیٰ مدینہ — مجھے کیا فکرِ مرنا ہو کہ جینا

غمِ ساحل، نہ اب فکرِ سفینہ — نظر میں کعبہ ہے دل میں مدینہ

محبت حاصلِ ایماں ہے لیکن — محبّت میں ادب کا ہو قرینہ

غمِ ہجرِ نبیؐ۔ اللہ اکبر — بنا ہے مطلع انوارِ سینہ

حریمِ مصطفیٰؐ کا گوشہ گوشہ — جمالِ معرفت کا ہے خزینہ

خرد سمجھے گی رمزِ عبدہٗ کیا — یہ بحرِ بے کراں ہے بے سفینہ

درِ اقدس پہ دیکھو سر جھکا کر — یہی عرشِ معلّیٰ کا ہے زینہ

خوشا دوری زہے قربِ حضوری — مدینہ میں ہے دل دل میں مدینہ

بہت رکھا ہے محوِ خوابِ غفلت
بہت ہے مجھ کو تسکیںؔ دل سے کینہ

Marfat.com

اقبالؔ صفی پوری

خدا نہیں ہیں مگر مظہرِ خدا ہیں رسولؐ
بلندیٔ بشریت کی انتہا ہیں رسولؐ

دو عالم آپ کے پرتو سے جگمگا اُٹھے
صفات و ذاتِ الٰہی کا آئینہ ہیں رسولؐ

ہزار شورشِ طوفاں بڑھے ہمیں کیا غم
کہ جب خدا ہے نگہباں، ناخدا ہیں رسولؐ

تمام رحمت و بخشش، تمام لطف و کرم
متاعِ قلبِ گدایانِ بے نوا ہیں رسولؐ

اس ایک نسبتِ محکم پہ دو جہاں صدقے
دلوں کی آس، نگاہوں کا آسرا ہیں رسولؐ

شکستہ ہمت و گمراہ قافلوں کے لئے
چراغِ راہِ ہدایت ہیں، رہنما ہیں رسولؐ

جو حُسنِ خُلق میں ہیں موجِ کوثر و تسنیم
تو گفتگو میں مزاجِ گُل و صبا ہیں رسولؐ

ہزار بارِ گُنہ سر پہ ہے تو کیا اقبالؔ
یہ آسرا کوئی کم ہے کہ آسرا ہیں رسولؐ

Marfat.com

ثاقبؔ زیروی (محمّد صدیق)

وجودِ پاک تھا جس کا پیمبری کے لئے
وہ اِک چراغ تھا دُنیا کی روشنی کے لئے
بصیرتوں کا مُرقّع رہا وہ اُمّیؐ لقب
کھُلی کِتاب ہے وہ اب بھی آدمی کے لئے
جبیں کے ساتھ مِرا دل بھی سجدہ ریز ہوا
کہ ایک یہ بھی ہے اسلوب بندگی کے لئے
بشر کو اُس نے عطا کی نگاہِ رُتبہ شناس
بھٹک رہا تھا زمانہ خود آگہی کے لئے
وہ سب حضورؐ کی دانش نے آشکار کئے
جہاں میں جتنے مقاصد تھے زندگی کے لئے
خمیدہ سر ہمیں ہونا پڑا خُدا کے حضور
ہزار عُذر کئے دل نے بندگی کے لئے
یہ نام جب بھی لیا دِل میں چاند اُتر آیا
کہ اُن کا اسمِ گرامی ہے چاندنی کے لئے
ضیائے رُوئے محمدؐ کی اِک جھلک ثاقبؔ
مُجھے نصیب ہو دل کی شگفتگی کے لئے

رحمٰن کیانی (عبدالرحمٰن عرف محمد میاں)

لوگو سنو! جنابِ رسالت مآبؐ میں　　شانِ رسولِؐ صاحبِ سیف و کتاب میں
ماحی لقب، نبیِؐ ملاحم کے باب میں　　کرتا ہوں فکرِ مدح تو جوشِ خطاب میں

مصرع زباں پہ آتا ہے زورِ کلام سے
تلوار کی طرح سے نکل کر نیام سے

نعتِ رسولؐ کا یہ طریقہ عجب نہیں　　سمجھیں عوام داخلِ حدِّ ادب نہیں
لیکن یہ طرزِ خاص مرا بے سبب نہیں　　شیوہ سپاہیوں کا نوائے طرب نہیں

رائج ہزار ڈھنگ ہوں ذکرِ حبیبؐ کے
شاہیں سے مانگئے نہ چلن عندلیب کے

ماناحبیبِ خالقِ اکبر رسولؐ کو　　خیرالورٰی و شافعِ محشر رسولؐ کو
عین النعیمؐ، ساقیٔ کوثر رسولؐ کو　　شمع و چراغِ مسجد و منبر رسولؐ کو

لیکن جو ذات مدحِ بشر سے بلند ہے
ہم سے یہ پوچھئے کہ ہمیں کیوں پسند ہے

جب بھی سپاہیوں سے پیمبرؐ کو پوچھئے　　خندق کا ذکر کیجئے خیبر کو پوچھئے
بدر و اُحد کے قائدِ لشکر کو پوچھئے　　یا غزوۂ تبوک کے سرورؐ کو پوچھئے

ہم کو حُنین و مکہ و مؤتہ بھی یاد ہیں
ہم اُمّتیٔ بانیٔ رسمِ جہاد ہیں

Marfat.com

رسمِ جہادِ حق کی اقامت کے واسطے　　کمزور و ناتواں کی حمایت کے واسطے
انصاف امن اور عدالت کے واسطے　　خیر الممات مرگِ شہادت کے واسطے
لڑتے ہیں جس کے شوق میں ہم جھوم جھوم کر
پیتے ہیں جامِ مرگ کو بھی چُوم چوم کر

لاکھوں درُود ایسے پیمبرؐ کے نام پر　　جو حرفِ لَا تَخَفْ سے بناتا ہوا نڈر
اِک جاوداں حیات کی بھی دے گیا خبر　　یعنی خدا کی راہ میں کٹ جائے سر اگر
ہم کو یقیں ہے کبھی مرتے نہیں ہیں ہم
اور اس لئے کسی سے بھی ڈرتے نہیں ہیں ہم

توپ و تفنگ و دشنہ و خنجر صلیب و دار　　ڈرتے نہیں کسی سے محمدؐ کے جاں نثار
ماں ہے ہماری اُمِّ عمارہؓ سی ذی وقار　　ہم ہیں ابو دجانہؓ و طلحہؓ کی یادگار
ہاں ؛ مفتی و فقیہ نہیں، مان لیتے ہیں
ناموسِ مُصطفیٰؐ پہ مگر جان دیتے ہیں

Marfat.com

شاہدؔ (خواجہ حمید الدین)

دونوں عالم جان و دل سے ہیں فدائے مصطفیٰؐ
کتنی سادہ، کتنی دلکش ہے ادائے مصطفیٰؐ

آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا ہوں یا نبیؐ
ہو نہیں سکتا کسی کا آشنائے مصطفیٰؐ

زلفِ مشکیں باعثِ ردِ بلائے دو جہاں
سرمۂ چشمِ بصیرت خاکِ پائے مصطفیٰؐ

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی عطائے کردگار
لب پہ ہے نعتِ نبیؐ دل میں ولائے مصطفیٰؐ

بے نیازِ قصر و ایواں، دشمنِ جاہ و حشم
فخرِ شاہاں، رشکِ سلطاں ہے گدائے مصطفیٰؐ

شاہدؔ اُس کی زندگی ہے باعثِ صد رشک و ناز
رات دن کرتا ہے دل سے جو ثنائے مصطفیٰؐ

خاطر غزنوی (ابراہیم بیگ)

جو نام صفِ پاکِ رسولاں میں جلی ہے
اس نام سے دنیا کی ہر اک بات چلی ہے

تخلیقِ دو عالم کا سبب ہے یہی خورشید
اس نورِ رسالت کی تجلّی ازلی ہے

ہے محوِ طواف درِ محبوبِ الٰہی،
اک حسرتِ پاکیزہ کہ پھولوں میں پلی ہے

سایہ بھی اسے چھُو لے تو ہو جائے فروزاں
وہ شکل کہ انوار کے سانچے میں ڈھلی ہے

وہ خاک مری آنکھ کا سُرمہ وہ فضا نور
جو بات بھی یثرب کی ہے مصری کی ڈلی ہے

بخشش بھی اسی رہ میں ہے منزل بھی اسی پر
اک قلزمِ انعام مدینے کی گلی ہے

خوشبوئے گلستانِ شہنشاہِ دو عالمؐ
خاطر مجھے بطحا کی طرف لے کے چلی ہے

Marfat.com

پروفیسر محمد طاہر فاروقی

آپ کے کوچے میں ہو میرا گزر یا مصطفیٰ
میری پیشانی ہو اور وہ سنگِ در یا مصطفیٰ

اس جوارِ قدس میں لِلّٰہ کیجے باریاب
یا رسول اللہ یا خیر البشر یا مصطفیٰ

ارمغاں شایانِ دربارِ رسالت کچھ نہیں
ہاں بس اک شرمِ گنہ، اک چشمِ تر یا مصطفیٰ

رشحۂ ابرِ کرم کا ایک چھینٹا ہی ملے
میری ظلمت کی بھی ہو جائے سحر یا مصطفیٰ

آپ کا دیدار ہو ایسے کہاں میرے نصیب
ہاں اگر ہو جائے رحمت کی نظر یا مصطفیٰ

بادۂ الفت کا اک ساغر عطا کر دیجئے
ہوں بہت اب تشنہ لب تشنہ جگر یا مصطفیٰ

آپ کے جُود و کرم سے ہیں دو عالم فیض یاب
اِس طرف بھی ایک رحمت کی نظر یا مصطفیٰ

آپ کو شیخین کا ہے واسطہ کیجے کرم
ہوں خطا کار و خطا جو سر بسر یا مصطفیٰ

از رہِ لطف و کرم آپ اپنا دیوانہ کہیں
بس یہ ہو طاہر کی نیت کا ثمر یا مصطفیٰ

المتوفی سنہ ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

Marfat.com

محسن احسان

جس کو سورج نے بھی دیکھا تو بہت شرمایا
افقِ مشرقِ آدم پہ وہ خورشید آیا
اُس نے اُس وقت زمانے پہ کرم فرمایا
جب جہاں دھوپ میں چیخ اٹھا تھا سایا، سایا
فرش پر بیٹھ کے بھی عرش کو جو چھُو آیا
اس نے کونین کی رگ رگ میں لہو دوڑایا
اس نے دنیا کو وہ میزانِ عدالت بخشی
جس سے انصاف کا مفہوم سمجھ میں آیا
ہر دکھی دل پہ رکھا اس نے محبت بھرا ہاتھ
اس نے ہر فرد کی قسمت کی پلٹ دی کایا
صفحۂ دہر پہ وہ حرفِ محبت لکھا
جو مری عمرِ دو روزہ کا بنا سرمایا
اس نے انساں کی خدائی کے بتوں کو توڑا
سنگ و دشنام بھی کھا کر نہ لُسے طیش آیا
میری جھولی میں ندامت کے سوا کچھ بھی نہیں
فخر سے پھر بھی حضورِ شہِ یثرب آیا
مشکلیں میرے وطن پر جو ہیں آساں ہوں گی
میرے آقا نے ذرا سا جو کرم فرمایا
اس گنہگار پہ بھی ایک نظر سرورِ دیں
محسن آج اپنی خطاؤں پہ بہت شرمایا

Marfat.com

حافظ لدھیانوی

تجھ سے مُنوّر ہو گئے فکر و نظر کے بام و در
ہر لحظہ ہر اک آن ہے شام و سحر میں جلوہ گر
تیرا جمالِ دلنشیں
اے رحمۃٌ لّلعالمینؐ

سب ہیں کرم کے منتظر اے شافعِ روزِ جزا
اے مظہرِ لطف و عطا، اشکِ ندامت کے سوا
دامن میں کچھ رکھتے نہیں
اے رحمۃٌ لّلعالمیں

گلہائے رنگا رنگ میں جلوا ترا تری مہک
تابندہ تیرے نور سے شمس و قمر ہیں آج تک
ہے زیرِ پا چرخِ بریں
اے رحمۃٌ لّلعالمیں

اے مطلعِ انوارِ حق، اے قافلہ سالارِ حق
تیرے ورودِ پاک سے ظاہر ہوئے اسرارِ حق
روشن ہوئی شمعِ یقیں
اے رحمۃٌ لّلعالمیں

اے زینتِ کون و مکاں اے رونقِ بزمِ جہاں
اے باعثِ آرامِ جاں، ہر لمحہ تجھ سے ضو فشاں
ہر سانس تجھ سے انگبیں
اے رحمۃٌ لّلعالمیں

تو مظہرِ نورِ خدا قلب و نظر کی روشنی
تیری عطا قلبِ تپاں، تجھ سے ہے سوزِ زندگی
اے دل کی دھڑکن کے یکیں
اے رحمۃٌ لّلعالمیں

Marfat.com

ساقی جاوید

اے نقیبِ قرآنی ، اے رسولِ یزدانی
تم ہو زیست کے رہبر، تم حیات کے بانی

چہرۂ مبارک کا جس نے نُور دیکھا ہے
اس نے خلد دیکھی ہے اس نے طور دیکھا ہے

تم زمیں پہ کیا آئے بادِ نوبہار آئی
جام لالہ فام آیا، بُوئے مُشک بار آئی

نام میں بھی نکہت ہے یاد میں بھی خوشبو ہے
کیا جمالِ عارض ہے کیا بہار گیسو ہے

تم حرا کے پہلو میں، تم منا کی وادی میں
تم ہو جذبۂ دل میں قوتِ ارادی میں

تم نے ریگ زاروں میں زندگی بکھیری ہے
اک چراغ ہم کو بھی غم کی رات اندھیری ہے

تم جہاں سے اٹھے تھے وہ بنائے ہستی ہے
تم جہاں ہو خوابیدہ زندگی برستی ہے

تم کو یاد کرتی ہے دیدۂ بلالؓ اب تک
راستہ دکھاتا ہے عشقِ بے مثال اب تک

لب پہ نام آتا ہے، روح مُسکراتی ہے
زندگی بہاروں میں ڈوب ڈوب جاتی ہے

اے صبا مدینہ کو جا رہی ہے، جاں لے جا
کوچۂ محمدؐ تک روحِ تشنگاں لے جا

زخم یاد کرتے ہیں غم سلام کہتا ہے
اے نبیؐ میں آپہنچا، تشنہ کام کہتا ہے

Marfat.com

یکتا امروہوی (سید واحد حسین)

خدائی میں کیا تھا محمدؐ سے پہلے
خدا ہی خدا تھا محمدؐ سے پہلے

نہ انساں کوئی عرش تک جا سکے گا
نہ کوئی گیا تھا محمدؐ سے پہلے

کہاں طور اور طور پر نور پاشی
اندھیرا پڑا تھا محمدؐ سے پہلے

یہ کون و مکاں ایک ہُو کا مکاں تھا
مکاں کونسا تھا محمدؐ سے پہلے

نہ ذوقِ صباحت نہ کیفِ ملاحت
بھلا کیا مزا تھا محمدؐ سے پہلے

فضا آشنا کب تھے نغماتِ وحدت
خلا بے صدا تھا محمدؐ سے پہلے

جو کچھ ہو گیا ہے جو ہے اور جو ہو گا
خُدا کہہ چکا تھا محمدؐ سے پہلے

خدا کے بھی گھر کی خبر ہے بتاؤ
کہ کعبہ میں کیا تھا محمدؐ سے پہلے

بجُز ایک اللہ کے اور یکتا
کہاں دُوسرا تھا محمدؐ سے پہلے

Marfat.com

راغبؔ مراد آبادی (سید اصغر حسین)

عشق ہے سرورِ کونینؐ کا دولت میری
لِلّٰہِ الحمد کہ بیدار ہے قسمت میری

ہو گیا ہوں میں اسیرِ خمِ گیسوئے رسولؐ
اب نہیں دولتِ کونین بھی قیمت میری

ذرّے ذرّے سے مدینہ کے محبّت ہے مجھے
آشکارا ہے اہلِ وفا پر ہے عقیدت میری

حشر میں سر پہ رہے سایۂ دامانِ رسولؐ
ہیں نثارِ شہ ذی جاہ یہ قسمت میری

میں تو جنّت کا سزاوار نہیں ہوں سرکارؐ
حشر میں آپ ہی فرمائیں شفاعت میری

مجھ پہ بھی ایک نظر سیّد مکّی مدنی
شکوۂ گردشِ دوراں نہیں عادت میری

آستانِ شہِ لولاکؐ ہو فردوسِ نظر
ہے یہی میری تمنّا یہی نیّت میری

نعت گوئی کی حدیں مجھ کو ہیں راغبؔ معلوم
کہ نگاہوں میں ہیں احکامِ شریعت میری

Marfat.com

اعظم چشتی (محمد اعظم)

سمجھا نہیں ہنوز مرا عشقِ بے ثبات
تُو کائناتِ حُسن ہے یا حُسنِ کائنات

جو ذکر زندگی کے فسانے کی جان ہے
وہ تیرا ذکرِ پاک ہے اے زینتِ حیات

اک خالقِ جہاں ہے تو اک مالکِ جہاں
اک جانِ کائنات ہے اک وجہِ کائنات

بزمِ حدوث سے ہے مقدّم ترا وجود
خالق کے بعد کیوں نہ مکرّم ہو تیری ذات

اب تک سجی ہوئی ہے ستاروں کی انجمن
اِس انتظار میں کہ پھر آئیں وہ ایک رات

ارشادِ مَا رَمَیْتَ سے ظاہر ہوا یہ راز
ہے کبریا کا ہاتھ رسولِ خدا کا ہات

اعظم میں ذکرِ شاہِ زمن کیسے چھوڑ دوں
میرے لئے تو ہے یہی سرمایۂ حیات

Marfat.com

اعجازؔ رحمانی (سید اعجاز علی)

پوچھو نہ فرشتوں سے نہ انسان سے پوچھو
عظمت شہِ ابرار کی قرآن سے پوچھو

ہو دوست کہ دشمن، کوئی تخصیص نہیں ہے
کیا خُلقِ نبیؐ ہے، کسی انسان سے پوچھو

کتنا شہِ ابرار کی سیرت پہ عمل ہو،
یہ بات ذرا اپنے ہی ایمان سے پوچھو

سرکارِ دوعالم کی اطاعت کا طریقہ
صدیقؓ و عمرؓ، حیدرؓ و عثمانؓ سے پوچھو

اے حلقہ بگوشانِ شہِ یثرب و بطحا
کیا لطفِ غلامی ہے، یہ سلمانؓ سے پوچھو

مدحت کا ہے انداز کہ معراجِ تخیّل
عرفانِ پیمبرؐ دلِ حسّانؓ سے پوچھو

کس شان کا ہو احمدِ مرسلؐ کا قصیدہ
اعجازؔ یہ اللہ کے دیوان سے پوچھو

Marfat.com

عابد نظامی (عابد حسین)

میرے دل میں ہے یہ ارمان رسولِ عربیؐ — جان ہو آپ پہ قربان رسولِ عربیؐ

اللہ اللہ یہ رتبہ، یہ بلندی، یہ عروج — ہوئے اللہ کے مہمان رسولِ عربیؐ

اِک تری ذاتِ مقدّس کی بدولت ہی تو ہے — دہر میں عظمتِ انسان رسولِ عربیؐ

اُس کو دنیا بھی ملی، دین بھی اُس نے پایا — جس نے تھاما ترا دامان رسولِ عربیؐ

یہ تری چشمِ تلطّف کا ہے ادنیٰ اعجاز — بے نوا ہو گئے سُلطان رسولِ عربیؐ

ذاتِ باری کا نہ عرفان ہو جب تک حاصل — نہیں ممکن تری پہچان رسولِ عربیؐ

سلکِ انفاس محبّت سے رفو ہو جائے — اب مرا چاک گریبان رسولِ عربیؐ

اب تو ہوں دُور غم و حُزن کے گہرے سائے — اب تو ہوں مُشکلیں آسان رسولِ عربیؐ

لُطف کی ان پر نظر ہو کہ پریشان ہیں آج — ساری دُنیا کے مسلمان رسولِ عربیؐ

تیرا عابد یہ تری آل کا ادنیٰ خادم

تیرے صدقے ترے قربان رسولِ عربیؐ

Marfat.com

جلیلؔ قدوائی

مجھ کو بس آپ سے ہے کام رسولِ عربیؐ
لب پہ ہے آپ کا ہی نام رسولِ عربیؐ

آپ نے کی جو توجہ، بنیں دنیا میں ابھی
میرے بگڑے ہوئے سب کام رسولِ عربیؐ

حشر میں آپ کی گر مجھ کو شفاعت نہ ملی
جانے کیا ہو مرا انجام رسولِ عربیؐ

مجھ کو اپنی روشِ خاص پہ لاکر، مجھ سے
چھین لیجئے روشِ عام رسولِ عربیؐ

عہد حاضر نے تراشے ہیں نئے بت، شاہا!
پھر شکستہ ہوں یہ، اصنام، رسولِ عربیؐ

کاش ایسا ہو کہ اک بار دکھا دیں مجھ کو
خواب میں روئے دل آرام رسولِ عربیؐ

کچھ نہیں اور خبر اس کے سوا مجھ کو جلیلؔ
میرا مذہب، میرا اسلام رسولِ عربیؐ

فرحتؔ شاہجہانپوری

خاتم المرسلینؐ، حاصلِ کائنات　　مظہرِ شانِ ربِّ نبیؐ، آپ کی ذات پاک
اے شہِ نامدارؐ، اَلسّلام السّلام

حُسنِ صدق وصفا، مرجعِ خاص و عام　　نام، تسکینِ جاں، ذات، رحمت تمام
چشمۂ فیض بار، السّلام السّلام

زینتِ بحر و بَر، رونقِ دو جہاں　　غیرتِ مہر و مہ، جلوۂ دلستاں
اے سراپا بہار، السّلام السّلام

چہرۂ پاک تھا، نور کا آئینہ　　جلوۂ دل نشیں، طور کا آئینہ
نورِ حق در کنار، اَلسّلام اَلسّلام

کلمۂ لَآ اِلٰہ، رُوحِ دنیا و دیں　　جس سے روشن ہوئے، آسمان و زمیں
آخری تاجدار، السّلام السّلام

پاسدارِ جہاں، شافع المذنبینؐ　　مونسِ بیکساں، راحت العاشقیں
خلق کے غمگسار، السّلام السّلام

آئے سرتاپا، ہو کے تفسیرِ کُن　　نطق کا ینطِقُ، زیبِ تعمیرِ کُن
وجہِ صبر و قرار، السّلام السّلام

مبدءِ عاشقی، خود فِدا ہو گیا　　اک ستارہ حسیں، جگمگانے لگا
پیکرِ جلوہ بارؐ، السّلام السّلام

قمر میرٹھی (ڈاکٹر قمرالدین احمد)

ہر اعتبار سے فطرت کا مُنتہا تم ہو
جو مُدّعا تھا خدا کا، وہ مُدّعا تم ہو

محمدؐ عربی تم ہو، مصطفیٰ تم ہو
خدا نے جس کی ثنا کی، وہ باخدا تم ہو

رُموزِ وَحدت و کثرت سے آشنا تم ہو
جسے تمام خدائی کہے پتا، تم ہو

رسائی خِرَدِ بندہ سے وَرا تم ہو
خدا ہی جانے بشر کے علاوہ کیا تم ہو

جہاں تجلّیِ حق سے جلیں پرِ جبریلؑ
وہاں ہے کس کی رسائی، وہاں رسا تم ہو

فلک پہ شمس و قمر دونوں جن کے نقشِ قدم
زمینِ عرش عُلا جن کے زیرِ پا، تم ہو

کڑی چلی ہے جہاں سے جناب آدمؑ کی
جہاں ہے ختمِ نبوّت کا سلسلہ، تم ہو

نہ کوئی تم سا حَسیں ہے، نہ کوئی تم سا جمیل
قسم خُدا کی، خُدا کی کوئی ادا تم ہو

نظر کا پردہ ہے، نیرنگیٔ طِلسمِ جمال
نہ جانے آئینہ گر ہو کہ آئینہ تم ہو

عَرَب سے تا بہ عجَم، غُلغُلہ اُٹھا حق کا
جو شرق و غرب میں گونجی ہے وہ صدا تم ہو

جمالِ نغمۂ وَحدت لبِ عنادِل پر
گلوں کے حُسن میں رنگینیٔ ادا تم ہو

جہاں میں پھیلے ہیں انوارِ دینِ حق جس سے
وہ آفتابِ حَرَم، وہ مَہِ حِرا تم ہو

تمہارا نقشِ قدم جب سے ہاتھ آیا ہے
جبینِ سجدہ میں تابانیٔ صَفا تم ہو

فلک نشیں ہیں جو عیسیٰؑ ہوا کریں، مجھے کیا
مرے مَسیح، مرے دَرد کی دَوا تم ہو

جہاں ہیں ختم حدیں حُسنِ آدمیّت کی
جمالِ دَہر کی وہ قدرِ ارتقا تم ہو

غمِ فتورِ جہاں ہو، کہ خوفِ روزِ جزا
سکونِ قلبِ پریشاں بہرِ فضا تم ہو

قمرؔ پہ چشمِ عنایات دین و دنیا میں
کہ اِس کا دونوں جہاں میں اک آسرا تم ہو

Marfat.com

خلیلؔ (ڈاکٹر محمد ابراہیم شیخ)

صبا یہ کیا آج لائی مژدہ کہ غنچہ غنچہ چٹک رہا ہے

کہیں پہ لہرا رہا ہے لالا کہیں پہ سبزہ لہک رہا ہے

صدائے سُبحانَ رَبّنا ہے کہیں پہ صلِّ علیٰ کے نعرے

طیورِ تسبیح خواں کہیں ہیں، کہیں پہ بلبل چہک رہا ہے

شہِ دوعالم ہوئے ہیں پیدا، ہے آج میلاد مصطفیٰ کی

تمام عالم شعاعِ نورِ محمدی سے چمک رہا ہے

کہیں ہے طٰہٰ کہیں پہ یاسیں کہیں مُزّمّل کہیں مُدّثّر

تمام قرآں ہیں مثلِ خورشید نامِ احمدؐ چمک رہا ہے

یہ بخشوائیں گے اپنی امت، شفیعِ روزِ جزا یہی ہیں

امیدِ لاتَقنَطُو ہے: پھر کیوں یہ قلبِ عاصی دھڑک رہا ہے

کمالِ احسان مجھ پہ ہو گا اگر بلالو مدینے آقا

تمھاری فرقت میں رات دن اب خلیلؔ خستہ بلک رہا ہے.

مُطاعِ آدم و انجم، متاعِ لوح و قلم
محمدؐ اُمّیِ محبوبِ کبریا صلعم
محمدؐ انجمن کُن فکاں کا صدر نشین
محمدؐ افسرِ آفاق و سرورِ عالم
وہ "عبدہٗ ورسولہٗ" وہ "اِسمُہٗ احمد"
کتاب وحکم و نبوّت کا خاتم و خاتَم
حمُود و حامد و احمد محمّد و محمود
کریم و میرِ کرام، مکرّم و اکرم
وہ لایمُوت سراجِ سُبل امامِ رُسل
امیرِ قافلۂ سخت کوشِ اہلِ ہمم
بہارِ گلشنِ ایجاد و حُسنِ ہفت رواق
گُلِ سرِ سبدِ دُودۂ بنی آدم
اسی کو صاحبِ خلُقِ عظیم کہتے ہیں
وہی ہے نوعِ بشر کا مُعلّمِ اعظم
شمار کرنے چلیں اس کی خوبیوں کا اگر
تو ساتھ چھوڑ دیں تھک تھک کے نیل پنکھ پدم
ہے جس کی ذاتِ مطہّر خمیرِ مایۂ کون
ہیں جس پہ آئینۂ اسرارِ مخفی و مبہم

Marfat.com

رموزِ کُن فیکوں جس پہ موبمو روشن
وہی جو ختمِ رُسلؐ ہے وہی جو فخرِ اُمم

وہ عقلِ اوّل و اعلیٰ، حقیقتِ اسماء
وہ نفسِ کائنہ و رُوحِ خالد و اعظم

عطائے حق کا جو قاسم ہے وہ ابُوالقاسم
ملیکِ مقسط و معطی و مقتدِر کی قسم

خلاصۂ دو جہاں جس کی ذاتِ والاشان
گیا جو عرش پہ بے نردبان و بے سُلّم

ہے جس کی شان فَاَوْحٰی اِلَیْہِ مَا اَوْحٰی
وہ آسماں خیمَ، انجم خَدَم، سپہر حَشَم

جو مکّی و مدَنی ہر وطن کا ہے وطنی
حکیم و حاملِ احکام و حاکم و احکم

اُٹھائے ہاتھ دُعا کو اسی کی خاطر جب
رکھی خلیلِ براہیمؑ نے بنائے حرم

خدائے قادر و قدّوس کے تصوّر سے
کرے دلِ متزلزل کو ثابت و مُحکم

اَنا بشر کا جو اعلان و اعتراف کرے
نہیں جو وحیِ خُدا میں مجازِ بیشی و کم

محمدؐ عربی آبروئے ہر دو سَرا
حبیبِ پاکِ خدا، جانِ عالم و آدم

صفات بو قلموں لَا تُعَدّ وَلَا تُحْصٰی
ثنائے خواجہ سے معذور ہیں زبان و قلم

Marfat.com

فطرتؔ (عبدالعزیز)

جان و دل و اُمّ و اَبّ و فرزند قربانِ شہِ شہانِ عالمؐ
بلکہ مقدور ہو تو دیجے نذرانہ میں ارمغانِ عالم

وہ نُورِ حقیقت آفریں ہے عنوانِ فسانہ ہائے تخلیق
مرہونِ جمالِ مصطفیٰؐ ہے رنگینیٔ داستانِ عالم

حیرت سے ہیں یُوں تو مُہر بر لب اور فرطِ خلوص سے مودّب
توصیفِ رسولؐ کو ہیں لیکن بیتاب سخنورانِ عالم

یہ عُقدہ کھلا ہے آج سب پر، عاصی ہوں کہ عابدِ حق آگاہ
ایمان ہے نجات کی ضمانت، کفران میں ہے زیانِ عالم

شاہانِ بلند مرتبت ہیں دربارِ نبیؐ میں دست بستہ
دہلیزِ نبی پہ سر نہادہ سرمست قلندرانِ عالم

فطرتؔ شبِ غم کی وسعتوں میں تسکینِ عام ہے وہی نام
تنویر سے جس کی ہیں ازل سے روشن رُخ و قلب و جانِ عالم

Marfat.com

حشرؔی (سید عابد علی نقوی)

مظہرِ شان و عظمتِ داور — کون سوائے ذاتِ پیمبرؐ
خالق کی تخلیق مکمّل — افضل اعلیٰ کامل بہتر
مالکِ دنیا، حاصلِ عُقبیٰ — قاسمِ جنّت، ساقیٔ کوثر
خیرِ مکمّل، خُلقِ مُجسّم — رحمتِ عالم، شافعِ محشر
ہر منزل پہ مشعلِ منزل — برحق ہادی کامل رہبر
کوئی نہیں جز احمدِ مُرسل — اَنتَ حَبیبی کی منزل پر
حسن و جمالِ حق کے مظہر — از سرتا پا نوری پیکر
مصحفِ رُخ قرآن کی آیت — عارض ہیں والشمس کے مظہر
چہرۂ زیبا نور کی صورت — گیسو ہیں وَالّیل کے تیور
جس کی تمنّا عین عبادت — جس کی طلب ایمان سراسر
جس کا تخیّل ذہن کی منزل — جس کا تصوّر، روح کا محور

ہو جو غلام اس در کا حشرؔی
اس کی قسمت اس کا مقدّر

Marfat.com

اُمیدؔ ڈبائیوی (ارشاد احمد فاضلی)

جو راز خدا کا ہے وہی رازِ محمدؐ
اللہ کی آواز ہے آوازِ محمدؐ

ہر ایک نبی نے تو سہے ناز خدا کے
خالق نے اٹھائے ہیں مگر نازِ محمدؐ

اصنام نے دی شانِ رسالت کی گواہی
اے صلِّ علیٰ دیکھئے اعجازِ محمدؐ

کفّار دباتے رہے جس حق کی صدا کو
گونجی ہے دو عالم میں وہ آوازِ محمدؐ

اک دل کا تو کیا ذکر ہے اے شوق فزاواں
سو دل ہوں تو قربان بہ یک نازِ محمدؐ

دشمن کے لئے بھی لب لعلیں پہ دُعائیں
دیتا ہے محبّت کی صدا سازِ محمدؐ

ایمان کی منزل سے رہ صدق و صفا سے
آتی ہے مجھے آج بھی آوازِ محمدؐ

اُمیدؔ کو دنیا نے ستایا ہے دہائی
اُس پر بھی کرم اے نگہِ نازِ محمدؐ

Marfat.com

سلیم احمد

طبیعت تھی میری بہت مضمحل　　کسی کام میں بھی نہ لگتا تھا دل
بہت مضطرب تھا بہت بے حواس　　کہ مجھ کو زمانہ نہ آیا تھا راس
مرے دل میں احساسِ غم رم گیا　　غبار آئینہ پر بہت جم گیا
مجھے ہو گیا تھا اک آزار سا　　میں تھا اپنے اندر سے بیمار سا
یونہی کٹ رہی تھی مری زندگی　　کہ اک دن نویدِ شفا مل گئی
مجھے زندگی کا سلام آ گیا　　زباں پر محمدؐ کا نام آ گیا
محمدؐ قرارِ دلِ بیکساں　　کہ نامِ محمدؐ ہے آرامِ جاں
ریاضِ خدا کا گلِ سرسبد　　محمدؐ ازل ہے محمدؐ ابد
محمدؐ کہ حامد بھی محمود بھی　　محمدؐ کہ شاہد بھی مشہود بھی
محمدؐ سراج و محمدؐ منیر　　محمدؐ بشیر و محمدؐ نذیر

محمدؐ حکیم و محمدؐ کلام
محمدؐ پہ لاکھوں درود و سلام

Marfat.com

جمّاں سویدا (حکیم محمد نبی خاں)

غنچۂ دِل کے لئے وجہ نمو
تیرے کوچے کی ہوائے مُشکبو
تیری خاکِ پا مری آنکھوں کا نور
تیری آنکھوں کی حیا میرا وضو
تو مسیحائے دلِ آزردگاں
میں شکستہ دل، شکستہ آرزو
تو شعورِ فکرِ مومن کا اساس
تو ہر اک مُسلِم کے دل کی آبرو
تیرے دم سے زندہ و رقصاں ہوئی
گلشنِ جاں میں بہارِ رنگ و بو
واقفِ اسرارِ حق، تیرا وجود
ہر صفت موصوف تجھ سا خوبرو
اس قدر شفّاف ہو جائے جمّاں
دل سے نکلے اِک صدائے تو ہی تو

Marfat.com

ضمیر جعفری (سید محمد ضمیر جعفری)

محمد مصطفٰے صَلِّ علٰی محبوبِ ربّانی
ازل کی صبح عرفانی ابد کی شمعِ ایمانی
حضورؐ آئے تو چمکیں فکرِ انسانی کی تنویریں
حضورؐ آئے تو ٹوٹیں جبر و محکومی کی زنجیریں
جمے ذہنوں کا زنگ اترا، بجھے چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
بشر کی پیشوائی کے لئے شمس و قمر آئے
حضورؐ آئے تو امکاناتِ ہستی بھی نظر آئے
تمدّن آیا تہذیب آئی امن آیا قرار آیا
حضورؐ آئے تو عالم پہ بہار آئی نکھار آیا
یتیموں اور فقیروں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضورؐ آئے تو ذرّوں کو نگاہیں مل گئیں آخر
اُخوّت اور مساوات و محبت کا نظام آیا
حضورؐ آئے تو یہ توقیرِ ہستی کا مقام آیا
سلام اے رحمۃٌ لّلعالمیں سرکارِ دوعالمؐ
سلام اے مرسلِ حق مالک و مختارِ دوعالمؐ

Marfat.com

مُظفّر وارثی

سلام تم پر درُود تم پر
تمھاری آہٹ سے ذہن جاگے
نگاہ جائے نہ تم سے آگے

ہیں ختم ساری حُدود تم پر
سلام تم پر درُود تم پر

تمھارا جلوہ، خمیرِ آدم تم آسمان و زمیں کے سنگم
تمھاری آمد کمال ایزد تمھارے اندر تمام عالَم

تمھاری ممنون ہر گھڑی ہے
ابد کو گھیرے ہوئے کھڑی ہے

عمارتِ ہست و بود، تم پر
سلام تم پر درُود تم پر

خدا کے اظہار کی زباں تم ہمارے اور اُس کے درمیاں تم
خدا کو پیاری ادا تمھاری جہاں جہاں وہ وہاں وہاں تم

ہر ایک تخلیق کی بنا ہو
تم اُس حقیقت کا آئینہ ہو

Marfat.com

کھُلا درِ ہر شہود تم پر
سلام تم پر درُود تم پر

رسول سارے امام سارے تمھارے در کے غلام سارے
تمھاری ہستی، ہے سب کی بستی تمھارے سائل نظام سارے
ہیں جس کے قبضے میں سب خزانے
کیا اُسی خالقِ عُلا نے
ہر ایک شے کا وُرود تم پر
سلام تم پر درُود تم پر

چلی تھیں دل سے بول لے کر دُعائیں لَوٹی ہیں پھول لے کر
میں حشر تک کا رئیس ٹھہرا خدا سے عشقِ رسُولؐ لے کر
خطاؤں کو رحمتیں نوازیں
نثار تم پر مری نمازیں
فِدا، قیام و سجود تم پر
سلام تم پر درُود تم پر

Marfat.com

قاضی نذرالاسلام

بنگلہ	اُردو
امّت امی گنہگار	ہم گنہگار امّت ہیں
تب وبھولے ناہی رے امار	پر خوف نہیں
احمدؐ امار نبی	احمدؐ ہمارے نبی ہیں
جینی خود حبیب خدار	خود اللہ کے حبیب
جاں ہار امّت ہوتے چاہے شکل نبی	سارے انبیا جن کے امّتی ہونے کے طلبگار
تاں ہاری دامن دھری	ان ہی کا دامن میں بھی پکڑتا ہوں
پل صراط ہوبو - ہوبو پار	پُل صراط عبور کر جاؤں گا، ضرور، ضرور
کاندی بے روز حشر شبی	روزِ محشر بڑا جانگداز ہوگا
جب نفسی نفسی ربے	نفسی نفسی کی صدائیں ہوں گی
یا اُمّتی بولے ایکا	پر، یا امّتی، کہنے والا ایک ہی ہوگا
کاندی بین امار مختار	ہمارے مختارؐ روتے ہوں گے
کاندی بین ساتھے ماں فاطمہ رضؓ	ان کے ساتھ اماں فاطمہؓ بھی اشکبار ہوں گی
دُھری عرش اللہ دار	پایۂ عرش پکڑ کر
حسینؓ بر خون بر بدلائے	خونِ حسینؓ کے بدلے میں
معافی چائی پائی شبا کار	سب گنہگاروں کی مغفرت کے لئے
دوزخ ہوئے چھے حرام	دوزخ حرام ہوگی
جے دن پڑھے چھی کلمہ	جس دن سے کلمہ پڑھا
جے ہوئے چھی امی	جب ہی سے ہوا ہوں
——— قرآن برنشان بردار	——— قرآن کا نشان بردار

Marfat.com

خورشید آرا بیگم صدیق علی خاں

وہ صبحِ مدینہ وہ شامِ مدینہ۔ معطر معطر ہوائے مدینہ
سنہری سنہری حجابوں میں رحمت۔ مقدس مقدس فضائے مدینہ
وہ روضہ کی جالی وہ احساسِ عظمت۔ وہ بیتابیٔ دل طبیعت پہ رقّت
لرزتے ہوئے لب وہ اشکِ ندامت۔ سکوں بخش آہ و بکائے مدینہ
در و بامِ اقدس پہ نظروں کے سجدے۔ زباں پر وہ صلِ علیٰ کے ترانے
درودِ مدینہ۔ سلامِ مدینہ لب و قلب مدحت سرائے مدینہ
شبِ قدر کی برکتیں رات لائی۔ سعادت حضوری کی سجدوں نے پائی
عجب بیخودی ہے۔ عجب کیف و لذّت۔ یہ وارفتگی ہے عطائے مدینہ
وہ دالان جو ہے اہلِ صُفہ کا مسکن۔ جو مزدور و محنت کشوں کا تھا مامن
تھے دل جن کے عشقِ پیمبرؐ سے روشن۔ نثارِ شہِ خوش لقائے مدینہ
وہ تسبیح و تہلیل و تمجید داور۔ ملائک کو بھی رشک آتا ہے جن پر
محبت کی تنویر سے دل منوّر۔ فروزاں فروزاں۔ ضیائے مدینہ
شب و روز یادوں کو دیتے ہیں دستک۔ دل و گوش جن سے ہیں مسحور اب تک
اذانِ مدینہ۔ صلوٰۃِ مدینہ۔ سجودِ مدینہ۔ دعائے مدینہ
خوشا دل کو حاصل ہوئی ہے وہ دولت۔ کہ کونین کی عظمتیں اس کی قیمت
مری زندگانی کی جو ہے حرارت۔ ولائے محمدؐ۔ ولائے مدینہ
یہی دل کی دھڑکن۔ یہی آرزوئیں۔ نمازوں میں شام و سحر یہ دعائیں
کہ پھر آپ کے در پہ سر کو جھکائیں۔ ہو خورشید کی جاں فدائے مدینہ

آداجعفری بدایونی (عزیز جہاں)

یہ حسنِ نوازش، یہ اوجِ سعادت
یہ دل اور مجالِ سلامِ عقیدت

یہ سر اور دہلیزِ سرکارِ عالم
یہ جاں اور جمالِ حریمِ محبت

یہی آستاں، آستانِ تمنّا
یہی رہگذر ہے خیابانِ جنّت

اِدھر چشمِ پُرآب آئینہ ساماں
اُدھر ناز فرما ہے طغیانِ رحمت

تری یاد دل کو متاعِ گرامی
ترا نام لب پر کمالِ عبادت

جمالِ سراپا حیاتِ دل و جاں
شمیمِ تکلّم بیاضِ طریقت

بہ حرمت بشیر و بہ قامت بہاراں
بہ تشریفِ انساں نویدِ امامت

دریدہ قبا و شہنشاہ دوراں
نسیم تلطّف، صباحِ حقیقت

چراغاں چراغاں نقوشِ کفِ پا
یہی ماہ تاباں یہی مہرِ طلعت

یہی حرفِ اوّل یہی حرفِ آخر
بہ تعبیرِ قرآں زبانِ صداقت

دلوں کو ہے کافی شہِ دین و دنیا
تری اک نگاہِ کرم کی معیّت

شہِ دین و دنیا نگاہِ ترحّم
نگاہِ ترحم! سپہرِ نبوّت

یہ نازِ نوازش، یہ شانِ عنایت
عطا ہو پھر اذنِ سلامِ عقیدت

Marfat.com

مظہرؔ (مظہر النساء سعیدہ عروج)

کس نے کھولی ہے زباں کون ہوا دل کے قریں
کیسی آواز ہے؟ کیوں بھیگ رہی ہے یہ جبیں؟

کس نے چھیڑی ہے یہ لے، لحنِ عرب میں یا رب
جھنجھنا کر جو اٹھی روح مری بہرِ ادب

کوئی یوں بول رہا ہے رگِ جاں کے اندر
جیسے الفاظ ہوں پوشیدہ زباں کے اندر

دست بستہ ہیں، جھکائے ہوئے سر محفل میں
چیخ بن جائے گرے سوئی اگر محفل میں

ایک سنّاٹے میں ڈوبے ہوئے یہ بام یہ در
لوگو بتلاؤ تو؟ اس سمت میں ہے کس کا گزر؟

بج اٹھیں دور سے یہ آپ نفیریں کیسی؟
آپ ہی آپ بچھی جاتی ہیں نظریں کیسی؟

کس کی آمد ہے کہ خوشبو کی لپٹ آتی ہے
جسم میں روح کے گلزار کو چٹکاتی ہے

سنسناہٹ سی ہے دل جھوم رہا ہو جیسے
نامؐ جو لب پہ ہے دل چوم رہا ہو جیسے

میرے مولاؐ، میرے آقاؐ، میرے سَرورؐ صدقے
جان و دل صدقے ترے پاؤں پہ یہ سر صدقے

المتوفی سنہ ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

کائنات آج مکمّل ہوئی آمد سے تری ؐ
ذاتِ انسان مدلّل ہوئی آمد سے تری ؐ

"نیّت" انساں کی ترے ہاتھ سے کانٹے پہ تُلی
فیصلہ کن ہوا حق، عدل کی میزان کھُلی

تو ؐ نے بتلایا کہ انسان کی ذاتِ واحد
اپنے کردار کی تلوار پہ خود ہے کاسد

فردِ واحد کی بقا ، اس کی بقائے کردار
ملّت افراد سے ہے اور ہے ملّت تلوار

قوم جو فعل و عمل میں کھُلی تفسیر بھی ہے
وہ زمانہ کے لئے شیشہ و شمشیر بھی ہے

"امن" کہتی نہیں، "بدامنی" مٹا دیتی ہے
اپنے کردار کی تاثیر دکھا دیتی ہے

نوکِ شمشیر پہ بھی حق ہی کہے اور اڑ جائے
کس میں دم ہے کہ پھر ایسے سے کوئی لڑ جائے

یہ صفت جس میں ہو وہ بندۂ مومن کہلائے
حکمِ آقا ؐ کے لئے زندہ رہے یا مر جائے

تیری آمد کا یہ مفہوم تھا مکّی مدنی
آدمی مظہرِ کردار کا ہوتا ہے دھنی

Marfat.com

نسیم (وحیدہ)

لفظ قرآن کے، تری تحسین — تو ہی طٰہٰ ہے اور تو ہی یٰسین

تو مُزَّمِّل ہے تو مُدَّثِّر ہے — تو ہی طیّب ہے تو ہی طاہر ہے

تیرے سجدے ہیں فرش کی دولت — تیرے نعلین عرش کی زینت

تو خدائے بزرگ کی تنویر — تو ہے قرآن پاک کی تفسیر

دلِ انسانیت میں تیری ضو — خُلد تیرے خیال کا پرتو

تو ہی تکمیل ہے نبوّت کی — تو ہی معراج آدمیت کی

تو مداوائے کُلفتِ ایوبؑ — تو تمنّائے دیدۂ یعقوبؑ

صبحِ ہستی کی ہے دلیل تو ہی — آرزوئے دلِ خلیل تو ہی

نام تیرا دعائے موسیٰؑ میں — ذکر تیرا صدائے عیسیٰؑ میں

سرِ منبر تو انبیا کا امام — تجھ پہ بھیجے ہیں تیرے رب نے سلام

نغمۂ سرمدی پیام ترا — سدرۃ المُنتہیٰ مقام ترا

صاحبِ تاج صاحبِ معراج

ہم نگاہِ کرم کے ہیں محتاج

نوری (سیّدہ مسرّت جہاں بیگم شفیق)

میں کروں ثناءِ احمدؐ، ہوا غیب سے اشارا
نہ قلم میں تاب و طاقت، نہ زبان کو ہے یارا

مرے ذہن و نطق حیراں، کہ کہوں تو کیا کہوں میں
کروں کیسے مدح اس کی جو خُدا کو خود ہے پیارا

یہی فخر میری عزّت، تری ذات سے ہے نسبت
مری زندگی کا حاصل ترے عشق کا شرارا

وہ نبیؐ تمام رحمت، جو ہے غمگسارِ اُمّت
کئے ہم پہ اتنے احساں نہ اٹھے گا سر ہمارا

نہیں کوئی اس جہاں میں جو شریکِ رنج و غم ہو
ہے خدا کے بعد اے دل، اسی ذات کا سہارا

ہو قبول نعت میری، مجھے اِذنِ حاضری ہو
درِ قُدس کے ہوں جلوے، یہ نظر ہو اور نظارا

کروں جان و دِل نچھاور جو نصیب ہو حضوری
کرے روح وجد میری، جو طلب کا ہو اشارا

ہے دُعا کہ روزِ محشر کہیں مجھ سے میرے آقا
یہ ہراس کیوں ہے نوریؔ، تو نہیں ہے بے سہارا

Marfat.com

دُرِ شہوارِ نرگس

اے دل اگر ہے تجھ کو محبّت رسولؐ کی
شیوہ بنالے اپنا اطاعت رسولؐ کی

وہ سر کٹے نہ جس میں ہو سودا رسولؐ کا
وہ دل مٹے نہ جس میں ہو عزّت رسولؐ کی

ظلمت جہاں سے کفر کی کافور ہو گئی
روشن ہوئی جو شمع رسالت رسولؐ کی

اسلام کے فروغ کا اے مدّعی سبب
خنجر نہیں، ہے خلق و مروّت رسولؐ کی

گھبرائیں کیوں گناہ کے بارِ گراں سے وہ
کافی ہے عاصیوں کو شفاعت رسولؐ کی

بس اور کوئی خواہش و حسرت نہیں رہی
اللہ جو دے تو دے مجھے الفت رسولؐ کی

پیدا ہمیں بھی کرتا خدا ان کے عہد میں
اے کاش ہم بھی کرتے زیارت رسولؐ کی

ہے آرزو کہ قبر مری بھی وہیں بنے
ہے جس زمین پاک میں تربت رسولؐ کی

عاصی ہوں رُوسیاہ ہوں جو کچھ بھی ہوں مگر
بندی خدا کی اور ہوں امّت رسولؐ کی

Marfat.com

روحی علی اصغر

کچھ ابتدا ہی نہیں انتہا بھی نازاں ہے
بنا کے نقشِ رسالت خُدا بھی نازاں ہے

وہ آیا سب کے لئے رحمتِ خدا بن کر
تمام عالمِ ہستی کا رہنما بن کر

مٹانے کفر کو توحید کا پیام آیا
جہانِ نو کے لئے اک نیا نظام آیا

رسولِ حق سے نئے دور کا ہوا آغاز
نوائے وقت بنی انقلاب کی آواز

مچی ہے دھوم کہ حق کا امین آیا ہے
وہ اپنے ساتھ خُدا کی کتاب لایا ہے

عطا ہوا تھا محمدؐ کو علم قرآنی
عمل سے ہوگئی معراج فکر انسانی

جو مشتِ خاک تھا وہ بن گیا امینِ حیات
بلند ہوگئی افلاک سے زمینِ حیات

خودی کا آئینہ جب نقشِ کائنات بنا
کمالِ ذات سے وہ مظہرِ صفات بنا

یہ نازشِ بنی آدم ہیں نازِ آدم بھی
یہ انبیاء کے ہیں رہبر بھی اور خاتم بھی

Marfat.com

شمیم جالندھری

آج وہ دن ہے کہ برسا آسماں سے ابرِ نور

آج کے دن جوش پر تھی رحمتِ ربِّ غفور

آج یثرب میں کیا شاہ دو عالم نے ظہور

ہو گیا روشن خدا کے نور سے نزدیک و دور

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد سے گونج اٹھی غفلت سرا

بُجھ گیا ایران کا جلتا ہوا آتش کدہ

شعبدے گم ہو گئے شیطان بھی گھبرا گیا

جُھک گئی باطل کی گردن کفر بھی شرما گیا

ہل گئے ایوانِ شاہی زلزلہ سا آگیا

سطوتِ بعثت تھی ایسی اک جہاں تھرّا گیا

نعرۂ اللہ اکبر کی صدا آنے لگی

برقِ وحدت کفر کے خرمن کو جھلسانے لگی

Marfat.com

تبسّم (فاطمہ فاروقی)

آپؐ ہیں نورِ مجسّم آپ فخرِ دو جہاں
یوں بشر کہنے کو ہیں لیکن خُدا کے رازداں
فرش سے لے تا فلک بکھرا ہے جلوہ آپؐ کا
ذرّے ذرّے سے ملا کرتا ہے عظمت کا نشاں
در پہ اُن کے شانِ محبوبی نظر آتی ہے جب
دیکھتی ہوں آستانے پر ہجومِ قدسیاں
آپؐ لے کر آ گئے دُنیا میں فرمانِ خدا
حکم کے تابع رہیں گے حشر تک پیر و جواں
آپؐ کے روئے منوّر میں دو عالم مل گئے
آپؐ ہی کی ذات میں ہے خالقِ عالم نہاں
کتنے احساں کر چکے اور کس قدر کرنے کو ہیں
آپؐ ہی تو ہوں گے روزِ حشر ہم پہ مہرباں
رونقِ عالم ! نگاہِ لُطف مجھ پہ کیجئے
زندگی سے دور ہو جائے، مری دورِ خزاں
گلشنِ عالم میں کیوں مجھ کو سکوں ملتا نہیں
آپ ہی بتلائیے اے رازدارِ بے کساں
دیکھنا ہے گر تبسّم شمسِ طیبہ دیکھ لے
ہے مدینہ میں وہ محبوبِ خدا عنبر فشاں

Marfat.com

تہنیّت (تہنیّت النساء بیگم ڈاکٹر زورؔ)

جب سے الطاف وکرم ہر جا نظر آنے لگے
سب میں محبوبِ خدا یکتا نظر آنے لگے

رازِ ہستی بے نقاب اس طرح دنیا پر کیا
وہ سراپا رحمتِ دنیا نظر آنے لگے

نوعِ انساں کو دکھائی راہِ عرفاں اس طرح
رازہائے عالمِ بالا نظر آنے لگے

جیسے جیسے سوئے طیبہ ہم سفر بڑھتے گئے
اپنی ہستی سے بھی بے پروا نظر آنے لگے

کیا بتائیں روضۂ اقدس کی کیف انگیزیاں
حُسن کے جلوے ہمیں کیا کیا نظر آنے لگے

وقتِ رخصت ہم پہ جو گزری ابھی تک یاد ہے
چھوڑتے ہی اُن کا در تنہا نظر آنے لگے

خوبیٔ قسمت سے اپنی وہ حرم میں جا بجا
تہنیتؔ ہم پہ کرم فرما نظر آنے لگے

اختؔر حیدرآبادی (سیدہ سردار بیگم)

سلام اے سرورِ کونینؐ، اے مقصودِ یزدانی
سلام اے جلوۂ توحید و شمعِ بزمِ روحانی

سلام اے وہ کہ تیری ٹھوکروں میں تاجِ شاہانہ
سلام اے وہ کہ تیرے فقر میں تھی شانِ سلطانی

سلام اے وہ کہ تو ہے جانِ انصاف و رواداری
سلام اے وہ کہ تجھ سے جاگ اُٹھی روحِ انسانی

جسے تیرے جمالِ حسنِ رحمت نے سجایا تھا
وہ دنیا ان دنوں ہے کشتۂ درد و پریشانی

خصوصاً تیری امّت کا عجب حالِ پریشاں ہے
نہ یارائے شکیبائی، نہ تابِ دردِ پنہانی

تری چشمِ توجّہ کی طلب ہے آدمیّت کو
زمانہ چاہتا ہے پھر ترے الطافِ رحمانی

کرم اے پیکرِ لطف و نوازش نوعِ انساں پر
کہ حد سے بڑھ گئی ہے گمرہی کی آج ارزانی

Marfat.com

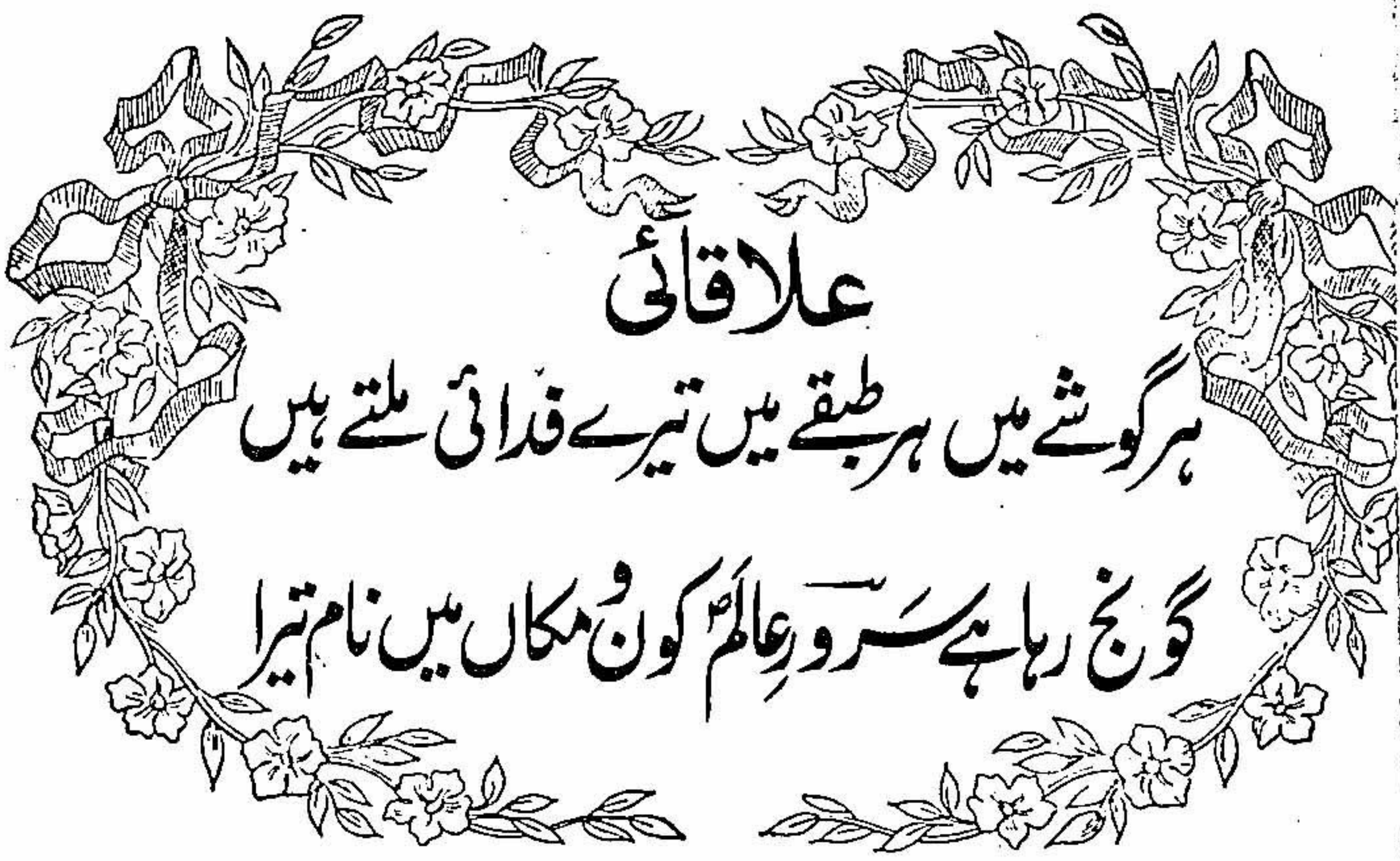
ادائے
علاقائی
ہر گوشے میں ہر طبقے میں تیرے فدائی ملتے ہیں
گونج رہا ہے سرورِ عالمؐ کون و مکاں میں نام تیرا

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

روضہ مبارک کی سنہری جالیاں

Marfat.com

(پنجابی)

سیّد بُلّھے شاہ قادری شطاری قصوریؒ

المتوفی سنہ ۱۱۷۱ھ / ۱۷۵۷ء

سیو ہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہر دے وچ سمائیونی

اَنَا اَحَد دا گیت سنائیو
اَنَا اَحْمَد ہوں پھر فرمائیو
اَنَا عَرَب بے عین بتائیو
پھر نام رسول دُہرائیو نی!

سیو ہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہر دے وچ سمائیونی

فَثَمَّ وَجْہُ اللہ نور تیرا
ہر ہر کے بیچ ظہور تیرا
ہے اَلْاِنْسَان مذکور تیرا
ایتھے اپنا سر لوکائیونی!

سیو ہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہر دے وچ سمائیونی

تو آئیوتے میں تہ آئی
گنج مخفی دی تیں مُرلی بجائی
آکھ اَلَسْتُ گراجی چاہی
اوتھے قَالُوْا بَلٰی سنائیونی!

Marfat.com

سیوہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہردے وچ سمائیونی

پرگٹ ہوکر نُور سدائیو
احمدؐ توں موجود کرائیو
نابُودوں کر بُود دکھائیو
فَنَفَخْتُ فِیْہِ سُنائیونی

سیوہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہردے وچ سمائیونی

نَحْنُ اَقْرَبُ لکھ دیتوئی
ھُوَ مَعَکُمْ سبق دیتوئی
وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ حکم کیتوئی
پھر کہیا گھنگھٹ پائیونی

سیوہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہر دے وچ سمائیونی

بھر کے وحدت جام پلائیو
منصورے نوں مست کرائیو
اس توں اَنَا الْحَق آپ کہائیو
پھر سولی پکڑ چڑھائیونی

سیوہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہردے وچ سمائیونی

Marfat.com

گھنگھٹ کھول جمال دِکھایا
شیخ جُنید کمال سدایا
لَیْسَ فِیْ جَنَّتِیْ حال بنایا
اشرف انسان بنائیونْ

سیوہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہر دے وچ سمائیونی!

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا یاد کرائیو
لَآ اِلٰـہَ دا پردہ لاہیو
اِلَّا اللہ کہو جھاتی پائیو
پھر بُھلّا نام دہرائیونی

سیوہُن میں ساجن پائیونی
ہر ہر دے وچ سمائیونی

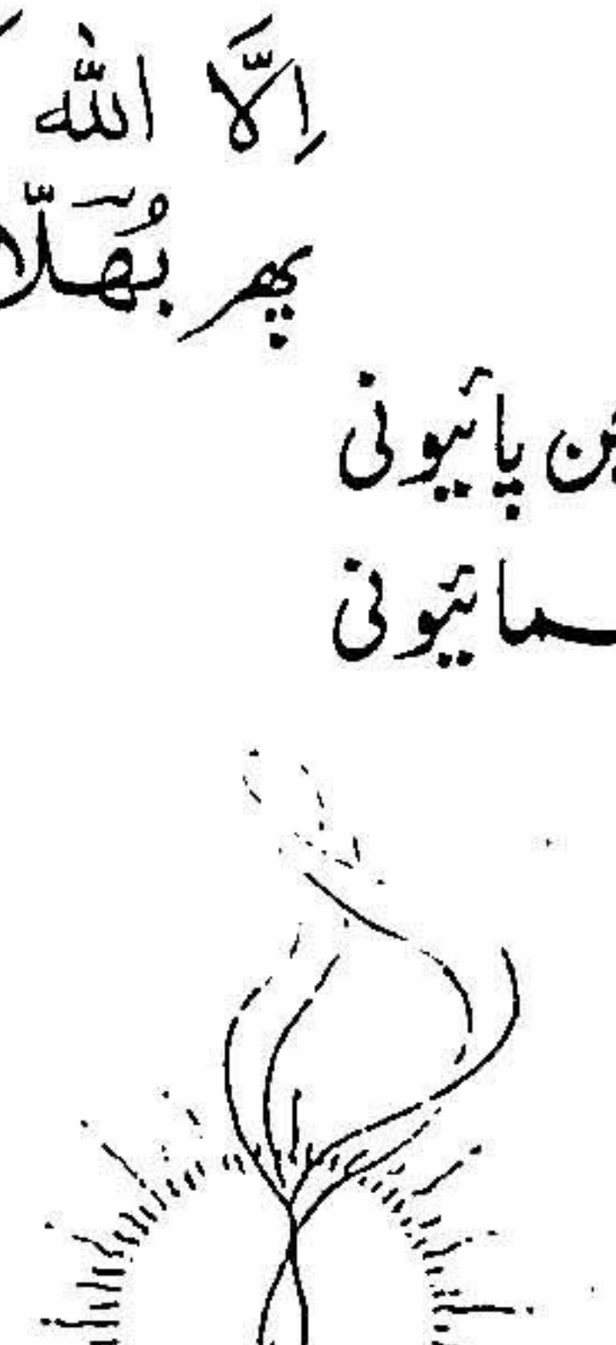

Marfat.com

(پنجابی)

سیّد وارث شاہؒ

المتوفی سنہ ۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۸ء

دوجی نعت رسول مقبول والی جہڑی موجب ہے کل اڈنبراں دا
کائنات دا سوہجھ تے فخرِ عالم سلطان ہے دُھرت تے انبراں دا
جناں بندیاں دامرشد پیر کامل سردار ہے کل پیغمبراں دا
ہادی مسجداں تے آتش خانیاں دا ٹھاگر دواریاں گرجیاں مندراں دا
نورنار سندی خبر دین والا چمکیڈراں کالیاں اندراں دا
کنجی خُلق عظیم دی گھت بیجے توڑن والڑا کفر دے جندراں دا
پھڑکے لآدی تیز تلوار ہتھیں بھن چھڈیاں بُت مچھندراں دا
وڈے زور والے ہوئے آن حاضر جہڑے ماردے بل سکندراں دا
جنہاں کفر کیتا اوہدے نال اونہاں مزا چکھیا رچھ تے بندراں دا
جنہاں صدق دے نال ایمان آندا لیا مرتبہ اُچیاں نمبراں دا
اوہلے بیٹھ کے کملی پوش ماہی لیا بھیت جو کُھندراں کُھندراں دا
دتا ونڈ چوپاتیاں جام ساقی نشہ پھبیا کُل قلندراں دا
جتھے کفر سندی بدبو آہی اوتھے ڈھیر توحید دیاں عنبراں دا
ہلیا آن حکیم محبوب وارث گیا روگ ناسور بھگندراں دا

Marfat.com

(پنجابی)

مولوی غلام رسول عالمپوری

المتوفی سنہ ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء

جوہر عرض وجود خلائق اصل اصول کمالی — امّت خیر اُمم دا والی نام محمدؐ عالی
نبی صفی دا سید سرور تے کوثر دا ساقی — جیہن حق خاص شفاعت کبریٰ ختم رُسل اتفاقی
وچہ اشارے انگل جدی شق قمر افلاکی — خیر الناس عرب دا افصح خواص لب تریاقی
ثاقب نجم قمر تے شمسوں انور گوہر خاکی — جیہں تے پاک قدم دی برکت فخر کرے وچہ ناکی
مظہر فیض اتم یگانہ مطلع صبح ظہوری — اوہ شاہ بیت قصائد عالم جیہں وچہ خوبی نوری
فتح مبیں کمال فرتضیٰ شان نبی دی عالی — تے محمود مقام معلیٰ خاص عطا نرالی
سینہ پاک منوّر نشرح نور اکھیں مازاغوں — انور اکھیں مہر نبوّت روشن نور چراغوں
شاہ صفیاں پیر ولیاں خاص امام نبیّاں — فاتح باب بہشت معلّیٰ اتقی وچہ نقیّاں
لے جبرئیل ملائک نوری دروازے پر آیا — چاہڑ براق رکابے چلیا، اقصیٰ وچہ پہنچایا
آیہ امامت بعد نبیاں گزر لئے افلاکوں — زمیوں سُنب فلک تے وجّا بُراقوں حالاکوں
فوج فرشتیاں نال سدھائی شوقاں وِچ چلائی — جبرائیل نقیب پکارے پاک سواری آئی
کھلتے گئے در افلاکوں ملک مقرب دھائے — سُن سُن کے پیغمبر خبراں تعظیماں نوں آئے
لشکریاں وچہ موسیٰ عیسیٰ کر کر فخر سدھائے — کھول درے وچہ جنّت حُوراں شوق زیارت پائے
جبرائیل رہیا وچہ سدرہ قوت پروں سدھائی — تن تنہا چلن دی سرور جاں دستوری پائی

Marfat.com

کرسیٔ عرش قدم دھر گزرے ملے قرار آرامو ں ہو چکیاں چھ طرفاں آخر جا گہہ پاک مقاموں

تیز قدم دھر قربت چلے بے بالا لوں زیرو ں پون ندائیں ودھ محبوبا بے طرفوں چو پھیرو ں

صورت حرفوں پاک ندائیں کلمو یاں پاک زمانوں لکھ کروڑاں کوہاں دور اڈے پہتے وہم بیانوں

جو ڈٹھا سو ڈٹھا آخر جو پایا سو پائیا ہوراں نوں اتھ دخل نہ مولے مڑ پیغمبر آیا

گم گیاں نوں راہ دکھائے روگ کٹے بیماراں تاریکی وچہ جلدیاں تائیں بلیاں شمع ہزاراں

منزل مقصد چھوڑ وگیندیاں وچہ شب نادانی روشن راہ صفا دا پایا پائی دل نورانی

اصل بھلا گم گیا خودی تھیں اندر سرگردانی نفسوں ذات گواہی بھریاں گوہر توڑ انسانی

اُچیت چیت طبیب حقانی کھولے راز نہانی وَل وَل موڑ دلوں گمراہی نوردتی عرفانی

واگاں دل مقصود چلایاں موڑ کو راہوں اونویں واہ سیّد ثقلین محمد تر گئے عالم دونویں

سب جہاں اکو دی برکت نور و نور دمکیا فیض منداں دا دل آئینہ فرشوں عرش چمکیا

پیش قدم وچہ عالم ہویا جس نے اوہ رُخ تکیا ہینے لیکھ دھروں جس آہے اوہ خود دیکھ نہ سکیا

پاؤں ہاریاں سب کچھ پایا منکر گئے ایذائیں احمد باہجہ نہ ہوندے پیدا جنت راز کدائیں

بہت صلوٰۃ سلام نبی تے آل سنے اصحاباں خاص خواص عزیزاں یاراں یار کبار احباباں

نور ہدایت کریں عنایت خوف رجا وچہ رکھیں
عشقوں کریں منوّر سینہ روشن دل دیاں اکھیں

◎

Marfat.com

(پنجابی)

میاں محمد بخش جہلمی

المتوفی سنہ ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء

واہ کریم اُمّت دا والی مہر شفاعت کردا
جبرائیل جیہے جس چاکر نبیاں دا سَر کردا

اوہ محبُوب حبیبؐ رباناں حامی روز حشر دا
آپ یتیم یتیماں تائیں ہتھ سرے پر دَھردا

جے لکھ واریں عطر گلابوں دھوئیے نِت زباناں
نام اُنہاں دے لائق ناہیں کی قلمے دا کاناں

نعت اُنہاں دی لائق پاکی کداساں نادانا ں
ہیں پلیت ندی وِچ وڑیا پاک کرے تن جانان

حُسن بازار اوہدے ننّے یوسف بردے ہووکاندے
ذوالقرنین سلیمانؑ جیہے خدمت گار کہاندے

عیسیٰؑ خاک اُنہاں دے دَردی گھن تیمّم کردا
تائیں دست مبارک اس دا شافی ہر ضرر دا

خال غلامی اُس دی والا لایا پاک خلیلےؑ
جانی نوں قربانی کیتا مہتر اسمایلےؑ

موسیٰ خضر نقیب اُنہاندے اگّے بھجّن راہی
اوہ سلطان محمدؐ والی مُرسل ہور سپاہی

دہ نہ سی سرجناں نوں ہویا نیڑے آء پیارا
الفت اُنہاں دی کیہ کجھ لکھے شاعر اوگنہارا

Marfat.com

(پنجابی)

مولوی دلپذیر بھیروی

المتوفی سنہ ۱۳۶۹ھ
۱۹۵۰ء

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ مُوسٰی رب تھیں کرے دُعائیں

تے نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ انعام محمّد تائیں

وُسیا ابر ہدایت والا رتج لگا جگ سارے

مخفی گنج علوم کھلارے ظاہر وچہ سینسارے

اُچھلیا دریا کرم دا نکلی ٹھاٹھ جنابوں

اُجڑی دہرت وسائی اللہ لنگھیا فضل حسابوں

چوداں طبق منوّر ہوئے خاطر جس دے دم دی

لکھے اُس دی مدح پذیرا کیا توفیق قلم دی

Marfat.com

(پنجابی)

میاں مولا بخش کشتہ امرتسری

المتوفی سنہ ۱۳۷۴ھ
۱۹۵۵ء

مُردہ دِلاں نوں زندگی بخش دائے ایسا مٹھڑا جان ہے نام تیرا
جلوہ رب دا ہووے نصیب اُہنوں ہووے جہنوں دیدار جانان تیرا
ویکھن والیاں اکھیاں ہون جیکر اتے دل دے وچ پریم ہووے
حضرتؐ آپ توں آپ پھر نظر آوے ہے زمین تیری آسمان تیرا

تیرے عشق دی ہے داستان حضرت لوکاں سمجھیا ہے قرآن جس نوں
جاکے عرش تے خیال نوں نظر آیا درجہ بہت اُچا عالی شان تیرا
پُھلّاں نال نہیں بُلبل پیار کردی کاغذ جان کے گلاں دی پتیاں نوں
اپنی چُنج دی قلم دے نال ویکھاں نقشہ کھچدی پھرے خوبان تیرا

تیرے خُلق دیاں دُھماں ہین تھاں تھاں تیرے پریم دا جگ وچ ہے چرچا
تیری نعت کیہ لکھے ناچیز کشتہ ثنا خوان ہے آپ یزداں تیرا

Marfat.com

(پنجابی)

پیر فضل حسین فضلؔ

المتوفی سنہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء

بھلیو بھلی وچ جگ دے ہین سوہنے، سوہنے نئیں پر میری جناب ورگے
اوہ جدھے پسینیاں وچ ہُلّے رکھے گئے ہین عطر گلاب ورگے
چہرہ مہ کنعان دا ویکھ کے تے ماہ وشاں نے اُنگلاں چیر لیّاں
اہدی اک انگشت دا ویکھ جلوہ سینے چاک کرئین مہتاب ورگے
بالُو ریت تتّی تتّی ہیٹھ کنڈاں، گرم گرم پتھّر اُپّر چھاتیاں دے
اوہدے عشق وچ عاشقاں صادقاں نے ساڑلئے جُتّے کمخواب ورگے
چُھپ کے کئی واری اوہدی بزم اندر بہناں پے جانداچنّاں ورگیاں نوں
جاکے کئی واری اوہدی بارگاہے دیوے پئے بالن آفتاب ورگے
روضے کول درخت جو پئے جھولن، توں نہ سمجھیں ہوا سنگ جھول دے نین
اوبے تاب نیں لیلےٰ دے وچ خیمے جھات پان لئی قیس بے تاب ورگے
اسی نہ کوئی پارس دا سنگ پارہ نہ کوئی پُڑی اکسیر دی منگنے آں
تیرے عشق وچ چاہنے آں شہِ خوباں ساڈے دل ہو جان سیماب ورگے
اجے ہین کجھ ہجر دے سال باقی، اجے دُورنیں ساعتاں وصل دیاں
اجے فضلؔ تیرے کچّے اتھرُونیں، اجے ہوئے نئیں سُرخ عناب ورگے

Marfat.com

(پنجابی)

عرشی، مولینا محمد حسین

محمد مصطفیٰ ﷺ اِک معجزہ اے — جدھی ہر ہر ادا اِک معجزہ اے
جگایا اُس نے سُتّی زندگی نوں — اُہ آواز درا اِک معجزہ اے
نہیں پائی کتوں تعلیم اُس نے — اُہ سب دا رہنما اک معجزہ اے
ہوئی نازل کتاب اللہ اُس تے — نزول اِس وحی دا اک معجزہ اے
اندھیرا ہی اندھیرا سی عرب وچ — محمدؐ دی ضیا اک معجزہ اے
صدائے قُمْ بِاِذْنِ اللہ اُس دی — دل وجاں دی شفا اک معجزہ اے
بنائے اولیا لکھّاں کروڑاں — نبی دا نقش پا اک معجزہ اے
کلامِ غیر فانی ، جاودانی — لبِ جاں بخش دا اک معجزہ اے
دِلاں دے روگیاں نے پائی صحت — ترا دستِ شفا اک معجزہ اے
فدائی بن گئے جو وَیری آئے — نگاہِ دل رُبا اک معجزہ اے
ترا خنجر جہادِ کام رانی — صفایا کُفر دا اک معجزہ اے
دلاں دے زنگ اُتارے پاک کیتے — ترا صدق وصفا اک معجزہ اے
خلیل اللہ دے مونہوں جو نکلی — ہوئی پوری دعا اک معجزہ اے
جنابِ ابنِ مریم دی بشارت — نظر آئی بجا اک معجزہ اے
فقیراں نوں ملے شاہی خزانے — ترا جود وعطا اک معجزہ اے
عرب دی ڈُبّ دی بیڑی بچائی — کمالِ ناخدا اک معجزہ اے
مقامِ وحیِ ربّانی دی عظمت — خرَدْتوں ما اک معجزہ اے

رہے گا تا قیامت روشنی بخش
ترا دیوا سدا اک معجزہ اے

Marfat.com

(پنجابی)

فقیرؔ، ڈاکٹر فقیر محمد

ہے میریاں حمداں نعتاں توں بہت اُتانہہ مقام محمدؐ دا
پیا اپنے شعر سجاناں ہیں وچ رلخ کے نام محمدؐ دا

سخیاں دے واندے ہتھّاں نُوں کیہ ویکھے نظر بخیلاں دی
اَمبر تے چڑھدے سُورج نُوں نہیں ہُندی لوڑ دلیلاں دی

بت لعل کسے دا جوہری نُوں دسّے بے قدرا روڑا کیہ
کیڑی دریا وچ اُتر کے کیہ ویکھے پار کنارے نُوں

رائی بے قدری کیہ جانے پربت دے کھل کھلارے نُوں
دسے کیہ مُنکر لوکاں نُوں بت موسیٰ دا فرعون کوئی

رہہ کے پیا زمیناں تے عرشاں دیاں گلّاں کون کوئی
کنڈا کوئی کویں بیان کرے پھُلّاں دی مہک سُہانی دا

مالی بیدرد کویں جانے چا بُلبل دَرد رنجانی دا
کتھوں کوئی منگتا دُنیا نوں دے دَولت واو ایراں دی

کوئی مُورکھ دسّے روگی نُوں تاثیر کویں اکسیراں دی
ہے میریاں حمداں نعتاں توں بہت اُتانہہ مقام محمدؐ دا
پیا اپنے شعر سجاناں ہیں وچ رلخ کے نام محمدؐ دا

Marfat.com

(سرائیکی)

خواجہ غلام فریدؒ

المتوفی سنہ ۱۳۱۹ھ
۱۹۰۱ء

حُسن اَزل دا تھیا اِظہار — اَحدوں ویس وٹا تھی احمد
سلب ثبوت جتھاں مسلوبے — اوتھ ناطالب، نا مطلوبے
ہے لَا یُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ — بے حد مطلق، مطلق بے حد
غیب الغیب دے دیسوں آیا — شہر شہادت ویرا لایا
احدیت دا گھنڈ اتار — تھیا اطلاقوں محض مقید

اِتھاں میں مٹھڑی جند جان بلب — اُوتاں خوش وسدا وچ ملک عرب
توڑے دھکڑے دھوڑے کمانڈری ہاں — تیڈے نام توں مفت وکانڈری ہاں
تیڈی باندیاں دی میں باندڑی ہاں — ہے در دے کُتیاں نال ادب
واہ سوہناں ڈھولن یار سجن — واہ سانول ہوت حجاز وطن

آڈیکھ فرید دا بیت حزن
ہم روز ازل دی تانگھ طلب

Marfat.com

(پوٹھوہاری)

حضرت پیر مہر علی شاہ (گولڑہ شریف)

المتوفی سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

اَج سک متراں دی ودھیری اے — کیوں وِلڑی اُداس گھنیری اے

لوں لوں وچ شوق چنگیری اے — اَج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں

اَلطَّیْفُ سَرٰی مِنْ طَلْعَتِہٖ — والشَّذْوَ بَدٰی مِنْ وَّفْرَتِہٖ

فَسَکَتُّ ھُنَا مِنْ نَظْرَتِہٖ — نیناں دیاں فوجاں سر چڑھیاں

مکھ چند بدر شعشانی اے — متھے چمکے لاٹ نورانی اے

کالی زلف تے اکھ مستانی اے — مخمور اَکھیّں ہن مَد بھریاں

دو ابرو قول مثال دسن — جیں توں نوک مژہ دے تیر چھٹن

لباں سرخ اکھاں کہ لعلِ یمن — چٹے دند موتی دیان ہن لڑیاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں — جاناں کہ جانِ جہاں آکھاں

سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں — جس شان توں شاناں سب بنیاں

ایہہ صورت ہے بے صورت تھیں — بے صورت ظاہر صورت تھیں

بے رنگ وِسے اس مورت تھیں — وچ وحدت پھٹیاں جد کلیاں

Marfat.com

دسے صورت راہ بے صورت دا　　توبہ راہ کی عین حقیقت دا

پر کم نہیں بے سُوجھت دا　　کوئی وِرلیاں موتی لے تریاں

ایہا صورت شالا پیش نظر　　رہے وقتِ نزع تے روزِ حشر

وچ قبر تے پُل تھیں جد ہوسی گزر　　سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں

یُعطِیکَ رَبُّکَ داس تاں　　فَتَرضٰی تھیں پوری آس اساں

لج پال کریسی پاس اساں　　وَاشفَعْ تُشَفَّعْ صحیح پڑھیاں

لاہو مُکھ تھیں مخطّط بُردِمن　　من بھانوری جھلک دکھاؤ سجن

اوہا مٹھیاں گالیں الاؤ مٹھن　　جو حمرا وادی سن کریاں

حجرے توں مسجد آؤ ڈھولن　　نوری جھات دے کارن سارے سکن

دوجگ اکھیاں راہ دا فرش کرن　　سب انس وملک حوراں پریاں

اینہاں سِکدیاں تے کرلاندیاں تے　　لکھ واری صدقے جاندیاں تے

اینہاں بردیاں مفت وکاندیاں تے　　شالا آون وت بھی اوہ گھڑیاں

سُبحَانَ اللّٰہِ مَا اَجمَلَکَ مَا اَحسَنَکَ مَا اَکمَلَکَ

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

Marfat.com

(پشتو)

خوشحال خان خٹک

المتوفی سنہ ۱۱۰۰ھ
۱۶۸۸ء

د خدائے عرفان م و شہ پعرفان د محمدؐ
پاک دے محمدؐ پاک دَے سُبحان د محمدؐ
راشہ نظر وکمہ پہ طٰہٰ پہ یٰسین باندِ
خدائے دے صفت کړے پہ قرآن د محمدؐ
د یرخلق پیدا دِے انبیا کہ اولیا دِے
نشتہ پہ خلقت کښ یوپہ شان د محمدؐ
خدائے سرہ موسےٰ پہ کوہ طور کړلے خبرے
دے د عرش د پاسہ لا مکان د محمدؐ
پیک ئے جبریل وہ در فرق جلب نیولے
پورتہ پاس معراج وہ پہ آسمان د محمدؐ
خوان بہ دَ موسیٰ خور مَن سلوے یولک وکړے
انس وجن مریزے تل پہ خوان د محمدؐ
لاس دے نکولے ماخوشحال پہ واړہ کرتہ
غم اندوہ م نشتہ پہ دَ امان د محمدؐ

Marfat.com

(پشتو)

رحمان بابا

المتوفی سنہ ۱۱۱۸ھ
۱۷۰۶ء

که صورت د محمدؐ نه وے پیدا
پیدا کړے به خدائے نهٔ وه دا دنیا

کل جهان د محمدؐ په روئ پیدا شو
محمدؐ دے د تمام جهان آبا

نبوّت په محمدؐ باندے تمام شو
نشته پس له محمدؐه انبیا

نُور هاله د محمدؐ و و پیدا شوے
چه بوئ نهٔ وود آدم او د حوا

که صورت ئے پیدا شوے آخرین دے
په معنیٰ کښے اولین دے ترهرچا

خدائے ئے مه کړه بیشکه چه بنده دے
نور ئے کل واړه صفات دی په ربنتیا

که نبی دے که ولی دے که عاصی دے
محمدؐ دے دهمه واړه پیشوا

چه ئے دین د محمدؐ دے قبول کړے
جنتی دے، که فاسق دے که پارسا

محمدؐ دگمراهانو رهنما دے
محمدؐ دے د رندو د لاس عصا

که رنړاده پیروی د محمدؐ ده
کنړه نشته په جهان بله رنړا

محمدؐ دے چاره وٗ چاره کردے
محمدؐ دے هر دردمند لره دوا

زهٔ رحمٰن د محمدؐ د در خاکروب یم!
که مے نهٔ که خدائے له دے دره جدا

Marfat.com

(پشتو)

حمزه شنواری

فطرت یوتبسم دے په عرفان دَ محمّدؐ
یوکیف دے پسرلے دَ ګلستان دَ محمدؐ
څرګند، دَ دُوئ له نُوره شو یو وائے دَ وجود
هر څیز شو آینه ځان ته چران دَ محمدؐ
پوئے نه شو څوک په سِردَ لي مع الله وقتهً
بس دو مره چه مبلمه به وه یزدان دَ محمدؐ
یو ګُل دَ تجلیٰ نه دَ رخسارے شفق دے
جنت ئ یوه نقشه شوه دَ دامان دَ محمدؐ
خالق یے چه په عشق کښے کړو توحید وَته نزول
خپل سورئے په انوار و شو قربان دَ محمدؐ
برزخ له نقش وزئکه چه وی پاک هغه پکار
اُمّی ځکه لقب شو په قرآن دَ محمدؐ
هر شئ دَ کائنات لکه صدف شو وازه خُله
راخور چه په دنیا کښے شو نیسان دَ محمدؐ
راجوړه سلسله شوه دِ اشکالِ اِلٰهی
پیدا چه کړے رب زلفے پریشان دَ محمدؐ
حمزه هره ذره به دِ ثنا کړی دَ دنیا
تهٔ شوے که ثنا کړ شیوه بیان دَ محمدؐ

Marfat.com

(پشتو)

منظر فریادی ملاکوری

تیئرے د کفر شولے رفع دفع نمراوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
سپینه رنړا شوه په جهان چه سپین سحر اوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
هرخوا وو ظلم او زور — رورکله رورته وے رور
دنا پوهئ او جهل — جال هرطرف ته ووخور
په دغه وخت کښے عربی شمس وقمر اوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
سپینه رنړا شوه په جهان چه سپین سحر اوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
چاوو بتان نیولی — خپل معبودان نیولی
چا نمر، سپوږمئ اوستوری — وو د آسمان نیولی
جلوے خورے شوے د حضرت عبدالله رضؓ واوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
سپینه رنړا شوه په جهان چه سپین سحر اوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
حق شو بالا په جهان — باطل کړو خیرے کړیوان
دخدائے تعالیٰ دلوری راغے — پیغام د امن وامان
د "آمنہ رضؓ" دزړۂ تکور، نورالبصر اوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
سپینه رنړا شوه په جهان چه سپین سحر اوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
په تادے ډیروی سلام — یا نبی خیر الانام
مل شے ځما "فریادی" — روز محشر په مقام
نیکی مے اونکړه ویښتۂ مے سپین دسر اوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید
سپینه رنړا شوه په جهان چه سپین سحر اوځلید — بنکلے بشرؐ اوځلید

(ہندکو)

سائیں پشاوری، استاد احمد علی

المتوفی سنہ ۱۳۵۴ھ
۱۹۳۵ء

بیعت سے جنّت مکیں ہوئے تیرے دست مبارک اصحاب چُم کے
باب کشورِ علم علی ہویا تیری زباں رفیع الخطاب چُم کے

پایا عرشِ معلیٰ دا چند پایا، تیرے قدم اے والاجناب چُم کے
سائیاں کعبے قوسین دا سیل کیتا کعبے نعل نے تیری رکاب چُم کے

مسلمان دینی فرض سمجھ کے تے کھولن لگیاں پہلے قرآن چُمدا
قلم نام محمدؐ داجدوں لکھدی ادبوں کاغذ حضوردی شان چُمدا

ہر ارشاد اس راہبر دین دے نوں صدق نال ہر اہل ایمان چُمدا
سائیاں صدقے محمد دی ذات اُتو، حسن پرست جھک جھک آستان چُمدا

Marfat.com

(سندھی)

شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ

المتوفی سنہ ۱۱۶۵ھ / ۱۷۵۲ء

جوڑي جوڙ جهان جي ، جڏهن جوڙيائين
خاوند خاص خلقي محمّدؐ مڪائين
ڪلموتہ ڪريمتي چٽو چايائين
اَنَا مَوْلَاكَ وَ اَنْتَ مَحْبُوْبِيْ ائين اٽائين

○

جوڙي جوڙ جهان جي پاڻ ڪيائين پروار
حامي هادي هاشمي ، سردارن سردار
سونهين صحابن ست ۽ منجهه مسجد مٽيادار
چارئي چڱا چوڏار هڻا هيڪاندا احبيب سين

○

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ جان ٿو چئين ائين
تان مير محمد ڪارڻي نرتون منجهان نينهن
سوتون وڃيو ڪيئين تائين ڪنڌ پين ڪي؟

○

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ جڏهن چيو جن
تن مڃيو محمّدؐ ڪارڻي هيڄان سان هنين
تڏهن منجهان تن اوڙ ڪو نہ اوليو

○

Marfat.com

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ جن آتوسين ايمان
تن مڃيو محمّد ڪارڻي قلب سان لسان
اوءِ فائِق ۽ فرمان اوتڙ ڪنهن نہ اوليا

○

پڙهيا پڙهيجا سبق انهين سور جو
ميم رکو منجھ الف تنهن اڳيان
ڇتان چوريجا اها لات "لطيف" ڇئي

○

جڪرو جس ڪرو ٻيا مڙئي مل
سمي جي سهاڳ جي ڪنهين نہ پيئي ڪل
متي ان مرسل ؛ اصل هئي ايتري

○

جڪرو جس ڪرو ٻيا سپ انبرا
جيائين جڙو جڪڙو تيائين نہ ٻيا
متي انهين ماڳان ، اصل هئي ايتري

○

جڪري جهو جوان ڏسان ڪو نہ ڏينهن ۽
مهڙ مڙني مرسلين سرس سندس شان
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى اي ميسر ٿيس مڪان
اي اڳي جو احسان جنهن هادي ميڙيم مهڙو

○

Marfat.com

احد احمد صلعم پاڻ ۾ وچان ميم فرق
آهي مُستغرق عالمَ انهيءَ ڳالهه ۾

○

سمائتو سرچيت نات پاڳارا پرس پيا
گهڻ تنهنجي گجڻي ، اڇي جال جڳت
جن جيهائي پت تن نيهائي بکيا

○

نار منجهاران نکري جڏهن پرين ڪري ٿوپڙ
پون پڻ بسم الله چئي ، راه چمي ٿي رند
اپيون گهٽي ادب سين وٺي حورُن حيرت هنڌ
سائينءَ جو سوگند ساڃن سينان سهڻو

○

پيريون پيري پيچ ، هي جي منجهان پوريون
پي درڪنهين مروج ريءَ هاشميءَ هيڪڙي

○

ڪٽي نينڊ خمار مان نازڪ يائون نظر
سورج شاخون جهڪيون ڪوماڻو قمر
تارا ڪتيون تائب ٿيا ، ديکيندي دلبر
جهڪو ٿيو جوهر ، جانب جي جمال سين

Marfat.com

(سندھی)

پیر مُحمّد سلیمؔ جان مُجدّدي

نورِ مُجسّم رحمتِ عالم صلّی الله علیه وسلّم
سَپ کان پلارو سپ کان مُکرّم صلّی الله علیه وسلّم
سیّد سرور اشرف انور ساقيءِ کوثر شافعِ محشر
افضل اجمل اکمل اکرم صلّی الله علیه وسلّم
بحرِ کرامت مخزنِ حکمت گنجِ شرافت آیتِ رحمت
فخرِ رسالت عزّتِ آدم صلّی الله علیه وسلّم
نيٹن ۾ مازاغَ جو سُرمو وَاللّيْل سنوار ياکُنڊڙا گيسو
موجِ تبسّم کوثرءُ زمزم صلّی الله علیه وسلّم
اُپريو چمکيو شمسِ هدايت شرک شقاوت کفرجي ظُلمت
ٽي ويا هڪدم درهم و برهم صلّی الله علیه وسلّم
نالو به مِٽڙو جنهن جو محمّد راز به رب جو جنهن تي يحد
روحَ جي راحت قلب جو مرهم صلّی الله علیه وسلّم
هُنَ جي مبارک خاکِ قدم تان گهوريو گهوريان واري به گهوريان
سِر ٿو سليمؔ آءٌ هيج مان هر دم صلّی الله علیه وسلّم

Marfat.com

(سندھی)

ابڑو عبدالرّحيم ارشد

السّلام اي سرورِ ڪونين ۽ اي شاهِ اُمم
السّلام اي شان و شوڪت جاهوارا السّلام

السّلام اي رحمت للعالمين عالي مقام
السّلام اي ڪل پلارن ڪان پلارا السّلام

تو مَئي توحيد جا پئمانا پيارا پرت مان
مرحبا صد مرحبا دلبر دلارا السّلام

جو رکي توسان محبّت ۽ اطاعت پن ڪري
دين دنيا جا ويا ڪانئس خسارا السّلام

تنهنجي محبت سان بندو ۽ محبوب ٿئي مولیٰ سندو
ٿا ملن قرآن ۾ اهڙا اشارا السّلام

عرشِ اعلیٰ تي رسي معراج ماڻيو تو منا
قرب قادر هي ڪيا توتي نيارا ۽ السّلام

ڪو به سمجهي ڪين سگهيو ۽ شان تنهنجو سيّدا
وَالضُّحیٰ وَالَّيْل جا تولئه اشارا السّلام

آهن صبح و مسا دل کي رهي ٿي يا خدا
سبز گنبذ جا پسان هيڪر منارا ۽ السّلام

دل جي گهرائين وچان ارشد ٻڌا مرسل سلام
سي قبوليج پاجهه سان ۽ ڪانئس خدا را ۽ السّلام

Marfat.com

(سندھی)

آخوند حاجي عبد الرحمٰن انجم هالائي

عين اطهر ، نور انور ، مُصطفیٰ يا مُصطفیٰ
گنج گوهر ، منهنجا سرور ، مُصطفیٰ يا مُصطفیٰ

تنهنجو نالو سيدا ! جنهن دم بڌن جن و بشر ،
ٿا پڙهن صلوٰة هر هر ، مُصطفیٰ يا مُصطفیٰ

مان نہ هڪ آهيان فقط شيدا مگر آهن نکين ،
تنهنجا عاشق منهنجا همسر ، مُصطفیٰ يا مُصطفیٰ

تنهنجي فرقت ۾ رئان ٿو نام تنهنجو ياد آه
ورد منهنجو آه اکثر ، مُصطفیٰ يا مُصطفیٰ

جيب خالي کيئن مان پهچان دور منزل آه شي ،
ور وسيلا کرکا واهر ، مُصطفیٰ يا مُصطفیٰ

عاشقِ نادار کي تون پاڻ وٺ جلدي گهُراءِ ،
دور تنهنکي کر نہ دلبر ، مُصطفیٰ يا مُصطفیٰ

کين "انجم" کي وسارج آهِ جو عاصي اثيم
ڪج شفاعت روزِ محشر ، مُصطفیٰ يا مُصطفیٰ

(سندھی)

مخدوم مُحمّد زمان "طالب المولیٰ"

منهنجي عشق جو يا محبوبِ خدا، آغاز به تون، انجام به تُون
مُنهنجو طاعت، مِلّت، مذهب تون منهنجو دين به تون اسلام به تُون

آهين آس به تُون، اُميد به تو، پيو کين ڏئو سِوا تنهنجي مُون
منهنجي قُرب جو کعبو قِبلو تون، مُنهنجو حَج به تون احرام به تون

هر شئ ۾ تُنهنجو حُسن ڏٺم، سُڌ توکان سِوا بي کا نه پيم
منهنجو اڳ به تُون ۽ پوءِ به تو منهنجو صُبح به تون ۽ شام به تُون

آهي دل ۾ تنهنجي تات مِٽاءِ ۽ وات ۾ تنهنجي بات مِٽا
منهنجو مقصد تون، منهنجو مطلب تُون منهنجو ساقي تون ۽ جام به تُون

آهين حُسن ازل جو راز به تون قدرت جو ناز غمّاز به تون
محبوب به تُون، مطلوب به تون قاصد به تون ۽ پيغام به تون

آهين رونق باغِ جهان جي تون هر روز سندءِ حُسن آهه فزون
صيّاد به تون آهين، دام به تون ۽ گُل به تون، گُلفام به تون

چا عظمت، شوکت ۽ سطوت، بي مثل وري تنهنجي رحمت
منهنجو درد به تون، منهنجو سوز به تون راحت به تون ۽ آرام به تون

پيو منهنجي نظر ۾ ناهي کو منجهه هر دو جهان ۾ طالب جو
سردار به تون، سرڪار به تون، ارشاد به تُون احڪام به تون

Marfat.com

(سندھی)

شيخ عبد الحليم جوَش

محبت جنهن جي فطرت هئي ، صداقت جنهن جي سيرت هئي
عبادت زندگي ۽ زندگي جنهن جي عبادت هئي
اهو انسان ڪامل عرش تائين جنهن جي رفعت هئي
سڀن جي لاءِ رحمت هو ، سڀن تي جنهن جي رحمت هئي
ڪڏهن ڪنهن سان عداوت هئي نه ڪنهن جي لاءِ نفرت هئي
محمّد جي نظر ۾ هر بشر جي لاءِ عزّت هئي
ڪکر وانگر وسايو مينهن جنهن پنهنجي مروت جو
بنا ڪنهن فرق جي پنهنجن پراون تي عنايت هئي
جتي پاچائي پاچاها ، اُتي انسان اُپري پيا
اُتي فانوس ٿيا روشن ، جتي ظلمت ئي ظلمت هئي
اُتي ماحول پيدا ٿيو محبت جو اُخوّت جو
جتي ويچائي ويچاها ، جتي نفرت ئي نفرت هئي
نظر ۾ سوچ ۾ ، گفتار ۾ ، ڪردار ۾ جنهنجي ،
ازل کان تا ابد قائم رهڻ واري حقيقت هئي
ڪڏهن غار حرا ۾ هو ڪڏهن عرش معلّيٰ ويو
نبيءَ جي نقش پا ۾ آدميت لاءِ عظمت هئي
محمد سوجهرو هو پاڻ اونده جي زماني ۾
محمد هڪ صدا هئي جنهن ۾ لافاني صداقت هئي
ڏني سڀ کي محمّد مصطفيٰ قرآن جي دولت
عمل جي روشني عرفان ۽ ايمان جي دولت

Marfat.com

کچھ عشقِ پیمبرؐ میں نہیں شرطِ مُسلماں

ہیں کوثری ہندو بھی طلب گارِ محمّدؐ

Marfat.com

نسبۃ خضرۃ رسول

Marfat.com

کبیر داس بنارسی

آنجہانی سنہ ۹۲۴ھ / ۱۵۱۸ء

کبیر داس نے ایک عجیب وغریب قطعہ کہا تھا۔ جس میں ایک ایسا قاعدہ بیان کیا ہے جس کی رو سے دنیا کے تمام الفاظ اور جملوں سے "محمدؐ" کا عدد (۹۲) برآمد ہوگا یہ قطعہ اس تاثر کا غماز ہے کہ دنیا جہان کی کوئی چیز نام محمدؐ سے خالی نہیں۔ قطعہ یہ ہے :-

عدد نکالو ہر چیز سے چوگن کر لو وائے
دو ملا کے پچگن کر لو بیس کا بھاگ لگائے
باقی بچے کے نوگن کر لو دو اس میں دو اور ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمدؐ آئے

تشریح :- جو لفظ بھی آپ فرض کریں اس کے عدد بحساب ابجد نکال لیجئے۔ پھر اس عدد کو چار سے ضرب دیجئے حاصل ضرب میں ۲ عدد ملا دیجئے۔ پھر اس حاصل جمع کو پانچ سے ضرب دیجئے اور پھر اس حاصل ضرب کو بیس سے تقسیم کر دیجئے۔ تقسیم کے بعد جو عدد باقی بچے اس کو ۹ سے ضرب دیجئے اور پھر اس حاصل ضرب میں دو عدد ملا دیجئے۔ بس اس وقت جو عدد حاصل ہوگا وہ ۹۲ کا عدد ہوگا جو کہ محمدؐ کا عدد ہے۔ اس طرح کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ عددوں والے جس حرف ولفظ سے بھی آپ تجربہ کریں بالکل صحیح پائیں گے۔

Marfat.com

گورو نانک جی

آنجہانی سنہ ۹۴۵ھ
۱۵۳۸ء

اَٹھّے پہر بھوندا پھرے کھاون سِٹڑے سُول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چیت نہ ہوئے رسولؐ

وہ شخص آٹھوں پہر بھٹکتا پھرے اور اس کے سینے میں
درد اٹھتا رہے۔ وہ دوزخ میں کیوں نہ پڑے جب اس کے
دل میں رسولؐ کی چاہ نہ ہو۔

م محمدؐ مَن توُں، مَن کتاباں چار
من خدائے رسولؐ نوں، سچا ای دربار

تُو حضرت محمدؐ کو مان اور چاروں کتابوں کو بھی مان۔
تُو خدا اور رسولؐ (دونوں) کو مان کیونکہ خدا کا
دربار سچا ہے۔

(جنم ساکھی)

Marfat.com

سرورؔ جہاں آبادی، منشی درگا سہائے

آنجہانی سنہ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء

دل بے تاب کو سینے سے لگالے آجا　　کہ سنبھلتا نہیں کم بخت سنبھالے آجا
پاؤں ہیں طولِ شبِ غم نے نکالے آجا　　خواب میں زُلف کو مکھڑے سے لگالے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا

نہیں خورشید کو ملتا ترے سائے کا پتہ　　کہ بنا نور ازل سے ہے سراپا تیرا
اللہ اللہ ترے چاند سے مکھڑے کی ضیا　　کون ہے ماہِ عرب کون ہے محبوبِ خدا
اے دو عالم کے حسینوں سے نرالے آجا

دل ہی دل میں مرے ارمان کھلے جاتے ہیں　　خاک پر گر کے دُرِ اشک رُلے جاتے ہیں
تیری رسوائی پہ کم بخت تلے جاتے ہیں　　ہوں سیہ کار مرے عیب کھُلے جاتے ہیں
کملی والے مجھے کملی میں چھپالے آجا

رہائے واماندگیٔ وسعتِ دامانِ صراط　　المدد المدد اے خضر بیابانِ صراط
ہر قدم پر نگہِ یاس ہے یارانِ صراط　　دیکھتے ہیں تجھے مڑ مڑ کے ضعیفانِ صراط
ڈگمگاتے ہیں قدم کون سنبھالے آجا

کان میں کچھ جو ادھر عذرِ نزاکت نے کہا　　مرحبا بڑھ کے ادھر شاہدِ وحدت نے کہا
آبلائیں تری لوں جوشِ محبت نے کہا　　پہنچا محبوب تو مشاطۂ قدرت نے کہا
خلوتِ راز میں اے ناز کے پالے آجا

شادؔ، سرکشن پرشاد

آنبہانی سنہ ۱۳۵۹ھ
۱۹۴۰ء

کانِ عرب سے لعل نکل کر سرتاج بنا سرداروں کا
نام محمدؐ اپنا رکھا سلطان بنا سرداروں کا

بندھ کے سر پر سبز عمامہ کاندھے پر رکھ کر کالی کملی
ساری خدائی اپنی کرلی مختار بنا مختاروں کا

تیرا چرچا گھر گھر ہے، جلوہ دل کے اندر ہے
ذکر ہے تیرا لب پر جاری دلدار بنا دلداروں کا

روپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی
مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ تھے چار عناصر ملّت کے
کثرتِ وحدت میں جیسے حال وہ تھا ان چاروں کا

کسبِ تجلّی کرتے تھے چاروں مہرِ نبوّت سے
بخت رسا تھا برج شرف میں تیرے چار یاروں کا

بادۂ عرفاں ملتا ہے ساقی کے میخانہ سے
شادؔ مقدر فضل خدا سے جاگا اب میخواروں کا

Marfat.com

کوثریؔ، دلورام

آنجہانی سنہ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۵ء

عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ — خُدا ہے مرتبہ دان محمدؐ

کتب خانے کئے منسوخ سارے — کتاب حق ہے قرآن محمدؐ

نبیؐ کے واسطے سب کچھ بنا ہے — بڑی ہے قیمتی جان محمدؐ

شریعت اور طریقت اور حقیقت — یہ تینوں ہیں کنیزان محمدؐ

فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں — غلامانِ غلامانِ محمدؐ

نبیؐ کا نطق ہے نطقِ الٰہی — کلام حق ہے فرمانِ محمدؐ

خدا کا نور ہے نورِ پیمبرؐ — خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ — یہی ہیں چار یارانِ محمدؐ

علیؓ ان میں وصیٔ مصطفٰے ہے — علیؓ ہے رنگ بستان محمدؐ

علیؓ و فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ — بسا ان سے گلستانِ محمدؐ

بتاؤں کوثریؔ کیا شغل اپنا

میں ہوں ہر دم ثنا خوانِ محمدؐ

Marfat.com

کیفی دہلوی، پنڈت برجموہن دتاتریہ

آنجہانی سنہ ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۵ء

ہو شوق نہ کیوں نعتِ رسولؐ دوسرا کا
مضمون ہو عیاں دل میں جو لولاک لما کا

تھی بعثتِ محمود خداوند کو منظور
تھا پھل وہ بشارت کا نتیجہ نہ دعا کا

پہنچایا ہے کس اوجِ سعادت پہ جہاں کو
پھر رتبہ ہو کم عرش سے کیوں غارِ حرا کا

معراجؐ ہو مومن کو نہ کیوں اس کی زیارت
ہے خُلدِ بریں روضۂ پُرنور کا خاکا

دے علم و یقیں کو مرے رفعت شہِ عالم
نام اونچا ہے جس طرح حرا اور صفا کا

یوں روشنی ایمان کی دے دل میں کہ جیسے
بطحا سے ہوا جلوہ فگن نور خدا کا

ہے حامی و ممدوح مرا شافعِ عالم
کیفی مجھے اب خوف ہے کیا روزِ جزا کا

Marfat.com

اختر، ہری چند
آنجہانی سنہ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا

کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا

کہہ دیا لَا تَقْنَطُوْا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سر بسر محوِ تمنّا کر دیا

سات پردوں میں چھُپا بیٹھا تھا حُسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا

آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

Marfat.com

محرّوم ہتلوک چند

آنجہانی سنہ ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء

مبارک پیشوا جس کی ہے شفقت دوست دشمن پر
مبارک پیش رو جس کا ہے سینہ صاف کینے سے

انہی اوصاف کی خوشبو ابھی اطرافِ عالم میں
شمیمِ جانفزا لاتی ہے مکّہ اور مدینے سے

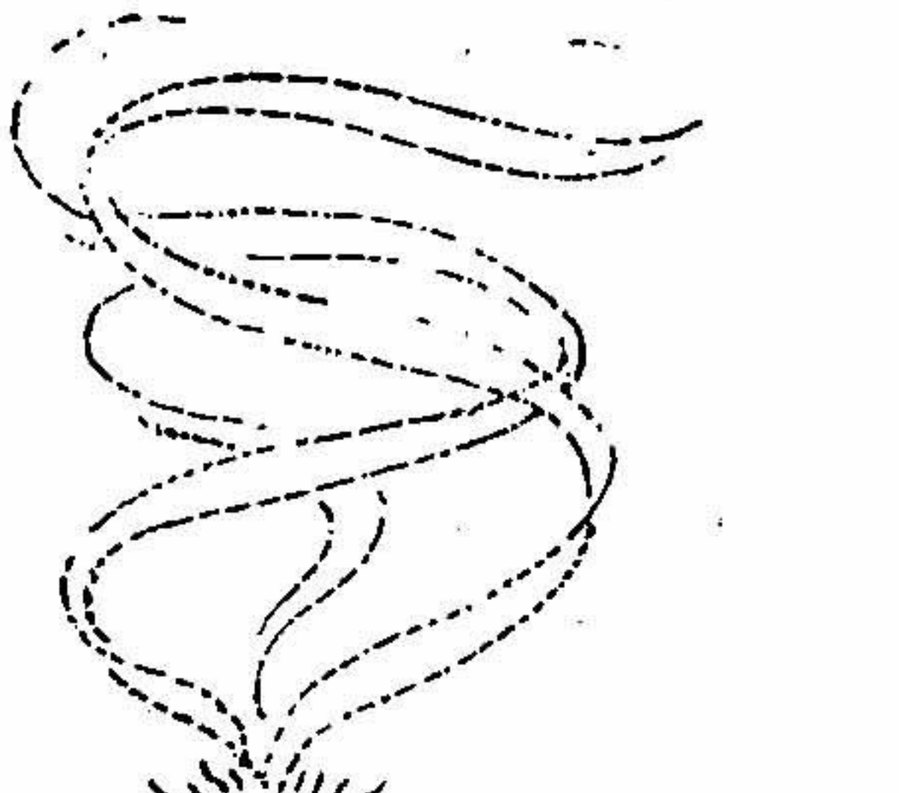

Marfat.com

عرشؔ ملسیانی، بالمکند

کہہ دل کا حال شاہِ رسالت مآب سے
ہو بے نیاز ذکرِ عذاب و ثواب سے

دل کو اگر ہے چاند بنانے کی آرزو
کر اکتسابِ نور اسی آفتاب سے

ذکرِ نبیؐ کروں گا تو کہہ دوں گا حشر میں
لایا ہوں ارمغاں یہ جہانِ خراب سے

سجدہ گزار ہو کے درِ مصطفیٰ پہ تو
ہو ملتجی کرم کا خدا کی جناب سے

کہتی ہے خلق مجھ کو خراباتی نبیؐ
اچھا کوئی خطاب نہیں اس خطاب سے

کیف خیالِ شاہِ رسالت سے مست ہو
بڑھ کر کوئی شراب نہیں اس شراب سے

ہونا ہے عرشؔ دولتِ دیں سے جو بہرہ ور
تو بھی رجوع کر شہِ دیں کی جناب سے

Marfat.com

فراق گورکھپوری (رگھوپتی سہائے)

انوار بے شمار معدود نہیں
رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں

معلوم ہے کچھ تم کو محمدؐ کا مقام
وہ اُمّتِ اسلام میں محدود نہیں

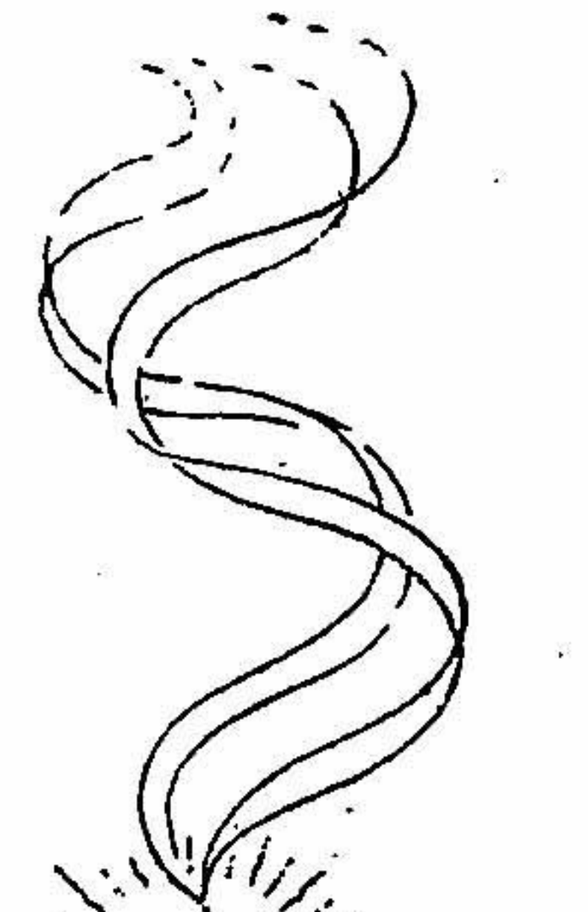

Marfat.com

سحرؔ، کنور مہندر سنگھ بیدی

تکمیلِ معرفت ہے محبت رسُولؐ کی
ہے بندگی خُدا کی اطاعت رسُولؐ کی

ہے مرتبہ حضورؐ کا بالائے فہم و عقل
معلوم ہے خدا ہی کو عزّت رسُولؐ کی

تسکینِ دل ہے سرورِ کون و مکاں کی یاد
سرمایۂ حیات ہے الفت رسُولؐ کی

انسانیت، محبتِ باہم، تمیز، عقل
جو چیز بھی ہے سب ہے عنایت رسُولؐ کی

فرمانِ ربِ پاک ہے فرمانِ مُصطفیٰؐ
احکام ایزدی ہیں ہدایت رسُولؐ کی

اتنی سی آرزو ہے بس اے ربِ دوجہاں
دل میں رہے سحرؔ کے محبت رسُولؐ کی

Marfat.com

آزاد، جگن ناتھ

سلام اُس ذاتِ اقدس پر سلام اس فخرِ دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکاں پر
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمیں بن کر
پیام دوست بن کر صادقُ الوعدِ و امیں بن کر
سلام اس پر جلائی شمعِ عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں
سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
بڑے چھوٹے میں جس نے اک اُخوّت کی بنا ڈالی
زمانے سے تمیزِ بندۂ و آقا مٹا ڈالی
سلام اُس پر فقیری میں نہاں تھی جس کی سلطانی
رہا زیرِ قدم جس کے شکوہ و فرِّ خاقانی
سلام اُس پر جو ہے آسودہ زیرِ گنبدِ خضرا
زمانہ آج بھی ہے جس کے در پہ ناصیہ فرسا
سلام اُس ذاتِ اقدس پر حیاتِ جاودانی کا
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا

Marfat.com

بھگوآن ، رانا بھگواندِاس

نبیٔ مکرّم شہنشاہِ عالی — بہ اوصافِ ذاتی وشانِ کمالی

جمالِ دوعالم تیری ذاتِ عالی — دو عالم کی رونق تری خوش جمالی

خدا کا جونائب ہوا ہے یہ انساں — یہ سب کچھ ہے تیری ستودہ خصالی

تو فیاضِ عالم ہے داتائے اعظم — مبارک ترے در کا ہر اک سوالی

نگاہِ کرم ہو نواسوں کا صدقہ — ترے در پہ آیا ہوں بن کر سوالی

میں جلوے کا طالب ہوں اے جانِ عالم — دکھادے دکھادے وہ شانِ جمالی

تیرے آستانہ پہ میں جان دوں گا — نہ جاؤں نہ جاؤں نہ جاؤں گا خالی

تجھے واسطہ حضرتِ فاطمہؓ کا — میری لاج رکھ لے دوعالم کے والی

نہ مایوس ہونا یہ کہتا ہے بھگوآن

کہ جودِ محمدؐ ہے سب سے نرالی

Marfat.com

جملہ حقوق طباعت واشاعت بحق ناشر محفوظ ہیں

باہتمام: چوہدری طارق اقبال گاہندری

اشاعت سوم ——— اگست سنہ ۱۹۷۹ء

کتابت ——— عبدالرؤف

تزئین ——— انور کمال

ہدیہ ۳۶/- روپے

طباعت: نفیس اکیڈیمی آفسٹ پرنٹرز

اسٹریچن روڈ۔ کراچی۔ فون نمبر ۲۱۳۳۰۳

Marfat.com

آرمیچر

ڈائنمو اور موٹر

کے نمونوں کا آرٹ

شفیق بلوچ

شعبۂ کمپیوٹر سائنس، بلوچستان یونیورسٹی